فیصلہ کن مناظرے

مرتب

محمد عطاء اللہ خان قادری

ناشر

فیضانِ مدینہ پبلیکیشنز

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

روئیداد مناظرہ ادری

موضوع

علم غیب

شیر بیشۂ اہلسنت مولانا حشمت علی خاں لکھنوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ
وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

مظہر اعلیٰحضرت شیر بیشۂ اہلسنت علیہ الرحمۃ

از قلم

مولٰینا محمد حسن علی قادری رضوی

بریلوی

حضرت شیر بیشۂ اہلسنت مظہر اعلیٰحضرت امام المناظرین غیظ المنافقین علامہ ابو الفتح مولانا عبید الرضا حافظ قاری الحاج شاہ محمد حشمت علی خاں صاحب قادری رضوی لکھنوی قدس سرہ العزیز دنیائے اہلسنت میں ایک نہایت ممتاز مقام و نمایاں حیثیت رکھتے ہیں آپ بیک وقت نہایت کامیاب مناظر مقبول خاص و عام مقرر و خطیب جید عالم و فاضل بلند پایہ مفتی و مدرس اور بہترین ادیب و مصنف اور اعلیٰ درجہ کے نعت گو شاعر ہیں وہ ہمت و جرأت و استقامت اور دلیری میں اپنی مثال آپ تھے فتح آپ کی قسمت میں لکھی ہوئی تھی آپکو بفضلہ تعالےٰ ہر میدان میں فتح و نصرت نصیب ہوئی وہ صحیح معنوں میں ابو الفتح تھے آپ بکثرت مناظروں میں شریک اور متعدد مقدمات میں ماخوذ ہوئے لیکن ہر موقعہ پر اللہ تعالےٰ نے آپکو فتح عطا فرمائی اور آپ ہر میدان مناظرہ و عدالت میں ظفر مند ہوئے اور ہر میدان و عدالت میں عظمت و ناموس رسالت کا علم اور سنیت کی حقانیت اور مسلک اعلیٰحضرت کی عظمت کا پرچم بلند فرماتے رہے آپ کی آمد کی خبر اور نعرۂ حق کی گونج سے دشمنان دین کفار و مرتدین مخالفین اہلسنت کے بڑے بڑے مایۂ ناز علماء اور مناظرین کے دل دہل جاتے تھے اور بسا اوقات وہ مناظرہ گاہ میں پہنچنے کے بعد یا آپ کا سامنا کئے بغیر ہی راہ فرار اختیار کرتے تھے اور آپکے علمی و تحقیقی دلائل کے سامنے دم نہ مار سکتے تھے ایسے موقعوں پر آپ تحدیث نعمت کے طور پر اکثر اپنی نعت کا یہ شعر پڑھا کرتے تھے ؎

سگ ہوں میں عبید رضوی غوث و رضا کا
آگے سے مرے بھاگتے ہیں شیر ببر بھی

جب آپ عشق و محبت مصطفوی صلے اللہ علیہ وسلم سے سرشار ہو کر والہانہ انداز میں تقریر فرماتے اور اپنے مرشد برحق سیدنا سرکار اعلیحضرت مجدد دین و ملت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کلام بلاغت نظام عرش احتشام ۔

"زمین و زمان تمہارے لیے مکین و مکان تمہارے لیے ۔۔۔ چنین و چنان تمہارے لیے بنے دو جہاں تمہارے لیے"

جھوم جھوم کر پڑھتے تو مجمع تڑپ اٹھتا اور ہر طرف سے تحسین و آفرین کی صدائیں آتیں اور تکبیر و رسالت و غوثیت و مسلک اعلیحضرت کے فلک شگاف نعروں سے فضا گونج اٹھتی اور بقول مولینا ابو النور محمد بشیر مد ظلہ"

ع ۔ فلک سے سنتے آتے تھے ملائک داستان انکی

ابتدائی حالات

شیر بیشۂ اہل سنت مولینا محمد حشمت علی خانصاحب قادری رضوی علیہ الرحمۃ کی ولادت جناب مولوی نواب علی خان صاحب کے ہاں ۱۳۰۹ھ میں ہوئی آپ "سگ بارگاہ بغداد" ۱۳۰۹ھ کے جملہ سے اپنا سن ولادت بیان فرمایا کرتے تھے، حضرت اسد السنۃ مجاہد ملت مولینا مفتی قاری محمد محبوب علی خانصاحب قادری رضوی علیہ الرحمہ خطیب مدن پورہ بمبئی آپ کے چھوٹے بھائی تھے آپکے والدین نے بچپن ہی سے ان حضرات کو دینی تعلیم کی طرف راغب کر دیا تھا حضرت شیر بیشہ سنت نے صرف دس سال کی عمر شریف میں قرآن عظیم حفظ کر لیا تھا بارہ۱۲ برس کی عمر میں قراءت کی سند بروایت حفص حاصل کی اور تیرہ۱۳ برس کی عمر میں سند قراءت سبعہ اور چودہ۱۴ سال کی عمر میں سند عشرہ حاصل کی اور ابتداءً بعض بدعقیدہ علماء سے کچھ پڑھا مگر شہزادہ اعلیحضرت حجۃ الاسلام مولینا شاہ محمد حامد رضا خانصاحب نوری رضوی قدس سرہٗ کی برکت سے اس سے نجات مل گئی اور دار العلوم جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی شریف میں داخلہ لیا اور حضرت صدر الصدور صدر الشریعت بدر الطریقت مولینا علامہ محمد امجد علی صاحب اعظمی رضوی مصنف "بہار شریعت" و حجۃ الاسلام شیخ الانام مولینا علامہ محمد حامد رضا خانصاحب قدس سرہٗ اور بعض اسباق خود سرکار اعلیحضرت عظیم البرکت مجدد دین و ملت قدس سرہٗ العزیز سے پڑھے اور دار العلوم منظر اسلام میں تعلیم مکمل فرمائی اور سیدنا اعلیحضرت امام اہلسنت رضی اللہ عنہ کے سال وصال سنہ ۱۳۴۰ھ میں آپ جملہ علوم و فنون سے فارغ التحصیل ہوئے ۔،

دستار بندی

حضرت مولینا علیہ الرحمۃ کی دستار بندی و جبہ پوشی سیدنا حجۃ الاسلام مولینا شاہ محمد حامد رضا خان صاحب قدس سرہٗ سیدی صدر الشریعۃ مولینا امجد علی صاحب قبلہ علیہ الرحمۃ حضرت صدر الافاضل مولینا نعیم الدین مراد آبادی حضور مفتی اعظم شیخ العلماء مولینا شاہ مصطفےٰ رضا خانصاحب مد ظلہ العالی سجادہ نشین خانقاہ عالیہ رضویہ بریلی شریف کے مبارک ہاتھوں سے سنہ ۱۳۴۰ھ میں ہوئی اسی سال اعلیحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال مبارک ہوا مگر فتویٰ نویسی کا کام آپنے اعلیحضرت کی حیات مبارکہ میں ہی خود حضور پُر نور سے شروع فرما دیا تھا،

شرف بیعت

حضرت شیر بیشۂ اہل سنت علیہ الرحمۃ کو شرف بیعت امام وقت مجدد مائۃ حاضرہ اعلیحضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حاصل ہے اور انہی کی خدمت بابرکت میں رہ کر اپنے قلب کو نور ایمان سے منور فرمایا اور فیوض و برکات سے مالا مال ہو گئے زمانہ طالب علمی میں آپ اکثر سرکار اعلیحضرت قدس سرہٗ کی بارگاہ میں حاضر رہتے اعلیحضرت علیہ الرحمۃ بھی آپ پر خاص شفقت فرماتے اور آپ کو اپنی عنایات سے نوازتے تھے سنہ ۱۳۳۹ھ میں امام اہلسنت اعلیحضرت قبلہ قدس سرہٗ نے آپکو "ولد مرافق و غیظ المنافق" کے خطاب سے مشرف فرمایا، اعلیحضرت جیسی عظیم شخصیت کے دربار میں حضرت شیر بیشۂ اہل سنت کے اس مقام و قرب سے ہی آپ کی عظمت و شان کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے

اجازت و خلافت

سند فراغت و دستار فضیلت کے بعد حجۃ الاسلام امام الاولیاء مولینا شاہ حامد رضا خان صاحب قادری نوری سیدی صدر الشریعۃ مولینا امجد علی صاحب اعظمی رضوی رحمۃ اللہ علیہما اور شہزادہ اعلیحضرت حضور مفتی اعظم قبلہ سجادہ نشین بریلی شریف نے آپ کو اپنی اجازتوں اور خلافتوں سے سرفراز فرمایا حضرت حجۃ الاسلام شہزادہ اعلیحضرت مولینا حامد رضا خانصاحب علیہ الرحمۃ کے خلف اکبر حضرت مفسر اعظم ہند علامہ مولینا شاہ محمد ابراہیم رضا خانصاحب جیلانی میاں قدس سرہٗ العزیز کا بیان ہے ابا جی علیہ الرحمۃ فرمایا کرتے تھے اللہ تعالےٰ نے مجھے دو نعمتیں عطا فرمائی ہیں ایک مولینا سردار احمد صاحب اور ایک مولینا حشمت علی خاں صاحب اور یہ سیدنا امام حجۃ الاسلام علیہ الرحمۃ کی نگاہ مبارک کا اثر ہے کہ دونوں ہی ہم ذوق و ہم مزاج سخت متصلب اور جذبہ تبلیغ سنیت سے سرشار تھے،

پہلا مناظرہ

حضرت مولانا محمد حشمت علی خانصاحب علیہ الرحمۃ کی طبیعت مناظرانہ تھی جب بھی موقع ملتا آپ شیر بن کر گرجتے اور احقاق حق و ابطال باطل فرماتے۔ سیدنا اعلیحضرت بھی آپ کے اس جوہر درخشاں کو پہچانتے اور قدر و عزت افزائی فرماتے تھے سنہ ۱۳۳۸ھ کا واقعہ ہے کہ ہلدوانی میں ایک معرکۃ الآراء مناظرہ ہوا جسمیں سیدنا اعلیحضرت امام اہلسنت نے مولوی یاسین خام سرائی خلیفہ تھانوی سے مناظرہ و مقابلہ کے لیے شیر بیشہ سنت علیہ الرحمۃ کا انتخاب فرمایا اس وقت حضرت مولٰنا کی عمر صرف ۱۹ سال تھی۔ اور اہلسنت کی طرف سے آپ تنہا مناظر تھے اسکے باوجود آپنے سرد و گرم چشیدہ مولوی یاسین خام سرائی کو حفظ الایمان کی کفری عبارت پر مناظرہ کر کے ساکت و صامت کر دیا اور مسئلہ علم غیب پر وہ مبہوت ہو کر رہ گیا۔ زمانہ طالب علمی ہی میں یہ آپ کا پہلا مناظرہ تھا جسمیں آپنے بے مثال فتح و کامیابی حاصل کی جب سیدنا اعلیحضرت قدس سرہٗ نے اس مناظرہ کی روئیداد سنی تو بہت خوش ہوئے اور آپ کو اپنے سینہ مبارکہ سے لگایا بے شمار دعاؤں سے نوازا ابو الفتح کی کنیت عطا کی اور فرمایا آپ ابو الفتح ہیں نیز اپنا عمامہ شریف اور انگرکھا مبارکہ عنایت فرمایا۔ پانچ روپے نقد انعام عطا فرماکر پانچ روپے مہینہ وظیفہ مقرر فرما دیا اور اس طرح عزت افزائی فرماکر سر بلندی عطا فرمائی۔ چنانچہ اعلیحضرت ہی کا یہ فیضان نظر اور آپ کی عطا کردہ کنیت ابو الفتح کا اثر تھا کہ آپ ہر جگہ و ہر موقعہ پر ہمیشہ فتح مند و سر بلند رہے موافقین و مخالفین نے بارہا آپ کی فتح مندی کامیابی و کامرانی کے جلوے اور مظاہرے اپنی آنکھوں سے دیکھے۔ آپنے ہندوستان بھر کے گوشہ گوشہ میں مذہب اہلسنت و جماعت کی حقانیت و مسلک اعلیحضرت کے ڈنکے بجائے شاتمان رسول گستاخان شان نبوت و رسالت کو تہس نہس فرمایا بے دینیت کے پرچم سرنگوں اور بد مذہبیت کے قلعے زمین بوس کیئے ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں بھولے بھٹکوں کو بے دینوں کے دام و فریب سے بچایا عقائد باطلہ نظریات فاسدہ سے توبہ کرائی اور سچا پکا سُنّی بنایا۔ —— جزاہ اللہ خیر الجزا

خواب میں اعلیحضرت کی زیارت و بشارت

حضرت شیر بیشہ اہل سنت مولٰنا حشمت علی خانصاحب علیہ الرحمۃ ایک دفعہ وظائف و اذکار کی طرف بہت زیادہ متوجہ ہوئے اور اعلیحضرت کے بیاض مبارک سے سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ کے وظائف

و اعمال کو کثرت سے پڑھنا شروع فرما دیا۔ خواب میں سرکار اعلیحضرت کی زیارت سے مشرف ہوئے اعلیحضرت قدس سرہ العزیز فرما رہے ہیں۔

"مولانا ابھی ہمیں آپ سے بہت کام لینا ہے ہمارے سلسلہ عالیہ قادریہ کا سب سے بڑا وظیفہ یہ ہے کہ بے دینوں بدمذہبوں گستاخوں کا رد کیا جائے، عظمت و شان رسالت کا تحفظ ہمارا سب سے بڑا عمل ہے"

مولٰنا حشمت علی خانصاحب جو جزوقتی طور پر تبلیغ و مناظرہ سے دست بردار ہو گئے تھے، اعلیحضرت کی حسب ہدایت دوبارہ اس میدان میں سرگرم عمل ہو گئے اور احقاق حق و ابطال باطل میں سرگرم ہو گئے اور دشمنان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے برسر پیکار رہنے لگے۔

خدمات تدریس

آپ صرف مقرر و مناظر ہی نہ تھے بلکہ مسند علم و تدریس پر ایک کامیاب مدرس اور بے مثال استاد بھی تھے چنانچہ تحصیل علم کے بعد متعدد سال دار العلوم جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی شریف میں مدرس رہے پھر دار العلوم اہلسنت مدرسہ مسکینیہ دھوراجی کاٹھیاواڑ اور پادرہ ضلع بڑودہ میں مدرسہ اہلسنت میں صدر مدرس رہے اور بڑی صلاحیت سے درسی کتب پڑھائیں کچھ عرصہ کیلئے گوجرانوالہ کی مشہور مرکزی جامع مسجد زینت المساجد جسمیں آجکل مخدوم اہلسنت شیخ طریقت مولٰنا ابو داؤد محمد صادق صاحب قادری رضوی خلیفہ مجاز سیدی محدث اعظم پاکستان قدس سرہٗ خطیب ہیں آپ بھی بطور خطیب و مدرس رہے۔

تاریخی مناظرہ

یوں تو حضرت شیر بیشۂ اہلسنت نے سنبھل مرادآباد اودری اعظم گڑھ ہلدوانی سورت، نینی تال، شہر سلطان، مظفر گڑھ، سلانوالی سرگودھا، جہلم، ملتان شریف، لاہور وغیرہ میں متعدد کامیاب مناظرے فرمائے لیکن راندیر سورت کا مناظرہ کئی لحاظ سے اہم و بے مثال ہے راندیر کے مناظرے میں مخالفین اہلسنت کی طرف سے ان کے مایہ ناز عالم مولوی محمد حسین مناظر تھے جسکو اپنی عربی دانی پر بڑا ناز تھا اور وہ خود کو درسیات کا ماہر و حافظ کہتا تھا شیر رضا کے سامنے اس کی عربی دانی خاک میں مل گئی اور درسیات میں مہارت کے دعاوی غبار راہ بنکر اُڑ گئے مولوی محمد حسین راندیری کو ذلت آمیز شکست سے دوچار ہونا پڑا اہلسنت کیطرف سے اس فتح مبین کی خوشی میں عظیم الشان جلسہ تہنیت منعقد ہوا جسمیں

گجرات کے علما و اعیان نے آپ کو "شیر بیشۂ سنت" کا خطاب دیا جو اتنا مشہور ہوا کہ بمنزلہ علم ہو گیا

یادگار مناظرہ

مولوی منظور سنبھلی کے ساتھ ادری اعظم گڑھ میں ہوا جس میں مولوی منظور سنبھلی کی پشت پر ڈیڑھ سو دیوبندی وہابی غیر مقلد سوار تھے دیوبندیوں کو ذلت آمیز شکست کے بعد پولیس کی مدد سے جان بچانی پڑی اور راہ فرار اختیار کی جس کی مفصل روئیداد قارئین کے ہاتھ میں ہے:۔

بمبئی میں چاندپوری کا فرار

بمبئی میں مخالفین اہلسنت نے مولوی مرتضیٰ حسن دربھنگی چاندپوری کو بلوایا اور اعلیٰحضرت امام اہلسنت کے خلاف اپنی خرافاتی توپوں کے دہانے کھول دیئے مولوی مرتضیٰ حسن دربھنگی ناظم تعلیمات مدرسہ دیوبند گوہر افشانی کر رہا تھا،

"میں سات دفعہ بریلی گیا خانصاحب کے مکان پر جا کر دستک دی کہ مناظرہ کے لیئے آؤ مگر خانصاحب نے اندر سے دروازہ بند کر لیا اور کوئی جواب نہ دیا"

بمبئی کے اہلسنت نے اس کے جواب کے لیئے شیر بیشۂ اہلسنت مولینا حشمت علی خانصاحب کو بلایا مولینا حشمت علی خانصاحب نے مجمع عام میں علی الاعلان فرمایا

"اگر دربھنگی چاندپوری یہی بتا دے کہ اعلیحضرت کے مکان کا دروازہ کس سمت ہے تو میں اپنی شکست مان لوں گا"

شیر بیشۂ سنت ہر رات چیلنج پر چیلنج دیتے رہے مگر چاندپوری میں اتنی غیرت کہاں تھی جو سامنے آتا اپنی مدد کے لیئے مولوی منظور سنبھلی مدیر "الفرقان" کو بلوایا ادھر منظور پہنچا ادھر سنیوں نے محدث اعظم پاکستان سلطان المناظرین مولینا ابوالمنظور محمد سردار احمد صاحب کو تار دیا جو اس وقت بریلی شریف میں صدر المدرسین و شیخ الحدیث کے منصب پر فائز تھے محدث اعظم علیہ الرحمۃ کے تشریف لاتے ہی دیوبندی لوہے ٹھنڈے پڑ گئے منظور رات تو رات بھاگ گیا کیونکہ وہ محدث اعظم پاکستان کے ہاتھوں ایک سال قبل شرمناک شکست سے دوچار ہوا

تھا اور وقت مناظرہ سے ایک گھنٹہ قبل میدان مناظرہ سے بھاگ گیا تھا اور اپنی کتابیں اپنی جوتیاں اپنی عینک اپنی چھتری اپنی چھتری مناظرہ گاہ میں چھوڑ گیا تھا جو محدث اعظم پاکستان کے قبضہ میں بطور سند محفوظ تھیں الغرض ایک ماہ تک بمبئی امام المناظرین شیر بیشۂ اہلسنت مولینا حشمت علی خانصاحب اور سلطان المناظرین امام اہلسنت مولینا ابوالمنظور محمد سردار احمد صاحب کی تقاریر ہوتی رہیں اور چاندپوری و سنبھلی کا کہیں پتہ نہ چلا اسی زمانہ کی ایک نظم ہے ؎

حق پہ ہیں سردار احمد آشکارا ہو گیا ۔۔۔ اہل باطل کی شکستوں کا نظارہ ہو گیا

اب وہابی روتے ہیں مل مل گلے اور کہتے ہیں ۔۔۔ کیا کریں منظور بھاگا آشکارا ہو گیا

بہرحال اسطرح مرتضیٰ حسن چاندپوری شیر بیشۂ سنت کے مقابلہ کی تاب نہ لا سکا اور راہ فرار اختیار کر گیا ؎

رضا کے سامنے کی تاب کس میں ۔۔۔ فلک وار اس پہ تیرا ظل ہے یا غوث

فیض آباد کا تاریخی مقدمہ

یوں تو حضرت شیر بیشۂ سنت علیہ الرحمۃ پر مخالفین متعدد جھوٹے مقدمات کیئے اور اپنی میدان مناظرہ میں شکست کا بدلہ عدالت میں لینا چاہا لیکن مولینا محمد حشمت علی خانصاحب پر ان کے آقا سیدنا امام احمد رضا کا فیضان کرم تھا لہٰذا ایک کے بعد دیگرے تمام مقدمات میں عدالت نے آپ کا موقف سن کر آپ کو بری کر دیا اور آپ نے عدالت میں حسام الحرمین کا پرچم بلند فرمایا۔

فیض آباد یوپی کا مقدمہ اپنی نوعیت کا سنگین مقدمہ تھا جو موضع بھدرسہ کے دیوبندیوں وہابیوں نے اپنے اکابر کی شہ پر شیر بیشۂ سنت علیہ الرحمۃ کا منہ بند کرنے کے لیے بہابیر پرشاد اگروال مجسٹریٹ درجہ اول شہر فیض آباد کی عدالت میں دائر کیا تھا اور تعزیرات ہند کی دفعہ ۵۰۰، ۱۵۳، ۲۹۸ اے کے تحت کاروائی کرنے کی استدعا کی تھی اہل دیوبند کا کہنا تھا کہ ملزم (مولانا حشمت علی خاں) ہمیں کافر و مرتد بے ایمان اور دیو کا بندہ کہتا اور ہمارے اکابر کو خارج از اسلام قرار دیتا ہے مدعیان جذبۂ انتقام سے مغلوب الغضب ہو کر وقوعہ کی صحیح تاریخ لکھنا بھول گئے کیونکہ شیر رضا کی بھدرسہ میں ۲۳ مئی تا ۸ جون ۱۹۴۶ء تاریخ گفتگو کی حضرت

شیر بیشۂ سنت نے جرم کی صحت سے انکار نہیں کیا بلکہ یہ فرمایا میں دیوبندیوں وہابیوں کو اس طرح نہیں کہتا
جس طرح انہوں نے استغاثہ میں ظاہر کیا ہے بلکہ میں بحکم شریعت اسلامیہ انکے عقائد باطلہ کفریہ یقینیہ کی
بنا پر (جو کتاب تحذیر الناس، براہین قاطعہ، حفظ الایمان، فتوائے گنگوہی کے لکھے ہوئے) کافر و مرتد کہتا ہوں
آپ نے اپنے دعوی کے ثبوت میں حسام الحرمین میں اکابر مشاہیر علماء عرب و عجم اور الصوارم الہندیہ سے
برصغیر ہند و پاک کے جلیل القدر علماء و مفتیان شریعت و مشائخ طریقت کے فتاوے پیش فرمائے اور اہم کتب
حوالہ جات سے عدالت کو آگاہ کیا۔ مخالفین نے چوٹی کے وکلاء کے علاوہ اپنے علماء میں سے ابوالوفا کو بھی پیش کیا تھا
شیر بیشۂ سنت اپنے مقدمہ کی پیروی خود فرما رہے اور انہوں نے اپنی تحریری مدلل بیان بھی عدالت میں پیش
کیا۔ عدالت نے فریقین کے دلائل اور حقائق کا پتہ چلانے کے بعد ۲۵ ستمبر ۱۹۴۸ء کو مقدمہ خارج کر کے
آپ کو باعزت طور پر بری کر دیا اس سے دیوبندیوں کے گھروں میں صفِ ماتم بچھ گئی انہوں نے سوچا یہ تو غضب
ہوا عدالت سے ان کے کفر ارتداد کی ڈگری ہو گئی تو انہوں نے اپنی متحدہ کوششوں سے مہابیر پرشاد گروال
مجسٹریٹ کے فیصلہ کے خلاف دیوبندیوں نے سیشن جج فیض آباد کی عدالت میں اپیل دائر کر دی

الحمد للہ کہ سیدنا اعلیحضرت امام اہلسنت رضی اللہ عنہ کے فتوے مبارکہ حسام الحرمین کی صداقت رنگ
لائی اور سیدنا مجدد اعظم فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز کی روشن و بین کرامت یوں ظہور پذیر ہوئی کہ فیض آباد
کے سیشن جج مسٹر یعقوب علی صاحب نے ۲۸ اپریل ۱۹۴۹ء کو بدیں الفاظ فیصلہ صادر کیا۔

"لائق مجسٹریٹ مہابیر پرشاد گروال کی تجویز سے مجھ کو پتہ چلا ہے کہ لائق مجسٹریٹ نے
ثبوت زبانی و تحریری کو بغور دھیان دیا اور ملاحظہ کیا اور یہ صحیح فیصلہ کیا کہ ملزم (مولینا حشمت
علی خاں) نیک نیتی کے ساتھ کتابوں (تحذیر الناس، براہین قاطعہ، حفظ الایمان، فتوی گنگوہی
حسام الحرمین الصوارم الہندیہ وغیرہ) کی عبارتیں پڑھنے میں صحیح راستہ پر تھا۔ لائق مجسٹریٹ
کا فیصلہ جسمیں اس نے ملزم کو بری کر دیا فریقین کے پیش کردہ ثبوتوں کی بناء پر بالکل صحیح
اور درست ہے مستغیثان میرے سامنے لائق مجسٹریٹ کے فیصلہ میں کوئی قانونی
غلطی یا کوئی اور غلطی نہ بتا سکے درحقیقت اس اپیل میں کوئی جان نہیں میں اسکو خارج کرتا ہوں

دستخط:۔ یعقوب علی سیشن جج فیض آباد ۲۸ اپریل ۱۹۴۹ء۔

یہ مقدمہ دو برس دو ماہ تیرہ ۱۳ دن جاری رہا اور اس کی مفصل و جامع رویداد "فرحت افزا فتح مبین"
نامی کتابچہ میں موجود ہے جسمیں فریقین کے دلائل و بیانات اور مجسٹریٹ و سیشن جج کا مفصل فیصلہ اردو
انگریزی میں مذکور ہے۔

سیاسی امور میں اختلاف

:۔ ایک وقت ایسا بھی آیا کہ حضرت شیر بیشۂ اہلسنت مولینا محمد حشمت علی خانصاحب اور آپکی تائید و حمایت فرمانے
والے علماء و مشائخ جن میں حضرت بابرکت تاج العرفاء سیدنا سید محمد میاں صاحب قادری برکاتی سجادہ نشین
مارہرہ مطہرہ بھی شامل تھے سیاست سے کنارہ کش رہے اور لیگی و کانگریسی لیڈروں کو بے نقاب فرماتے رہے
اور اپنے خیال کے مطابق اپنے دینی جوش کے تحت سیاست میں حصہ لینے والے اپنے ہی حضرات علماء اہلسنت
سے بھی اختلاف ہو گیا لیکن بفضلہ تعالیٰ تھوڑی ہی مدت میں مصالحت ہو گئی اور اختلاف ختم ہو گیا۔ اس
سلسلہ میں حضرت شیر بیشۂ سنت علیہ الرحمۃ کے ایک عزیز دوست اجمل العلماء مولینا علامہ مفتی محمد اجمل
قادری رضوی حامدی علیہ الرحمۃ مصنف "ردشہاب ثاقب" کی مساعی بھی قابل قدر ہیں لیکن اس کے
علاوہ حضرت صدر الافاضل مولانا محمد نعیم الدین مرادآبادی (خلیفۂ اعلیحضرت قدس سرہٗ) کی کوشش اور استاذ العلماء
علامہ ابوالبرکات سید احمد صاحب اور غازی کشمیر علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری رضوی علیہ الرحمۃ کے تعاون
کو بھی بڑا دخل ہے حضرت علامہ سید ابوالبرکات سید احمد صاحب کے حضرت شیر بیشۂ سنت سے گہرے روابط
اور خصوصی تعلقات تھے اور ایک دوسرے کے پاس آنا جانا تھا چنانچہ اس سلسلہ میں فقیر راقم الحروف کو ایک دفعہ
(جبکہ فقیر لاہور میں رسالہ "تکفیری افسانہ" چھپوانے کے لیے لاہور حاضر تھا) حضرت علامہ ابوالبرکات صاحب علیہ الرحمۃ نے
طویل مفصل حالات بتائے اس زمانہ میں ایک نعیمی دوست نے اپنی لاعلمی و بے خبری کے عالم میں شیر بیشۂ سنت،
علیہ الرحمۃ کے خلاف ایک پمفلٹ شائع کیا اور فقیر نے اس کا جواب "ضرب کبیر" میں دیا تھا، علامہ ابوالبرکات
قدس سرہ نے فرمایا یہ لوگ حضرت مولانا کو کیا جانیں...... پھر فرمایا کہ حضرت شیر بیشۂ اہلسنت مولینا حشمت
علی خانصاحب لاہور آئے ہوئے تھے سید صاحب نے پرانے دارالعلوم حزب الاحناف کے دارالحدیث سے

مسجد کے اوپر والے کمرہ کیطرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔ وہاں آرام فرمارہے تھے کہ حضرت صدر الافاضل علیہ الرحمۃ بھی تشریف لے آئے جب انہیں معلوم ہوا حضرت مولینا حشمت علی خانصاحب بھی یہاں قیام پذیر ہیں تو فرمانے لگے بڑے سُنّی بنے پھرتے ہیں ذرا اُن سے سُنی کی تعریف تو لکھوا دیں حضرت علامہ ابوالبرکات صاحب نے فرمایا مولینا حشمت علی خانصاحب کے پاس خود ان کے کمرہ میں حاضر ہوا اور کہا حضرت صدر الافاضل فرمارہے ہیں کہ سنی کی تعریف تو لکھدیں پھر حضرت علامہ ابوالبرکات صاحب نے فقیر راقم الحروف کو مولانا حشمت علی خان صاحب کے دست مبارک کی لکھی ہوئی وہ جامع مانع مفصل و مدلل تعریف دکھائی اور فرمایا حضرت مولانا حشمت علی خان صاحب نے اسی وقت یہ تعریف تحریر فرما دی اور صدر الافاضل علیہ الرحمۃ جو حزب الاحناف کے دار الحدیث میں رونق افروز تھے کے پاس بھیج دی سید صاحب قبلہ کا بیان ہے جب حضرت شیر بیشۂ اہلسنت کے ہاتھ کی لکھی ہوئی یہ جامع مانع تعریف میں نے حضرت صدر الافاضل کی خدمت میں پیش کی تو بہت مسرور ہوئے فرمایا ٹھیک ہے لاؤ میں اس پر دستخط کے ساتھ تصدیق کرتا ہوں اس کے بعد حضرت صدر الافاضل علیہ الرحمۃ مولانا حشمت علی خان صاحب قدس سرہٗ کے ہاتھ کی لکھی ہوئی تحریر پہ تائید و تصدیق فرماتے ہوئے اپنے دستخط تحریر فرمائے اور وہ باہمی اختلاف ختم ہوگیا اور اس سے قبل بھی جب حضرت صدر الافاضل علیہ الرحمۃ حضرت شیر بیشۂ اہلسنت علیہ الرحمۃ اور ان کے حامی علماء کرام سے مصالحت کے لیئے کوشش فرمارہے تھے تو علامہ ابوالحسنات قادری علیہ الرحمۃ کے نام ایک خط میں حضرت شیر بیشۂ اہل سنت اور اُن کے اس وقت علیل صاحبزادہ عزیزی علامہ مشاہد رضا قادری رضوی سجادہ نشین خانقاہ حشمتیہ رضویہ کے لیئے خصوصی دعا فرمائی افسوس کہ فقیر راقم الحروف ان دونوں تحریروں کی فوٹو اسٹیٹ نہ ہو سکا اور اس وقت ۱۹۶۴ء میں فوٹو اسٹیٹ کا زیادہ رواج تھا بھی نہیں بہر حال ان چند واقعات سے علماء اہلسنت کی باہمی مصالحت کا پتہ چلتا ہے اس کے علاوہ بھی فقیر راقم الحروف نے خلیفہ اعلیحضرت ملک العلماء مولانا شاہ محمد ظفر الدین صاحب قادری رضوی فاضل بہاری علیہ الرحمۃ محدث اعظم ہند امام المتکلمین مولینا ابوالمحامد سید محمد صاحب اشرفی جیلانی محدث کچھوچھوی درجامعہ نعیمیہ مراد آباد کے مہتمم و شیخ الحدیث اور حضرت صدر الافاضل مراد آبادی علیہ الرحمۃ کے صاحبزادہ مولانا اختصاص الدین صاحب

سے ذاتی طور پر تحقیق کی تھی چنانچہ مولانا محمد یونس صاحب مراد آبادی نے بھی مصالحت کی تصدیق کی تھی اور پھر اسی زمانہ میں تاج العلماء مفتی محمد عمر نعیمی مراد آبادی جو مدرسہ انوار العلوم ملتان کے جلسہ پر تشریف لائے ہوئے تھے تحقیق کی تھی ان سب حضرات نے حضرت شیر بیشۂ اہلسنت کے متعلق نہایت اچھے خیالات کا اظہار فرمایا اور حضرت مولینا حشمت علیخان صاحب کی دینی خدمات اور بے مثال کارناموں کا ذکر فرمایا۔ اس سلسلہ میں حضرت ملک العلماء مولینا ظفر الدین بہاری علیہ الرحمۃ اور محدث کچھوچھوی علیہ الرحمۃ کے مکتوبات گرامی درج ذیل ہیں:-

ملک العلماء مولانا محمد ظفر الدین بہاری کا مکتوب گرامی

حامی دین متین مولانا مولوی محمد حسن علی صاحب رضوی دام مجدہ العالی و علیکم السلام ثم السلام علیکم،

گرامی نامہ پہونچا احوال سے مطلع ہوا جناب نے جو دو ہفتہ بیشتر دو خط اور چند رسائل رضائے مصطفےٰ روانہ فرمائے تھے وہ مجھے نہیں ملے ورنہ شکریہ کا خط ضرور روانہ کرتا البتہ آپکے رسالے ضرب کبیر ہے وہ یہاں کے علماء میں میں نے تقسیم کر دیا تاکہ اس کا فائدہ عام ہو (۱) حضرت شیر بیشۂ اہلسنت مولانا حشمت علیخان صاحب مرحوم و مغفور میری نگاہ میں زبردست سُنّی ناصر دین متین تھے اور عمر اسی نُصرت دین میں صرف فرمائی۔ مولےٰ تعالےٰ اُن کے درجات بلند فرمائے آمین ....

محمد ظفر الدین قادری رضوی غفرلہٗ

از شہر پٹنہ محلہ شاہ گنج ڈاکخانہ مہندرو نمبر۲ ظفر منزل ۱۳ر جون ۱۹۶۱ء

محدث اعظم ہند علامہ سید محمد اشرفی کچھوچھوی کا مکتوب گرامی

مکرمی مولینا محمد حسن علی صاحب قادری رضوی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گرامی نامہ ملا حضرت مولینا حشمت علی خان صاحب علیہ الرحمۃ الرضوان نہ صرف سنی بلکہ سنی گر تھے جو شخص حضرت مولینا علیہ الرحمۃ کے خلاف زبان درازی کرتا ہے وہ یا تو دیوبندیوں وہابیوں کا چھوٹا ہے یا پھر مولانا علیہ الرحمۃ کے رجوع الی الحق سے بے خبری ہے۔

فقیر ابو المحامد سید محمد اشرفی جیلانی کچھوچھہ شریف ضلع فیض آباد

علاوہ ازیں حضرت شیر بیشۂ سنت علیہ الرحمۃ کے انتقال پر محدث اعظم ہند قدس سرہٗ کا تعزیت نامہ بنام صاحبزادہ مولینا مشاہد رضا خانصاحب سلمہ ربہ اور عرس چہلم میں شرکت فرمانا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ ان حضرات میں مصالحت ہو گئی تھی اور نہ صرف یہ بلکہ حضرت شیر بیشۂ اہلسنت کے فرزند دلبند و سجادہ نشین خانقاہ حشمتیہ رضویہ عزیزم صاحبزادہ مولانا مشاہد رضا خانصاحب حشمتی رضوی سلمہٗ نے وہ تمام تعزیتی خطوط جو علماء و مشائخ نے انہیں ارسال فرمائے وہ فقیر راقم الحروف کو اصل بھیج دیئے تھے جن خلیفۂ اعلیحضرت برہان ملت مفتی اعظم سی پی مولانا شاہ مفتی محمد عبد الباقی برہان الحق صاحب قادری رضوی سلامی جبلپوری دامت برکاتہم العالیہ، مولانا محمد یونس نعیمی مرادآبادی، مولینا نذیر الاکرمی مرادآبادی، مولینا صاحبزادہ اختصاص الدین نعیمی مرادآبادی اور متعدد نعیمی و اشرفی علماء کرام کے تعزیتی مکاتیب اب تک فقیر راقم الحروف کے پاس محفوظ ہیں اس کے علاوہ ماہنامہ "نوری کرن" بریلی شریف نے اپنی اشاعت ماہ ستمبر سنہ ۱۹۶۰ء و اشاعت ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۶۰ء مطابق ماہ ربیع الاول شریف و ربیع الآخر شریف کی دو اشاعتیں مولینا حشمت علیخان صاحب علیہ الرحمۃ کی یاد میں شیر بیشۂ اہلسنت نمبر کے نام سے شائع کی جن میں مرکزی دار الافتاء رضویہ بریلی شریف کے مفتی علامہ شریف الحق صاحب امجدی نائب مفتی اعظم ہند مدظلہ العالی اور مفتی مجیب الاسلام نسیم اعظمی مفتی

دار الافتاء رضویہ سوداگران بریلی شریف اور مولانا سبطین رضا خانصاحب بریلوی و مفتی نانپارہ مولانا رجب علی صاحب کے تعزیتی بیانات و مضامین شامل تھے بلکہ شہزادۂ اعلیحضرت مخدوم اہلسنت حضور مفتی اعظم مولینا شاہ مصطفےٰ رضا خانصاحب قبلہ مدظلہ العالی سجادہ نشین خانقاہ عالیہ رضویہ بریلی شریف نے اپنے خصوصی معالج جناب محترم حکیم مرتضےٰ خاں صاحب بریلوی کو اپنی طرف سے شیر بیشۂ اہلسنت علیہ الرحمۃ کے علاج کے لیے پیلی بھیت روانہ فرمایا تھا اور نہ صرف یہ بلکہ قیام پاکستان کے بعد جب ایک مرتبہ شیر بیشۂ اہلسنت مولینا حشمت علی خان صاحب علیہ الرحمۃ بریلی شریف حاضر ہوئے اور سیدنا حضرت قبلہ مفتی اعظم مدظلہ العالی کی خدمت اقدس میں حاضری دی تو حضور نے خیریت دریافت فرمائی تو مولینا حشمت علی خانصاحب کے الفاظ یہ تھے حضور آپ کی جوتیوں کا صدقہ آپ کی نعلین پاک بھیک ہے۔

امام المجاہدین مولینا علامہ حبیب الرحمٰن صاحب حامدی رضوی امجدی مدظلہ صدر آل انڈیا تبلیغ سیرت جو محدث اعظم پاکستان امام اہلسنت علامہ عقیدی سردار احمد صاحب قبلہ قدس سرہٗ کے استاذ بھائی بھی ہیں اور پیر بھائی بھی اور شہرۂ آفاق ادیب و خطیب مولانا مشتاق احمد صاحب نظامی کے استاذ محترم ہیں محدث اعظم پاکستان کے وصال پر اپنے ایک مضمون میں نوری کرن بریلی شریف کے محدث اعظم پاکستان نمبر کے ۱۹ پر لکھتے ہیں ضلع اناؤ کے مناظرہ میں عجیب لطیفہ ہوا فقیر اور حضرت شیر بیشۂ سنت و محدث پاکستان علیہما الرحمۃ و الرضوان کو مدعو کیا گیا تھا۔

(نوری کرن مارچ سنہ ۶۳ء)

نبیرۂ اعلیحضرت مفسر اعظم ہند علامہ شاہ محمد ابراہیم رضا جیلانی قادری رضوی سابق شیخ الحدیث جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی شریف نے بس ڈیلہ کے مناظرہ کا واقعہ بیان فرمایا لکھے اپنے الفاظ کچھ یوں تھے "اس مناظرہ کا تذکرہ مولینا سید آل مصطفےٰ میاں صاحب بڑے مزے لے لے کر کیا کرتے ہیں بس ڈیلہ میں مناظرہ تھا مٹھو کا ایک ان کا مشہور بوڑھا خرانٹ بھی اس جلسہ (مناظرہ) میں بحیثیت مناظر موجود تھا (جو ارشد القادری سے جمشید پور میں چت ہو گیا) حسام الحرمین میں علمائے عرب نے جو اعلیٰحضرت کے لیے دعائیہ کلمات لکھے اور اعلیحضرت کی تعریفیں لکھیں وہ عبارتیں مولینا حشمت علیخاں صاحب پڑھ رہے تھے، عربی عبارات تو ایک جگہ تھا۔ ادام اللہ برکاتہ یعنی اللہ انکی برکتیں ہم پر ہمیشہ رکھے، مولینا حشمت علی خاں صاحب

نے پڑھا اس پر دہ وہابی دیوبندیوں کا مولوی مولانا عالم بے بدل فاضل بے فضل بولا مولانا! اَدَامَ اللہُ بَرَکَاتَہٗ

بَرَکَاتَہٗ بَرَکَاتَہٗ، مولانا حشمت علیخان صاحب نے کہا میرا اعراب بگڑ رہے ہو (اعراب کہتے ہیں زبر زیر کو) برکات

جمع مؤنث سالم ہے اس کو حالت نصب میں جر ہوتا ہے بھول گئے پھر جو پانی پڑا ہے چکنے گھڑوں پر تو یہ معلوم

بھی نہ ہوتا تھا کہ ان پر کبھی پانی پڑا ہے، ——————— (ماہنامہ اعلیحضرت جون ۶۲ء)

نبیرۂ اعلیحضرت علامہ شاہ جیلانی میاں علیہ الرحمۃ کی سرپرستی میں چھپنے والے دارالعلوم منظر اسلام بریلی شریف

کے ترجمان ماہنامہ (اعلیحضرت) میں ایک نظم اکثر شائع ہوتی رہی ہے جسمیں اعلیحضرت کے خلفاء و تلامذہ اور

منظر اسلام کے فارغ التحصیل جید علماء اکابرین کی مدح میں ایک دو دو اشعار ہوتے تھے اس میں مولانا محمد

حشمت علی خان صاحب قدس سرہٗ کی مدح میں دو بندیوں ہیں ؎

ان میں تھے اک شیر بیشہ مولوی حشمت علی ۔۔۔ نام سے جن کے لرزتا ہے وہابی بد چلن

جب گرجتے تھے دم تقریر بن کر شیر حق ۔۔۔ بھاگتے آتے نظر تھے دیوبندی پرفتن

(ماہنامہ اعلیحضرت اپریل ۶۱ء)

ہندوستان میں اہلسنت کے ممتاز اہل قلم اور سوانح اعلیحضرت امام احمد رضا کے مرتب علامہ بدرالدین احمد

قادری رضوی فاضل مبارکپوری نے سوانح امام احمد رضا صفحہ ۱۸۱ تا صفحہ ۱۹۱ حضرت بیشۂ اہلسنت علیہ الرحمۃ کے

حالات مبارکہ مفصل تحریر کیئے ہیں اسی طرح سلسلہ عالیہ اشرفیہ کچھوچھہ مقدسہ کے وابستگان میں سے مولانا

علامہ محمد محبوب صاحب اشرفی مبارکپوری نے "العذاب الشدید لصاحب مقامع الحدید" میں حضرت

شیر بیشۂ اہلسنت کی عظیم خدمات دینیہ کا مفصل ذکر کیا ہے اور آپکے مناظروں کے حالات بھی رقم فرمائے ہیں

یہ کتاب حضرت شیر بیشۂ اہلسنت کے وصال کے بعد شائع ہوئی ہے اس میں ایک جگہ لکھا ہے!

"یوں تو تمام علماء اہل سنت دیوبندیوں کے لیئے لاحول کا اثر رکھتے ہیں مگر خصوصیت کے ساتھ

حضرت شیر بیشۂ سنت قاطع شر نجدیت مولانا محمد حشمت علیخاں صاحب لکھنوی تو ان کی موت ہیں جہاں یہ

شیر پہنچا۔ دیوبندیوں کی روح پرواز ہوئی، ص ۳۷"

یہ تو تھا اکابر علماء اہلسنت ہند کے محققان کی نظر میں مظہر اعلیحضرت مولانا حشمت علی خانصاحب علیہ الرحمۃ

ے اور اب یاد ہیں

کا مقام و مرتبہ اب پاکستانی حضرات علماء کرام اکابرین کے بیانات ملاحظہ ہوں گے

علامہ ابوالحسنات قادری

بانی و سابق مرکزی صدر جمعیت العلماء پاکستان کی سرپرستی میں چھپنے والے جمعیت العلماء پاکستان کے ترجمان ہفت روزہ "جمعیت"

نے آپکے وصال پر "موت العالم موت العالم" کے زیر عنوان لکھا تھا "

دنیائے سنیت میں یہ اندوہناک خبر بے چینی کے ساتھ سنی جائے گی کہ حضرت مجاہد ملت مولانا

حشمت علی خانصاحب رضوی قادری کچھ عرصہ علالت کے بعد، محرم کو پیلی بھیت میں انتقال فرما گئے

مرحوم اعلیحضرت امام اہلسنت بریلوی کے خاص شاگردوں میں سے تھے اور نہایت دلیر متعصب سنی عالم تھے کریم

مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ دے اور اہلسنت کو مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے"

(جمعیت لاہور ۲۳ جولائی سنہ ۱۹۶۰ء)

علامہ ابوالبرکات قادری

شیخ الحدیث دارالعلوم حزب الاحناف کے ساتھ تو حضرت شیر بیشۂ سنت کے خصوصی اور گہرے تعلقات کسی سے مخفی نہیں

ہیں بہر حال سید صاحب علیہ الرحمۃ کی سرپرستی میں چھپنے والے پندرہ روزہ رضوان کی ۱۵ فروری سنہ ۶۱ء

کی اشاعت میں لکھا ہے"

"حضرت شیر بیشۂ اہلسنت رئیس المناظرین مولانا الحاج علامہ قاری محمد حشمت علیخان صاحب

بریلوی پیلی بھیتی قدس سرہٗ العزیز" (رضوان ۱۵ ۲/۶۱)

علامہ احمد سعید کاظمی

کی ادارت میں شائع ہونے والے ماہنامہ "السعید" ملتان میں "آہ حضرت شیر بیشۂ اہلسنت دنیائے اہل سنت کو صدمۂ عظیمہ"

کے زیر عنوان لکھا ہے اہل سنت کے حلقہ میں یہ خبر انتہائی رنج و ملال کے ساتھ سنی جائے گی کہ امام المناظرین

حضرت مولانا الحافظ الحاج محمد حشمت علی خانصاحب قادری رضوی لکھنوی قدس سرہٗ العزیز طویل عرصہ

علیل رہ کر ۳ جولائی سنہ ۱۹۶۰ء کو پیلی بھیت میں رحلت فرما گئے حضرت مولانا علیہ الرحمۃ علم و عمل زہد و تقویٰ

پختگی مسلک غرض ہر اعتبار سے مولانا مرحوم کا وجود مقدس اعلیحضرت رضی اللہ عنہ کے مظہر اتم تھے

دنیائے اہلسنت میں اب کوئی ہستی ایسی نظر نہیں آتی جو میدان مناظرہ میں مولانا مرحوم کی کمی کو پورا کر سکے۔"

(السعید ملتان جولائی ۱۹۶۰ء)

علامہ نور اللہ شیخ الحدیث مدرسہ فریدیہ بصیر پور اپنے رسالہ مکبر الصوت میں شیر بیشۂ اہلسنت حضرت مولانا ابو الفتح محمد حشمت علیخان صاحب لکھنوی مدظلہم لکھا ہے مذکورہ بالا تمام حوالہ جات سے معلوم ہوا کہ شیر بیشۂ اہلسنت مولانا حشمت علی خان صاحب کی شخصیت متنازعہ فیہ نہیں ہے اور اکابر و مشاہیر علماء و مشائخ اہلسنت انکی عظیم و بے مثال خدمات دینیہ کے معترف اور ان کے عظیم کارناموں کے مداح ہیں۔

مذکورہ بالا حوالہ جات سے یہ واضح ہوتا ہے کہ سیاسی امور میں جن حضرات اکابر کرام سے اُس وقت شیر بیشۂ اہلسنت علیہ الرحمۃ نے اختلاف فرمایا تھا وہ آخر وقت تک باقی نہ رہا تھا اور بعد میں مصالحت کے ذریعہ جملہ حضرات باہم شیر و شکر ہو گئے ان واقعات اور حقائق کی روشنی میں معلوم ہوتا ہے کہ جن صاحب نے بے خبری میں یا دیدہ دانستہ حضرت شیر بیشۂ اہلسنت کے خلاف پمفلٹ شائع کر دیا تھا اس میں نہ تو حقائق کو مدنظر رکھا گیا تھا نہ حضرات اکابر کرام سے اس سلسلہ میں تحقیق کی گئی تھی غالباً یہ عجلت و بے خبری کا نتیجہ تھا فقیر راقم الحروف نے "ضرب کبیر" میں اس چیز کو مفصل بیان کیا ہے۔

رنگون میں رشوت کی پیشکش

:- رنگون میں بدمذہبیت پر پُرزے نکال رہی تھی میدان خالی دیکھ کر اُن کے بڑے بڑے وہاں اپنی علمیت اور رنگی کے ڈھول پیٹ رہے تھے مسلمانان اہلسنت رنگون نے حضرت مولانا محمد حشمت علیخان صاحب علیہ الرحمۃ کو دعوت دی آپ نے رنگون جیسے دور دراز علاقہ کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے سرزمین رنگون کو زینت بخشی اور وہاں پہنچ کر خرمن باطل پر قہر خداوندی کی بجلی بن کر گرے بدمذہب لرز اٹھے سازشیں ناکام ہو گئیں حضرت شیر بیشۂ سنت نے اُن کے ارتداد و بدعقیدگی کو بے نقاب فرما دیا تو رنگون کے وہابی دیوبندی سیٹھوں نے آپکو رشوت کی پیشکش کی اور انکے سب سے بڑے سیٹھ حاجی ہاشم بھڑوچہ نے تو یہاں تک کہا، میں آپکو دو سو روپیہ ماہوار تا زیست ادا کرتا رہوں گا اور آپکے پیر و مرشد اعلیحضرت فاضل بریلوی کے دونوں صاحبزادوں کی خدمت میں سو سو روپیہ ہر ماہ تا زیست روانہ کرتا رہوں گا آپ یہاں رنگون سے واپس تشریف لیجادیں یہاں تقاریر کا سلسلہ بند فرما دیں

یا کم از کم ہمارے اکابر دیوبند کی کتابوں کے حوالے نہ دیں"

اتنا سننا تھا کہ شیر بیشۂ سنت نے جلال میں آکر فرمایا خبیثو! نکل جاؤ یہاں سے میرا ایمان کا سودا کرنے آئے ہو دفعہ ہو جاؤ یہاں سے، تم کون ہوتے ہو مجھے حق بات سے روکنے والے"

الغرض آپنے رنگون میں چند روز قیام فرمایا اور بدمذہبیت کا صفایا کر دیا دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو گیا، رنگون اہل دیوبند نے اپنے چھوٹوں بڑوں کو آپکے مقابل لانے اور مناظرہ کرانے کی لاکھ کوشش کی، مگر کوئی دم نہ مار سکا اور شیر رضا فتح و کامرانی کے ساتھ واپس ہوا،

جرأت و حوصلہ

:- شیر رضا کی جرأت اور حوصلہ مثالی تھا وُہ "بے خطر کود پڑا آتش نمرود میں عشق" کے مظہر تھے خوف ڈر لچک و جھجک نام کی کوئی چیز ان میں موجود نہیں تھی مولنا علامہ قاضی احسان الحق صاحب مدظلہ العالی کا بیان ہے کہ غالباً رنگون ہی کے وہابیوں نے تنگ آکر مناظرہ کا چیلنج دیدیا حضرت شیر بیشۂ سنت نے بلا خوف و خطر قبول فرما لیا چند مخلصین نے بار بار حضرت کی خدمت میں عرض کیا حضرت مصلحت وقت کا تقاضا یہ ہے کہ اس وقت تشریف نہ لیجائیں اور کچھ دن خاموشی اختیار فرمائیں انہوں نے کسی شرارت کی نیت سے یہ چیلنج دیا ہے آپنے فرمایا میں یہ سننے کے لیے تیار نہیں بارگاہ رضوی کا یہ سگ بھاگ گیا ہے میں جاؤں گا اور ضرور جاؤں گا قاضی صاحب آپکو میرے ساتھ چلنا ہوگا قاضی صاحب کا فرمانا ہے کہ میں نے ہنس کر عرض کیا کہ حضرت بڑی مسرت ہوگی آپ رہنے دیں ورنہ مجھے معاف فرمائیں حضرت شیر بیشۂ اہلسنت نے ہنس کر فرمایا مولنا انشاءاللہ یہاں تک نوبت نہ آئے گا، آپکو میرے ساتھ چلنا ہوگا چنانچہ قہر درویش بر جان درویش جانا پڑا لیکن میں نے وعدہ لیا کہ آپ مناظرہ تو ضرور فرمائیں گے لیکن تقریر کا انداز بدلنا ہوگا حضرت شیر بیشۂ اہلسنت نے فرمایا وعدہ نہیں کرتا کوشش کرونگا، الغرض وہاں پہنچکر حضرت شیر بیشۂ اہلسنت مسند سلطانی پر رونق افروز ہوئے تقریر شروع فرمائی انکے سوالات کے نہایت علمی و تحقیقی جوابات ارشاد فرماتے رہے جہاں توہین رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر طوفانی موجیں سمندر کا سینہ چیرنے لگیں چنانچہ گستاخان رسالت کو انہی القابات جن کے وہ مستحق ہیں نوازنا شروع فرمایا مولنا قاضی احسان الحق صاحب مدظلہ کا کہنا ہے میں نے پاؤں کے ہاتھ لگا کر وعدہ یاد دلایا

پاؤں کا دبانا تھا کہ غضب ہو گیا معلوم ہوتا تھا جیسے چابی بھردی ہے مجمع پر سکوت اور سناٹا طاری تھا میں نے سوچا یہ خاموشی کہیں طوفان کا پیش خیمہ نہ ہو لہذا میں نے کھڑے ہو کر عرض کی اچھا حضرت میں تو چلا حضرت اپنا کام کر چکے تھے فرمایا ٹھہرو! میں تقریر ختم کرتا ہوں چند منٹ کے بعد تقریر ختم فرمائی اور فرمایا جسمیں ایمان اور عشق رسالت کی بو ہے وہ صلوٰۃ وسلام کے لیے کھڑا ہو جائے دُنیا نے دیکھا بدعت وحرام کے فتوے دینے والے بھی سلام میں قیام کے ساتھ مظہر اعلیحضرت کے ہمنوا ہو کر یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک پڑھ رہے تھے اور مناظرہ کے خواب ٹھنڈے ہو چکے تھے،

جرأت واستقامت کا دوسرا واقعہ سعودی عرب کا ہے سنہ ۵۶ء میں لائلپور شریف سے نائب اعلیحضرت محدث اعظم پاکستان قبلہ شیخ الحدیث مولانا محمد سردار احمد صاحب قدس سرہٗ حرمین شریفین حاضر ہوئے تھے اپنی نماز باجماعت علیحدہ پڑھتے رہے پاکستانی وہندی وہابیوں نے شرارت کی اور فتنہ برپا کرنا چاہا لیکن محدث اعظم پاکستان ہر سازش کو ناکام بناتے ہوئے اپنے عقیدہ ومسلک پر قائم رہے نجدی قاضی القضاۃ سے بھی مباحثہ ہوا جسمیں وہ اور ان کے نجدی علماء لاجواب رہے یہ واقعہ پاک وہند میں بہت مشہور ہوا۔ اتفاق کی بات ہے کہ اگلے سال سنہ ۵۷ء میں حضرت مولینا محمد حشمت علیخان صاحب بھی حج وزیارت کے لیے مدینہ منورہ ومکہ معظمہ حاضر ہوئے اور اسی انداز میں اپنی نماز باجماعت علیحدہ پڑھنے لگے دربار نبوی اور حرم کعبہ میں سنیت کی تبلیغ فرماتے رہے الیاسیون تبلیغیوں نے نجدیوں سے شکایت کی اور پولیس کو اطلاع دی پولیس نے آپکو قاضی (جج) کی عدالت میں پیش کیا قاضی نے دریافت کیا کہ تم المستغاث یا رسول اللہ المدد یا حبیب اللہ کہتے ہو آپ نے فرمایا کہتا ہوں اور جائز سمجھتا ہوں یہی میرا عقیدہ و مذہب۔ جج نے اپنی دلیل پیش کی آپ نے اس کی دلیل کا توڑ کیا اور خود دلیلیں پیش فرمائیں ساڑھے تین گھنٹے بحث رہی قرآن وحدیث کے علاوہ خود ابن تیمیہ وابن قیم وابن عبدالوہاب نجدی کی کتابوں سے رد فرماتے رہے جس میں وہ قاضی لاجواب ومبہوت ہوا حضرت شیر بیشۂ اہلسنت نے فرمایا تلوار تمہارے ہاتھ میں ہے قتل کرا سکتے ہو لیکن دلائل کے دفاتر اور تمہارے اکابر کے فتاوے میری تائید کرتے ہیں قاضی نے فوراً قاضی القضاۃ کو فون کیا کہ ایک ہندی مولوی سے پالا پڑا ہے وہ ہمارے اکابر کے فتووں سے

ہمارا مذہب باطل ثابت کر رہا ہے اُس نے جواب دیا تم نے غلطی کی ہے تم اس کو مدینہ پاک بھیج دو قاضی نے معذرت کے ساتھ چائے پیش کی اور آپ کو مدینہ پاک بھیج دیا گیا

شیر بیشۂ سنت حمد الٰہی بجالائے کہ نعرۂ حق بلند کرنے کے صلہ میں یہ انعام ملا ہے کہ مدینہ طیبہ بُلایا گیا ہوں اور سرکار اعظم صلے اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو رہا ہوں،

اعلیحضرت کا روحانی تصرف

شیر بیشۂ سنت علیہ الرحمۃ پران کے مرشد برحق سیدنا اعلیحضرت عظیم البرکت فاضل بریلوی رضی اللہ عنہٗ کا بڑا ہی فیضان کرم تھا ہر میدان وہر عدالت میں اعلیحضرت کا روحانی تصرف مولینا حشمت علی خاں علیہ الرحمۃ کی اعانت ودستگیری فرماتا رہا اور شیر بیشۂ اہلسنت اپنے آقا سرکار اعلیحضرت کی زبان میں بارگاہ رسالت میں عرض کرتے رہے

المدد یا حبیب خدا المداد ، بحر غم میں میرا ناخدا کون ہے

حضرت شیر بیشۂ سنت مولینا حشمت علیخان صاحب اکثر ایک مناظرہ کا ذکر فرمایا کرتے تھے اور اعلیحضرت کی روشن کرامت تصرف واعانت کا ذکر فرماتے تھے مولینا مشاہد رضا خانصاحب پیلی بھیتی نے بھی یہ واقعہ بیان کیا کہ شیر بیشۂ اہلسنت ایک مناظرہ کے دوران جوابی تقریر فرمارہے تھے اور مخالفین کی اپنی کتب کے حوالے پیش کر رہے تھے کہ تقریر کے دوران ہی ایک ملا مخل ہوا اور ایک کتاب ہاتھ میں لیکر پڑھتے ہوئے کہنے لگا آپ غلط پڑھ رہے ہیں ہماری کتاب میں ایسے لکھا ہے اور خود غلط عبارت پڑھنے لگا یکایک شیر بیشۂ اہلسنت نے دیکھا کہ سامنے حضور سیدنا اعلیحضرت رضی اللہ عنہٗ جلوہ فرما ہیں فرماتے ہیں حشمت علی یہ خبیث تم کو دھوکہ دے رہا ہے اور غلط پڑھ کر سُنا رہا ہے' مولینا فوراً اپنی جگہ سے اُٹھے اور کتاب ہاتھ سے چھین کر دیکھا تو اسی طرح تھا جس طرح خود مولینا حشمت علی صاحب پڑھ رہے تھے' خدا کے فضل و کرم سے اس مناظرہ میں وہابیہ کذابیہ کی بہت ذلت ورسوائی ہوئی۔

اسیطرح کا ایک اور واقعہ ہے کہ دوران مناظرہ ایک مخالف مُلّا سیدنا اعلیحضرت کی عبارت کا حوالہ دیتے ہوئے غلط عبارت پڑھنے لگا سیدنا اعلیحضرت رضی اللہ عنہٗ رونق افروز ہوئے فرمایا یہ عبارت غلط پڑھ رہا ہے الملفوظ میں ایسے نہیں ہے ایسے ہے اب جو مولینا حشمت علیخان صاحب

آگے بڑھے اور کتاب چھین کر دیکھا تو اس نے کتاب میں ایک چٹ لکھ رکھی ہوئی تھی اور وہ مُلّاں کتاب کی بجائے چٹ سے پڑھ رہا ہے اور اعلیحضرت سے غلط عبارت منسوب کر کے تہمت باندھ رہا ہے

مکرمی حکیم مرتضیٰ خانصاحب بریلوی جو سیدنا حضرت قبلہ مفتی اعظم مدظلہٗ العالی سجادہ نشین خانقاہ رضویہ کے خصوصی معالج ہیں نے سیدنا اعلیحضرت قدس سرہٗ کے مزار پر یہ واقعہ شہید اللہ خانصاحب بریلوی کے ایک قریبی دوست جناب محمد عاشق صاحب بریلوی کو سنایا ایک مرتبہ غالباً آج سے ۲۳، ۲۴ سال قبل مزار اعلیحضرت پر حاضر ہوا خانقاہ عالیہ میں داخل ہوا تو ایک عجیب نظر نواز منظر سامنے آیا حضور امام اہلسنت سیدنا اعلیحضرت رضی اللہ عنہ جلوہ آرا ہیں مولانا حشمت علیخان صاحب سامنے نہایت مؤدب بیٹھے ہوئے ہیں اعلیحضرت رضی اللہ عنہ ان کو چند سوالات کے جوابات ارشاد فرما رہے ہیں مولانا حشمت علی خاں عرض کرتے ہیں سیدنا اعلیحضرت جواب ارشاد فرماتے جاتے ہیں جناب حکیم مرتضیٰ خان صاحب کا بیان ہے کہ میں دل میں خیال کیا ایک مدت کے بعد پیر و مرشد کی زیارت نصیب ہوئی ہے دوڑ کر قدموں سے لپٹ جاؤں مگر معاً خیال آیا معلوم نہیں کس ضرورت دینی کے تحت اس خاص مجلس کا انعقاد ہوا ہے میری مداخلت سے یہ نشست برخاست نہ ہو جائے اس لیئے صرف زیارت میں اکتفا کیا کافی دیر دور کھڑے یہ منظر دیکھتے رہے جب نشست برخاست ہوئی اور مولانا حشمت علی خانصاحب باہر تشریف لائے تو حکیم صاحب نے مولانا حشمت علیخان صاحب کا راستہ روک فرمایا مولانا صاحب مجھے بھی ایسی ترکیب بتاؤ یہ شرف مجھے بھی حاصل ہو جائے مولانا اس مداخلت بیجا سے گھبرا اٹھے اور حکیم صاحب سے وعدہ لیا وہ اس راز کو راز رکھیں گے اور پھر ایک وظیفہ بتایا اور فرمایا صدق دل خلوص نیت سے پڑھتے رہو کامیابی ہوگی ان واقعات سے بارگاہ رضوی میں مولانا حشمت علی خانصاحب کی قدر و منزلت کا پتہ چلتا ہے اور اعلیحضرت کے روحانی تصرف کا حال معلوم ہوتا ہے

اسی قسم کا ایک واقعہ بھائی سعید خانصاحب عرف پتن خانصاحب نے بیان کیا مولانا حشمت علی خانصاحب نے ان سے ملفوظات اعلیحضرت حاصل کیئے غالباً اس میں کوئی وظیفہ دیکھنا تھا پھر مولانا رات کو ملفوظ پڑھ کر وظیفہ کرتے کرتے سو گئے خواب میں سیدنا اعلیحضرت کی زیارت کا شرف حاصل ہوا فرما رہے ہیں ”

” مولانا ہمیں آپ سے بہت کام لینا ہے آپ ان جھنجھٹوں میں نہ پڑیئے، ہمارے سلسلہ کا سب سے بڑا وظیفہ

خدا و رسول جل جلالہٗ و صلے اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں اور گستاخوں کا رد ہے ،،

ایک روشن کرامت

محدث اعظم پاکستان کے تلمیذ ارشد علامہ مفتی مجیب الاسلام نسیم اعظمی مہتمم دار العلوم امجدیہ ادری کا بیان ہے ادری کے مناظرہ کا صدر ایک منہ بند چھپا ہوا وہابی تھا اس نے وقت دینے میں بددیانتی سے کام لینا شروع کر دیا چند بار ایسا ہوا حضرت شیر بیشہ اہلسنت نے گرفت فرمائی اور غضبناک ہو کر فرمایا ”خیانت کرتے ہو تمہاری آنکھیں صلامت نہیں رہیں گی ،، یہ حضرت شیر بیشۂ اہلسنت کی زندہ و روشن کرامت ہے تھوڑے ہی عرصہ بعد اسی کی آنکھیں خیانت کی نذر ہو گئیں اور وہ شخص اندھا ہو گیا۔

بد مذہبوں سے نفرت و قلبی عداوت

کا یہ عالم تھا کہ جب سخت علیل ہوئے تو علاج کے لیے پیلی بھیت سے بریلی شریف حاضر ہو گئے کسی نے ایک طبیب سے علاج کا مشورہ دیا کہ اس کی تشخیص شہرت یافتہ ہے فرمایا وہ بد مذہب تو نہیں ہے کسی نے کہا سخت وہابی ہے فوراً لاحول پڑھتے ہوئے صاف انکار فرما دیا اپنی جان اور صحت تک کی پرواہ نہ کی اور منکر رسالت کے گستاخ سے علاج کرانا مناسب نہ سمجھا۔

محدث اعظم پاکستان سے خصوصی تعلق

صرف اور صرف اس بناء پر تھا کہ وہ مذہب اہلسنت و مسلک اعلیحضرت کے بہت بڑے ستون تھے دونوں ایک ہی فوق کے عالم اور متصلب عالم دین اصول و فروعات میں اعلیحضرت علیہ الرحمۃ کے مسلک حق پر تھے بد مذہبوں کو جس طرح ان دو حضرات نے نیست و نابود کیا اس دور میں اس کی مثال نہیں ملتی مولانا مولوی سید زاہد علی صاحب قادری رضوی پیلی بھیتی پیلی بھیت کے رہنے والے اور حضرت شیر بیشۂ اہلسنت کے محلہ دار تھے وہ پیلی بھیت سے لائلپور جامعہ رضویہ مظہر اسلام میں تعلیم حاصل کرنے آئے تھے دن رات مولانا حشمت علی صاحب کی زبان پر محدث اعظم پاکستان کا خطبہ رہتا تھا شیر بیشۂ سنت فرماتے تھے منظور سنبھلی مدیر ”الفرقان“ سے میں نے بہت مناظرے کیئے اور وہ ہر جگہ ذلیل و رسوا ہوا مگر میدان مناظرہ سے اس کا مستقل فرار یہ کرامت ہے محدث پاکستان مولانا سردار احمد صاحب کی اسی لیے ہم انہیں ابو المنظور

کہتے ہیں محدث پاکستان سے شکست کے بعد آج تک منظور میدان مناظرہ میں نظر نہ آیا اور مناظرہ سے توبہ کرلی۔

آخری تمنا:۔ جب بیماری کی زیادتی ہوئی اور کمزوری حد سے بڑھی تو آپ نے حاضری مدینہ طیبہ کا قصد فرمایا۔ مدینہ منورہ جو دارالامن، دارالایمان اور روحانی جسمانی دارالشفاء ہے جس طرح بھی ہو وہاں کی حاضری نصیب ہو جائے ہوائی جہاز سے جانے کا پروگرام بنایا مگر عمر اور وقت نے وفا نہ کی اگرچہ ظاہری طور پر آپکی یہ آخری تمنا پوری نہ ہوسکی لیکن اس حسرت میں جان دیکر اپنے آقا و مولے صلے اللہ علیہ وسلم کی دائمی و ابدی حاضری کی سعادت حاصل فرمالی۔

انتقال پُرملال:۔ ایمانی غیرت دینی ولولہ مضبوطی عقیدہ و استقامت فی الدین میں آپ کا مقام بہت بلند ہے وہ عظمتِ شانِ رسالت کے نڈر و بے خوف پاسبان تھے ۷۱ سال کی عمر میں ۲۷ محرم ۱۳۸۰ھ میں بیش بہا دینی خدمات اور اعلاء کلمۃ الحق فرمانے کے بعد آپ نے اس دنیائے فانی سے دار جاودانی کو رحلت فرمائی اور پیلی بھیت شریف میں مدفون ہوئے آپکی قبر مبارک سے بزبان حال آج بھی یہ صدا آرہی ہے۔

"سُنیو! سُنی رہنا، سُنی جینا، سُنی مرنا، سُنی اُٹھنا۔ اپنے عقیدہ و مذہب میں کوئی کمزوری کوئی لچک کوئی تبدیلی نہ آنے دینا۔ خبردار! کسی بدمذہب و کسی بدعقیدہ و گستاخ و بے دین سے ہرگز ہرگز رشتہ و یارانہ نہ رکھنا۔ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم۔ ۱۳۸۰ھ

سگ بارگاہ محدث اعظم پاکستان

"الفقیر محمد حسن علی رضوی غفرلہٗ"

نعرۂ حق

از تبرکات مظہر اعلیحضرت شیر بیشۂ اہلسنت مولانا ابوالفتح عبید الرضا محمد حشمت علیخاں صاحب قادری رضوی قدس سرہٗ

اے مسلمانو! اٹھو دین کی حمایت کے لیئے — کوششیں دل سے کرو مذہب و ملت کے لیئے
کوشش کفار ہے دین کی اہانت کے لیئے — غوث اعظم کو پکارو تم اعانت کے لیے

سُنی ام من نعرہ اللہ اکبر میزنم — دم ز ابوبکر عمر عثمان و حیدر می زنم
قادریم نعرۂ غوثِ اعظم میزنم — دم ز شیخ احمد رضا خاں قطب عالم میزنم

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی بھولی بھیڑو بھیڑیوں سے تم بچو — جو کرے توہین اللہ و نبی کی دوستو
اپنے ایمان کی حفاظت ان کے حملوں سے کرو — غوث اعظم ہیں مددیر انکا دامن تھام لو

سُنی ام من نعرۂ اللہ اکبر میزنم

فرض ہے پہلے عقائد کی درستی مومنو! — پھر کرو کوشش نمازوں کے لیئے اے دوستو
مصطفےٰ کے دین پہ ثابت قدم گر تم رہو — انتم الاعلون قول حق غالب سب پہ ہو

سُنی ام من ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مومنو! رب ہے تمہارا خالق ارض و سماء — سُنیو! آقا تمہارے ہیں محمد مصطفےٰ ﷺ
قادریو تم کو مژدہ سر پہ ہیں غوث الورٰی — رضویو خوش ہو کہ حامی ہیں شہ احمد رضا

سُنی ام من ۔۔۔۔۔۔۔

محفلِ میلادِ اقدس مستحب ہے اور ثواب — جو مسلماں اس میں آئے بخشا جائے بے حساب
شرک ٹھہراتا ہے اسکو نجدی خانہ خراب — سُنیو! نجدی سے رکھو احتراز و اجتناب

سُنی ام من نعرہ اللہ اکبر میزنم،

اے عبید قادری محشر سے تجھ کو خوف کیا۔ — جب شفاعت کرنے والے ہیں حبیب کبریا
دو جہاں میں سر پہ ہے سایہ جناب غوث کا — نزع و محشر میں حفاظت کرنے والے ہیں رضا

سُنی ام من ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

از: قاطع بدمذہبیت مولانا محمد حسن علی رضوی بریلوی (میلسی)

الحمد للّٰہ الذی لا الٰہ الا ھو وحدہٗ صدق وعدہٗ ونصر عبدہٗ
واعز اھل الحق وھزم احزاب الباطل الذین ینقضون میثاق اللّٰہ وعہدہٗ
والصلاۃ والسلام علی حبیبہ وخیر خلقہ ومالک ملکہ بتملیکہ العالم
باسرارہٖ من الغیب والشھادہ بتعلیمہ والقاسم الرزقہ بحکمہ سیدنا
ومالکنا ومليكنا وملكنا محمد رسول اللّٰہ الذی لا نبی بعدہٗ والہٖ و
اصحابہ وابنہ الغوث الاعظم واحزابہ وسراج امتہ الامام و
اجبابہ وامام اھل سنتہ المجدد الاعظم العالم بدینہ وکتابہ وعلینا
وعلی سائر اخواننا واخواتنا من اھل سنۃ وجماعتہ المتابعین
بتعظیمہ وادابہ المکرمین عندہٗ امین یا ارحم الرحمین۔

بندہ راقم الحروف فقیر قادری گدائے رضوی عبد النبی الولی محمد حسن علی غفرلہٗ الولی کو شرف بیعت
(اور تحدیث نعمت کے طور پر عرض ہے کہ) بفضلہ تعالیٰ اجازت وخلافت امام اہلسنت محدث اعظم پاکستان شیخ المحدثین
سلطان المناظرین حضرت علامہ ابو الفضل محمد سردار احمد صاحب قادری چشتی رضوی قدس سرہٗ العزیز سے حاصل ہے حضرت
شیر بیشہ اہلسنت مظہر اعلیحضرت مولانا محمد حشمت علیخاں صاحب قادری رضوی لکھنوی علیہ الرحمۃ اور سیدنا محدث
اعظم پاکستان علیہ الرحمۃ الرضوان میں آپس میں جو خلوص و پیار محبت و الفت اور جذبہ تبلیغ سنیت واشاعت
مسلک اعلیحضرت علیہ الرحمۃ کے اعتبار سے جو فکری و نظری ہم آہنگی تھی وہ محتاج بیان نہیں ہے اس حضرت
شیر بیشہ اہلسنت علیہ الرحمۃ اس فقیر بے توقیر کو حضرت محدث اعظم پاکستان علیہ الرحمۃ المنان کا بندہ بارگاہ
سمجھتے ہوئے بہت نوازتے اور عزت افزائی فرماتے اور یہ اسی کا ثمرہ ہے کہ مناظرہ کی یہ عظیم کتاب آپ حضرات کے

ہاتھوں میں ہے بلکہ یہ حضرت شیر بیشہ سنت قدس سرہٗ کی کرامت جلیلہ ہے کہ اپنے صاحبزادہ والا جاہ مولینا
علامہ محمد شاہد رضا خانصاحب سلمہٗ ربہٗ کے ذریعہ اپنے مناظروں کی بہت سی کتابیں اور ریکارڈ شدہ ویڈیو ارسال
کرائیں۔ بلاشبہ اس عارف کامل کی باریک بین نظریں ملاحظہ فرما رہی تھیں ایک وقت میں دشمنان دین فتنہ
وشر کریں گے اور مناظروں میں مسلسل ہارنے اور شکست کھانے کے بعد اپنی فتح ونصرت کی جھوٹی داستانیں
شائع کریں گے تو یہ مواد کام آسکے گا دیابنہ کی یہ پرانی عادت ہے کہ جہاں انہیں استطاعت ہو کھلم کھلا ورنہ
دبے پاؤں بھیگی بلی بن کر دیوبندیت وہابیت کی نجاست وغلاظت پھیلاتے ہیں اور علماء اہلسنت اگر ان
کے رد وابطال کی طرف متوجہ ہوں اور جواب دیں تو الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے کے زیر مصداق فتنہ وشر کا الزام
بھی ان کے سر دھرتے ہیں انگریز مردود اپنی ایسٹ انڈیا اسکیم کے تحت اپنے قدم جمانے اور اپنے جابرانہ فرنگی
اقتدار کو دوام بخشنے کے لیے ضروری سمجھا کہ اس وقت تک برصغیر ہند میں قدم جمانا مشکل ہے جب تک مسلمانوں
کے قلوب سے اُن کے آقا ومولیٰ حضور نبی اکرم رسول محترم صلے اللہ علیہ وسلم وجملہ انبیاء ورسل علیہم السلام
واولیائے عظام محبوبان خدا قدست اسرارھم کی محبت والفت وعقیدت ختم نہ کردی جائے یعنی مسلمانوں کو انکے
سچے اور قدیم دین اور چودہ سو سال پرانے مذہب سے برگشتہ کرنا انگریز کے اولین مقاصد میں سے تھا ان مقاصد
کو حاصل کرنے کے لیے لارڈ میکالے نے جو اصول مرتب کیے ان میں ایک اصول یہ بھی تھا کہ

”مسلمانوں میں ایک ایسی جماعت تیار کرنا جو بظاہر مسلمان ہو اور بباطن گورنمنٹ انگلشیہ
کی وفادار ہو جو حاکم و رعایا میں ترجمان کا کام دے“

دیکھو ”روشن مستقبل صفحہ ۱۴۷ بحوالہ میجر باسو صفحہ ۸۷“

کیونکہ انگریز مردود اس حقیقت سے بخوبی واقف تھا کہ اگر ہم خود حضرات انبیاء ورسل علیہم السلام
یا حضور سید الانبیاء حبیب خدا صلے اللہ علیہ وسلم یا حضرات اولیاء اللہ محبوبان خدا قدست اسرارھم
جن کے مزارات مقدسہ برصغیر ہند میں پھیلے ہوئے ہیں اور مسلمان ان سے والہانہ عقیدت محبت رکھتے ہیں“
کے خلاف تنقیص آمیز الفاظ استعمال کریں گے تو مسلمان ہم سے مزید برہم و برگشتہ ہونگے۔

چنانچہ لارڈ میکالے کے اصول کے تحت ایک ایسی جماعت تیار کردی گئی جو بظاہر مسلمان اور بباطن

گورنمنٹ انگلشیہ کی وفادار و ترجمان تھی اس کام کے لیے جبہ و دستار کی جھرمٹ میں بڑے بڑے جغادری قوم کے سامنے پیش کیے گئے جنہوں نے قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہہ کہہ کر قوم کو فتنہ و انتشار کی بھینٹ چڑھانے اور مسلمانوں کو حضرات انبیاء و اولیاء علیہم السلام و قدست اسرارھم سے برگشتہ کرنے کا اہم فریضہ سرانجام دیا یہ راز دیر تک راز نہ رہ سکا اور اپنے آقا انگریز کا حق نمک ادا کرتے ہوئے جذب و بے خودی کے عالم میں خود بدولت مولوی رشید احمد گنگوہی بایں الفاظ اس کا اعتراف کر گئے۔

"جب میں حقیقت میں سرکار (گورنمنٹ انگلشیہ) کا فرمانبردار رہا ہوں تو جھوٹے الزام سے میرا بال بھی بیکا نہ ہوگا اگر مارا بھی گیا تو سرکار (انگریزی حکومت) مالک ہے اسے اختیار ہے جو چاہے کرے۔"

(تذکرۃ الرشید اول ص ۸۰)

بلکہ یہی نہیں بانی مدرسہ دیوبند مولوی قاسم نانوتوی صاحب کی مستند سوانح عمری سوانح قاسمی نے بھانڈا عین چوراہے میں پھوڑ دیا لکھا ہے:

مدرسہ دیوبند کے کارکنوں اور مدرسین کی اکثریت ایسے بزرگوں کی تھی جو گورنمنٹ (انگلشیہ) کے قدیم ملازم اور حال پنشنر تھے جن کے بارے میں گورنمنٹ (برطانیہ) کو شک و شبہ کی گنجائش ہی نہ تھی؛

(سوانح قاسمی جلد دوم حاشیہ ص ۲۴۷)

قارئین کرام مذکورہ بالا حوالہ جات میں لارڈ میکالے کے اصول میں "وفادار" اور مولوی رشید احمد گنگوہی کے الفاظ میں "فرمانبردار" کے الفاظ ملاحظہ کر کے اس سازش کی کڑیوں کو خود ملا سکتے ہیں کتنی گہری ہم آہنگی ہے بہرحال بات یہیں نہیں ختم ہو جاتی بلکہ انگریز بہادر نے اپنے اس جال کو پھیلانے کے لیئے اپنے پروگرام کو جس طرح وسعت دی اس کے کل پرزے خود بولتے چلے گئے کیونکہ ع جو چپ رہے گی زبان قاتل ہو پکاریگا آستین کا"

مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کے سوانح نگار "تذکرۃ الرشید" میں اس حقیقت کا اعتراف کیئے بغیر نہ رہ سکے لکھتے ہیں؛

"جیسا کہ آپ حضرات (مولوی محمد قاسم و مولوی رشید احمد گنگوہی) اپنی مہربان سرکار (انگلشیہ) کے دلی خیر خواہ تھے تازیست دلی خیر خواہ ہی ثابت رہے۔"

(تذکرۃ الرشید حصہ اول ص ۷۹)

بات یہیں ختم نہیں ہو جاتی ان اعترافات کی داستان بہت طویل ہے ملاحظہ ہو کلام شاعر بزبان شاعر

"ایک شخص نے مجھ (مولوی اشرف علی تھانوی) سے دریافت کیا اگر تمہاری حکومت ہو جاوے تو انگریزوں کے ساتھ کیا برتاؤ کرو گے میں نے کہا کہ محکوم بنا کر رکھیں گے کیونکہ جب حکومت خدا نے دی ہے تو محکوم بنا کر ہی رکھیں گے مگر ساتھ ہی اس کے نہایت راحت و آرام کے ساتھ رکھا جائیگا اس لیے کہ انہوں (انگریزوں) نے ہمیں بہت آرام پہنچایا ہے"

(الافاضات الیومیہ حصہ چہارم ص ۶۹۷ زیر ملفوظ ۱۱۳۶)

بیشک ع نکل جاتی ہے سچی بات منہ سے مستی میں؛

ان واضح حقائق اور روشن شواہد کے ساتھ دیوبندی شیخ الاسلام مولوی شبیر احمد عثمانی کا یہ فراخدلانہ اعتراف بھی سونے کے پانی سے لکھنے کے قابل ہے؛

"دیکھیے حضرت مولینا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ہمارے اور آپ (حسین احمد مدنی وغیرہ) کے مسلم بزرگ و پیشوا تھے ان کے متعلق بعض لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا گیا ہے کہ انکو چھ سو روپیہ ماہوار حکومت (انگلشیہ) کی جانب سے دیئے جاتے تھے"

(مکالمۃ الصدرین ص ۱۲)

ع:۔ مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

بات صرف تھانوی صاحب کو چھ سو روپیہ ماہوار عنایت فرمانے پر ختم نہیں ہو جاتی بلکہ حال ہی میں مولینا محمد حسن نانوتوی کی سوانح حیات منظر عام پر آئی ہے جس کا تعارف مشہور دیوبندی مفتی اعظم محمد شفیع صاحب سابق مفتی دیوبند نے تحریر کیا ہے اسمیں ایک طویل خاموشی کے بعد یہ لرزہ خیز انکشاف فرمایا گیا ہے

"۳۱ جنوری ۱۸۷۵ء بروز یک شنبہ لیفٹیننٹ گورنر کے ایک خفیہ معتمد انگریز مسمی پامر نے اس مدرسہ (دیوبند) کو دیکھا تو اس نے نہایت اچھے خیالات کا اظہار کیا اس کے معائنہ کی چند سطور

درج ذیل ہیں۔

"جو کام بڑے بڑے کالجوں میں ہزاروں روپیہ کے صرف سے ہوتا ہے وہ یہاں (مدرسہ دیوبند میں) کوڑیوں میں ہو رہا ہے جو کام پرنسپل ہزاروں روپیہ ماہانہ تنخواہ لے کر کرتا ہے وہ یہاں (مدرسہ دیوبند میں) ایک مولوی چالیس روپیہ ماہانہ پر کر رہا ہے یہ مدرسہ خلاف سرکار نہیں بلکہ موافق سرکار ممد معاون سرکار (برطانیہ) ہے"

(کتاب مولانا محمد حسن نانوتوی ص ۲۱۷)

ہم نے لارڈ میکالے کے ایک اصول کو مسلمانانِ ہند کے خلاف سازش کی بنیاد بناتے ہوئے یہ بھی لکھا تھا کہ لارڈ میکالے نے جو اصول وضع کیے تھے ان میں ایک یہ بھی تھا کہ ہمیں ایک ایسی جماعت بنانی چاہیے جو ہم میں اور ہماری کروڑوں رعایا کے درمیان مترجم ہو اور حاکم و رعایا میں ترجمان کا کام دے"

چلتے چلتے ایک نظر یہ بھی دیکھ لیجئے کہ مترجم کون تھا اور ترجمان کے فرائض کس کس نے انجام دیئے اور کیا کیا انعام پایا ملاحظہ ہو لکھتے ہیں۔

"مولانا محمد احسن نانوتوی نے دہلی کالج میں انگریزی بھی پڑھی تھی۔ مولانا محمد احسن نے سر سید احمد خاں کی فرمائش پر گاڈفری ہیگنس کی کتاب کا انگریزی سے اردو ترجمہ کیا۔ مولانا محمد احسن نے نیچرل فلاسفی پر ایک مضمون لکھا تھا جو مسٹر ٹیلر پرنسپل دلی کالج کی نگرانی میں دو مرتبہ شائع ہوا۔

(کتاب مولانا محمد احسن ص ۲۵)

ترجمان و مترجم کی تلاش کے بعد یہ بھی معلوم کرتے چلئے کہ ان مترجمین کو اس سستے زمانہ میں کتنا بھاری معاوضہ ملتا تھا اس راز کو مولوی مناظر احسن گیلانی نے سوانح قاسمی میں بڑی صفائی سے کھول دیا لکھتے ہیں۔

"ایک کتاب کے عربی ترجمہ کے لیے تین ۳ ہزار روپے کی منظوری دی گئی"

(سوانح قاسمی جلد اول ص ۹۹)

پھر لکھتے ہیں "اگر ترجمہ ایسا ہوتا جو سمجھ میں نہ آتا تو اس کی تشریح کے لیے مترجم کو معقول تنخواہ پر رکھ لیا جاتا"

(سوانح قاسمی جلد نمبر ۱ ص ۹۹)

مذکورہ بالا تاریخی حقائق اور منہ سے چیختے ہوئے روشن شواہد سے یہ حقیقت بخوبی کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ انگریز نے یہ اپنی من پسند ترجمان وفادار جماعت اکابر دیوبند سے منتخب کی تھی اور اس فوج کو تیار کرنے کے بعد عظمت و شان رسالت و نبوت اور رفعت حبیب کبریا صلے اللہ علیہ وسلم پر تابڑ توڑ حملے ہونے لگے مسلمانوں کے قلوب سے حضرات اولیاء اللہ و محبوبان خدا کی محبت و الفت کو نکالنے کے لیے شرک و بدعت کے فتووں کی گولہ باری ہونے لگے اور انگریز مردود کی اس اسکیم پر باقاعدہ عمل شروع ہو گیا کہ برصغیر ہند میں قدم جمانے کے لیے اور مسلمانوں پر حکمرانی کرنے اور اپنے اقتدار اعلیٰ کو دوام بخشنے کے لیے ان کے قلوب سے انبیاء و اولیاء کی محبت و عقیدت کو تلف کر دیا جائے اس حقیقت کی روشنی میں آیئے دیکھتے ہیں کہ علمائے دیوبند نے جو اسلام پیش کیا اس میں ایک نبی و رسول کا کیا مقام ہے اور حبیب خدا سید الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کی کیا حیثیت ہے ملاحظہ ہو

زبان میری ہے بات ان کی"

- "اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ ایک حکم کُن سے چاہے تو کروڑوں نبی اور ولی جن اور فرشتہ جبرئیل اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے برابر پیدا کر ڈالے"۔۔۔۔ (تقویۃ الایمان ص ۳۶)

"رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔۔۔۔۔ (تقویۃ الایمان ص ۴۱)

- "جو بشر کی سی تعریف ہو سو ہی کرو سو اس میں بھی اختصار ہی کرو" (تقویۃ الایمان ص ۴۱)
- "جیسا ہر قوم کا چودھری اور گاؤں کا چودھری یا زمیندار ان معنوں میں ہر پیغمبر اپنی امت کا سردار ہے"۔۔۔۔۔ (تقویۃ الایمان ص ۴۸)
- ہر مخلوق (خواہ نبی و رسل ہوں) بڑا ہو یا چھوٹا اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے

(تقویۃ الایمان ص ۱۵)

- انبیاء و اولیاء امام زادہ پیر شہید جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی۔۔۔۔۔ (تقویۃ الایمان ص ۲۸)
- جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں" (تقویۃ الایمان ص ۴۹)

حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے متعلق لکھا کر معاذ اللہ۔

• "میں بھی ایک روز مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں" (تقویۃ الایمان صفحہ ۴۱ از مولوی اسمٰعیل دہلوی)

اس کتاب تقویۃ الایمان اور اس کے مصنف مولوی اسمعیل دہلوی کے متعلق، مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی لکھتے ہیں:

• "مولوی اسمٰعیل قطعی جنتی ہیں" (فتاوٰے رشیدیہ صفحہ ۲۵۲)

• کتاب تقویۃ الایمان نہایت عمدہ کتاب ہے اس کا رکھنا اور پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام ہے

(فتاوٰے رشیدیہ صفحہ ۳۵۱)

اس طرح مولوی رشید احمد نے مولوی اسمٰعیل دہلوی کے جملہ خرافات کی ذمہ داری قبول کر لی اور خود خود لکھتے ہیں:

• حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو نہیں معلوم کہ .... کیا کیا جاوے گا میرے ساتھ اور تمہارے"

(فتاوٰے رشیدیہ صفحہ ۳۳۴)

• لفظ رحمۃ للعالمین صفت خاصہ رسول اللہ علیہ وسلم کی نہیں ہے۔ فتاوٰی رشیدیہ صفحہ ۹ جلد ۲

• عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا بایں معنٰی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔ (تحذیر الناس صفحہ ۳ از مولوی قاسم نانوتوی)

• اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا

(تحذیر الناس صفحہ ۲۴ از نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند)

• انبیاء اپنی اُمت سے اگر ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی ہو جاتے بلکہ بڑھ جاتے ہیں

(تحذیر الناس صفحہ ۵)

• بالجملہ کذب کو منافی شان نبوت بایں معنٰی سمجھنا کہ یہ معصیت ہے، اور انبیاء علیہم السلام معاصی سے معصوم ہیں خالی غلطی سے نہیں" (بحوالہ تصفیۃ العقائد صفحہ ۲۵/۲۸ از قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند)

• "بعض علوم غیبیہ میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمر بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔"

(حفظ الایمان مصنفہ مولوی اشرف علی تھانوی صفحہ ۸)

• "شیطان اور ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے" (براہین قاطعہ صفحہ ۵۱ از مولوی خلیل انبیٹھوی)

خلاصہ کلام

قارئین کرام غور فرمائیں دیوبندی وہابی دھرم میں نبی و رسول (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کا کیا مقام ان کے نزدیک معاذ اللہ ثم معاذ اللہ نبی و رسول اور محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جن کے برابر اللہ تعالےٰ کروڑوں پیدا کر سکتا ہے نبیوں، رسولوں کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا اُن کی تعریف محض عام بشر جتنی بلکہ اس سے بھی کم کرنی چاہیئے نبی و رسول محض گاؤں کے چودہری اور زمیندار کے معنوں میں پیغمبر ہوتے ہیں نبی و رسول اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہیں انبیاء و اولیاء بندے عاجز اور بھائی ہیں معاذ اللہ ثم معاذ اللہ وہ مر کر مٹی میں مل جاتے ہیں،

انبیاء و رسل علیہم السلام بلکہ سید الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کو پتہ تک بھی خبر نہیں کہ ان کے ساتھ قیامت کے دن کیا کیا جاویگا قرآن کریم میں خاتم کا معنی آخری نبی نہیں اور اس معنی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اور نبی پیدا ہو تو خاتمیت میں فرق نہیں آتا انبیاء اپنی اُمت سے علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں عمل میں امتی بڑھ جاتے ہیں کذب منافی شانِ نبوت نہیں معاذ اللہ۔ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کا خداداد علم غیب صبی و مجنون حیوانات و بہائم جیسا ہے شیطان اور ملک الموت کو پوری زمین کا علم غیب ہے، اور یہ بات نص قرآنی سے ثابت ہے لیکن حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ماننا شرک ہے اَلْعِیَاذُ بِاللّٰہِ تعالےٰ۔

مقام غور و فکر ہے جن بے ادبوں گستاخوں کے ایسے ناپاک و مردود عقیدے ہیں منصب نبوت اور مقام رسالت کا قطعاً یقیناً دشمن ہے اور بلاشبہ یہ گستاخیاں، بے ادبیاں مسلمانوں کے قلوب سے انبیاء و رسل علیہم

السلام کی عظمت و محبت مٹانے کے لیے انگریز مردود کی آل انڈیا سکیم کا ہی ایک حصہ ہیں ورنہ ہر ذی فہم و شعور جانتا ہے ایسے عامیانہ دسوقیانہ خرافات دنیا کے کسی بھی مذہب کے پیرو لے اپنے مذہب کے بانی و قائد کے متعلق نہیں کہیں۔ مگر چونکہ یہ گمراہ گر محض ایک کٹھ پتلی کا کردار ادا کر رہے ہیں اس لیے انہوں نے اپنے آقاؤں کا حق نمک ادا کیا لیکن اللہ تعالٰی نے ہر دور میں اپنے دین کی نصرت اور اپنے پیارے رسولوں اور نبیوں کی عظمت و تقدس کے تحفظ کے لیے علماء ربانین کو پیدا فرمایا جنہوں نے ہر دور میں بے ادبوں گستاخوں کا منہ بند کیا اور محبوبانِ خدا کی عظمت کا پرچم بلند کیا اس صدی میں حضور سرکار اعلیحضرت مجدد دین و ملت مولانا شاہ احمد رضا خانصاحب قادری فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ اور آپکے خلفاء و تلامذہ اور علمائے اہل عہد میں نائب اعلیحضرت محدث اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد صاحب قدس سرہٗ اور مظہر اعلیحضرت شیر بیشۂ اہلسنت مولینا ابوالفتح عبید الرضا محمد حشمت علیخاں صاحب قادری رضوی لکھنوی قدس سرہٗ جیسے اکابر کرام نے دشمنانِ دین اور باغیانِ سلطنت مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کا منہ بند کیا اور ان کے ناپاک مردود عزائم کو خاک میں ملایا اور خدام و عشاق رسول کو ایک ولولہ تازہ دیا۔ برصغیر ہند کے گوشہ گوشہ میں ان کے نعرہ حق کی گونج سنی جاتی ہے ان کے علم و فضل کی ہیبت سے مخالفین و معاندین کو میدان مناظرہ میں آنے کی جرأت نہ ہوتی تھی اور جو سامنے آئے وہ ذلت آمیز شکست و رسوائی سے دوچار ہوئے اور مدت العمر شکست و فرار ان کا مقدر رہا۔

کچھ مناظرہ سلانوالی کے بارے میں

یہ مناظرہ ذی الحجہ ۱۳۵۵ھ میں سلانوالی ضلع سرگودہا پنجاب میں ہوا تھا ابتدائی بحث مولوی منور الدین شاگرد رشید مولوی حسین علی واں بھچروی اور شیخ الاسلام مخدوم اہلسنت حضرت علامہ مولینا حافظ محمد قمر الدین صاحب سیالوی مدظلہ العالی سجادہ نشین سیال شریف جو سابق مرکزی صدر جمعیت العلماء پاکستان کے درمیان ہوئی اور پھر مولوی منور الدین اور مولوی حسین علی واں بھچروی کے مولوی احمد علی لاہوری امیر انجمن خدام الدین لاہور کی وساطت سے اپنی ذلت و شکست کا بدلہ لینے کے لیے منظور مفرور سنبھلی کو بلوایا اور شیخ الاسلام خواجہ محمد قمر الدین صاحب مدظلہ العالی نے مظہر اعلیحضرت شیر بیشۂ اہلسنت مولینا علامہ ابوالفتح

عبید الرضا محمد حشمت علیخاں صاحب قادری رضوی لکھنوی قدس سرہٗ العزیز کو مدعو کیا بے چارہ ذلتوں کا مارا منظور مفرور آ اسلیئے گیا کہ اس کو گمان غالب یہ تھا کہ شیر بیشۂ اہلسنت مولانا حشمت علیخاں صاحب پنجاب سرگودہا کے اس خالص دیہی علاقہ اور چھوٹے سے قصبہ میں ہرگز ہرگز تشریف نہ لائیں گے اور میں منظور اندھوں میں کانا راجہ بن بیٹھوں گا مگر اس کی امیدوں پر پانی پھر گیا اور سنہرے خواب سر دھرے گئے امام المناظرین شیر بیشۂ اہلسنت مولانا محمد حشمت علیخاں صاحب علیہ الرحمۃ اور نائب اعلیحضرت سلطان المناظرین مولانا محمد سردار احمد صاحب محدث بریلوی بحیثیت مدرس دار العلوم منظر اسلام بریلی شریف اور دیگر علماء کرام تشریف لے آئے اور مولوی سنبھلی کو وہ شرمناک و ذلت آمیز شکست ہوئی جو اسے تاحیات یاد رہے گی مناظرہ سلانوالی کی مفصل روئیداد اسی زمانہ میں چھپ کر ملک بھر میں تقسیم ہوئی تو مناظرہ کے پورے چار ماہ بعد دیوبندیوں کے منہ میں بھی پانی آیا اور اپنی شکست و ذلت کا نشان مٹانے اور اپنے ہارے ہوئے مناظر کو فتح مند ثابت کرنے کے لیے ایک من گھڑت جھوٹی داستان "هو الظفر المبين" کے نام سے شائع کردی اور اپنی نام نہاد فتح مبین گھڑت نصرت کا ڈھنڈورا پیٹ دیا۔

اور مقام تعجب ہے کہ اس مناظرہ کے پورے ۴۴ سال بعد ملتان کے ایک دیوبندی مکتبہ مجیدیہ نے اس جھوٹی روئیداد کو دوبارہ شائع کردیا حالانکہ سلانوالی کا بچہ بچہ منظور مفرور کی ذلت و شکست کی شہادت دے رہا ہے اور اس مناظرہ میں شریک بکثرت لوگ آج بھی موجود ہیں جو مولوی منظور سنبھلی کی بے بسی و بے کسی کی گواہی دیتے ہیں لیکن مکتبہ مجیدیہ نے ۴۴ سال بعد گھر بیٹھے مولوی منظور کو مناظرہ کا چیمپئن قرار دیدیا حالانکہ یہ ایک حقیقت واقعی ہے کہ مولوی منظور سنبھلی مولینا محمد حشمت علی خانصاحب کا ایک لقمہ بھی نہیں اور انکے نام کی ہیبت سے بدکتا اور بھاگتا ہے سلانوالی کے اس مناظرہ میں بحیثیت طالب علم استاذ العلماء علامہ عطا محمد صاحب بندیالوی بھی شریک تھے ان کا بیان ہے۔

"بے شمار علماء کا اجتماع تھا طرفین کے بڑے بڑے علماء موجود تھے اہلسنت کی طرف سے مولانا حشمت علی مرحوم کو مناظر مقرر کیا گیا اور اہل تنقیص کی نمائندگی مولوی منظور نعمانی کر رہے تھے اس دوران میں جب کبھی علماء کے درمیان کسی مسئلہ پہ بحث ہوتی

شیخ الحدیث مولانا محمد سردار احمد صاحب باوجود صغر سنی کے سب پر چھائے ہوئے ہوتے

(ہفت روزہ محبوب حق ۳۱ر دسمبر سنہ ۱۹۶۳ء صد ۳۲)

بیان مولینا علامہ عطا محمد صاحب بندیالوی

شاید کتب خانہ مجیدیہ کے مالکان کو یہ معلوم نہیں کہ مظہر اعلیحضرت مولینا حشمت علیخان صاحب وُہ ہیں جن کے نعرہ حق سے یو۔ پی، سی، پی، بہار بنگال برما، پنجاب، بمبئی، گجرات، کاٹھیاواڑ میں بلند ہو بے دینوں کے قلعے لرز رہے ہیں جن کے نام کی ہیبت سے ہر بدعقیدہ کانپ اٹھتا ہے مولوی منظور تو ہے کس شمار و قطار میں ان کے چھوٹے بڑے مناظرین مولوی یاسین خام سرائی مولوی عبدالشکور کاکوری مولوی شبیر احمد عثمانی، انور کاشمیری، مولوی محمد حسین راندھیری، مولوی ابراہیم راندھیری، مولوی مرتضے حسن دربھنگی چاندپوری، اشرف علی تھانوی، خلیل احمد انبیٹھوی سب ہی تو شیر بیشہ سنت مولانا حشمت علی خانصاحب سے شکست و فرار کی ذلت اٹھائے ہوئے ہیں اور شیر رضا کی شمشیر رد و ابطال کا زخم کھائے ہوئے ہیں

ہلدوانی منڈی، نینی تال، بمبئی، پادرہ، بڑودہ، لاہور، سنبھل، مراد آباد، زنگوں والے گاؤں، ناسک سلانوالی سرگودہا، جہلم، شہر سلطان، مظفر گڑھ، راندھیر سورت، نوساری سورت، ابوہر منڈی، ضلع فیروزپور بھیمڑی ضلع تھانہ، موراواں ضلع اناؤ، بتھر گیا، ادری اعظم گڑھ، بہرائچ، بسڈیلہ بستی، بعدسہ فیض آباد، دتان شریف کے مناظروں میں جو حشر مخالفین معاندین کا ہوا اس سے سبھی واقف ہیں روئیدادیں موجود ہیں دونوں طرف کی روئیدادوں کی مطابقت کی جاسکتی ہے"

امام اہلسنت سیدی سندی حضرت قبلہ محدث اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد صاحب قدس سرہ کا بیان ہے کہ قیام پاکستان سے قبل احمد آباد گجرات سے واپسی پر فقیر اور حضرت مولینا حشمت علی خان صاحب واپس بریلی شریف آرہے تھے کہ مولانا حشمت علی خان صاحب کو معلوم ہوا کہ صدر دیوبند مولوی حسین احمد ٹانڈوی بھی اسی گاڑی میں گاندھی جی کے ساتھ سیکنڈ کلاس کے ڈبہ میں بیٹھے ہیں الشہاب الثاقب کی خباثتوں کے باعث حضرت مولینا حشمت علی خان صاحب سخت برہم تھے اور اس نام کے مدنی کی تلاش میں تھے جب مولانا کو یہ معلوم ہوا تو سیدھے اس کے ڈبہ میں تشریف لے گئے اور گاندھی جی کی موجودگی میں اس پر اعتراضات کی بوچھاڑ کی

ورنہ جناب جو کہ حضرت الملاذ پناہ ... پر مجبور ہوا اور ... صاحب ... گو اللہ کی ... [illegible]

حضرت محدث اعظم پاکستان قدس سرہ ... سے ... بیان فرمایا

فرماتے تھے چھپکلی زدہ مسلمانو ... کا مولوی ... اگر ... [illegible]

مبہوت کھڑا تھا مناظرہ سلانوالی کے ناشرین کو شاید علم نہیں کہ یہ مظہر اعلیحضرت مولانا حشمت علیخاں صاحب اور نائب اعلیحضرت مولانا محمد سردار احمد صاحب ہی تھے جو دیوبند ... اور ... گیٹ پر ... کر نعرہ حق بلند فرمایا۔

آؤ مدرسین آؤ آؤ مناظرین آؤ آؤ شیخ الحدیث آؤ صفیں بنالو اور جواب دو چند منٹ میں تین سو سوالات کیئے مگر کسی میں سامنے آنے کی جرأت نہ ہوئی آج کتب خانہ مجیدیہ ۴۲ سال بعد کیا کو یہ باور کرانے چلا ہے کہ سلانوالی میں مولانا حشمت علیخاں صاحب ہار گئے تھے اور مولوی منظور سنبھلی جیت گئے اور انکی شائع کردہ روئیداد واقعی سچی ہے

دیوبندی روئیداد میں ہے کیا-؟

یہ محض کذب و افترا و دجل و فریب کا مجموعہ ہے جس کی بنیاد خیانت اور بے ایمانی پر رکھی گئی بلاشبہ یہ نام نہاد روئیداد محض من گھڑت ہے اور حقیقت کا منہ چڑانے کے لیے لکھی گئی ہے

آئیے! اس دیوبندی روئیداد کی دیانت کا اور امانت کا تجزیہ کریں:-

نمبر۱: یہ مناظرہ ۱۵ر ذی الحجہ سنہ ۱۳۵۵ھ کو ہوا اور اس مناظرہ کی یہ دیوبندی اندھی روئیداد اہلسنت کی روئیداد چھپنے کے چار ماہ بعد ربیع الاول ۱۳۵۵ء میں محض حقیقت کا منہ چڑانے کے لیے شائع کی گئی اگر اس مناظرہ میں فی الواقع دیوبندی فتح مند ہوئے ہوتے تو اہلسنت کی روئیداد سے پہلے ذی الحجہ ہی میں روئیداد شائع کرتے،

نمبر۲: روئیداد کا مرتب کسی نام نہاد مولانا عطاء اللہ قاسمی کو ظاہر کیا گیا ہے جبکہ اس کے حقیقی مرتب بلکہ مصنف خود مُلّاں منظور مفرور ہے کیونکہ انداز بیان کے اعتبار سے ہم منظور مفرور کی تحریر سے

واقف ہیں، منظور اپنی تحریر کی ابتداء بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے بعد حمداً وسلاماً سے کرتا ہے ایسا ہی اس روئیداد کے صفحہ نمبر ۲ پر حمداً وسلاماً لکھا ہوا ہے ایسا مناظرہ بریلی کے دیوبندی روئیداد میں لکھا ہے

نمبر ۳:۔ روئیداد میں اگرچہ مولوی عطاء اللہ قاسمی کو مرتب ظاہر کیا گیا لیکن اس روئیداد کے صفحہ نمبر ۶ پر وہ خود لکھتے ہیں"

"ہم اپنے عنایت فرما دوست جناب عنایت الٰہی صاحب بی اے گوجرانوالہ کے شکر گزار ہیں کہ آپ ایک اعلیٰ درجہ کے زود نویس ہیں اور تقریروں کے قلمبند کرنے میں آپ کو خاص مہارت ہے آپ اس مناظرہ میں شریک تھے اور آپ نے فریقین کی پوری پوری تقریریں قلمبند کی تھیں"

اس سے صاف ظاہر ہے کہ روئیداد کے مرتب عنایت الٰہی گوجرانوالوی ہے،۔

نمبر ۴:۔ اس من گھڑت اور مبنی بر خیانت روئیداد میں ذاتی تصرف اور بعد کے اضافہ کا پتہ اس سے چلتا ہے کہ روئیداد کا مرتب اپنی اس روئیداد کے صفحہ نمبر ۵ پر اعتراف کرتا ہے کہ۔

"کہ حضرت مولانا محمد منظور صاحب نعمانی مدظلہ نے اپنی آخری تقریر میں علامہ ابن قیم کے متعلق فرمایا تھا کہ حضرت علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی بہت زیادہ تعریف کی ہے اور ان کی عظمت و جلالت کا اعتراف نہایت شاندار الفاظ میں کیا ہے لیکن وہاں حضرت علی قاری کی وہ عبارت پیش نہیں ہوئی تھی ہم مولینا (منظور) ممدوح ہی سے اصل عبارت حاصل کر کے فائدہ کے لیے یہاں درج کرتے ہیں"

اس سے ثابت ہوا کہ روئیداد میں دلپسند اضافہ کیا گیا جو حوالہ جات منظور مناظرہ میں نہ دے سکا تھا بعد میں اضافہ کیا گیا ہے اس طرح روئیداد کو حقیقی واقعی اور سچی روئیداد کیونکر کہا جاسکتا ہے،

نمبر ۵:۔ چونکہ دیوبندی مرتبین روئیداد کو اپنی خیانت و بے ایمانی اور صریح دروغگوئی کا یقین تھا اس لیے اپنی اس روئیداد میں بڑی پشیمانی سے لکھا ہے،،

"ہم نے ہر فریق کے دلائل اور مناظر کی تقریروں کو کامل دیانتداری سے پیش کرنے کی پوری سعی کی ہے۔

اس پر بھی جو کوتاہی رہ گئی ہو اس کے لیے بھی ہم اپنے پروردگار سے عفو خواہ ہیں"

(روئیداد صـ ۱۴۴)

نمبر ۶:۔ روئیداد کے متعصب مرتب کی جانبداری یہیں سے واضح ہے کہ اس نے مولوی منظور سنبھلی کو تو جگہ جگہ حضرت مولینا محمد منظور نعمانی مدظلہ لکھا ہے، دیکھو صفحہ ۵، ۶، ۷، ۸، ۱۴، ۸۰، ۱۰۲، ۱۱۴، ۱۴۴، وغیرہ لیکن اس نام نہاد روئیداد میں شیر بیشۂ اہلسنّت مولینا محمد حشمت علی خان صاحب قادری رضوی علیہ الرحمۃ کو محض مولوی حشمت علی صاحب لکھا ہے، اور اوّل سے آخر تک کسی ایک جگہ بھی حضرت مولانا حشمت علیخاں صاحب مدظلہ نہیں لکھا جس سے ان کا اندرونی بغض و عناد اور ظاہری و باطنی جانبداری واضح ہے:۔

نمبر ۷:۔ جانبداری اور عناد کی ایک بڑی دلیل یہ بھی ہے کہ حضرت شیر بیشۂ اہل سنت علیہ الرحمۃ کی تقریریں چھوٹی چھوٹی اور ادھوری نقل کی گئی ہیں جبکہ منظور سنبھلی کی تقریر لمبی چوڑی اور نئے اضافہ کے ساتھ درج کی گئی ہیں دیکھئے مولوی منظور کی پہلی تقریر صفحہ نمبر ۸ سے صفحہ نمبر ۱۲ تک درج ہے اور اس کے جواب میں مولینا حشمت علی خان صاحب کی تقریر ۱۲ نصف سے لیکر صفحہ نمبر ۱۴ نصف تک یعنی صرف دو صفحات پر مشتمل ہے مولوی منظور کی دوسری تقریر صفحہ نمبر ۱۴ سے صفحہ نمبر ۱۹ تک درج ہے جبکہ مولینا حشمت علی خان صاحب کی تقریر صفحہ نمبر ۱۹ کی پانچ سطر کے بعد صفحہ نمبر ۲۲ نصف تک ہے، مولوی منظور کی تیسری تقریر صفحہ نمبر ۲۲ نصف سے شروع ہو کر صفحہ نمبر ۲۷ تک پھیلی ہوئی ہے اور مولینا حشمت علی صاحب کی تقریر صفحہ نمبر ۲۷ کی چار سطروں کے بعد صفحہ نمبر ۳۰ کی صرف دو سطروں پر ختم ہو جاتی ہے یہ سلسلہ آخر تک خیانت اور بے ایمانی کے سہارے چلا جا رہا ہے مولوی منظور کی بڑی بڑی لمبی تقریریں درج ہیں جبکہ مولانا حشمت علی صاحب کی نہایت مختصر اور ادھوری تقریر درج کی گئی ہیں:۔

نمبر ۸:۔ دیوبندی روئیداد کا خائین مرتب صفحہ نمبر ۷ پر اعتراف کرتا ہے:۔

"کبھی ایسا بھی ہوتا تھا کہ فریقین کی بعض تقریروں میں کوئی نئی بات نہیں ہوتی تھی صرف پہلی ہی باتوں کی تکرار یا توضیح و تشریح ہوتی تھی

ہم نے ہر فریق کی ایسی تقریروں کو نظر انداز کر دیا ہے

اس کے علاوہ اور تقریروں سے بھی ہم نے بلافائدہ تکرار کو حذف کر دیا ہے یہاں یہ تبلادینا

ہمارا فرض ہے کہ غیر ضروری تکرار زیادہ تر مولوی حشمت علی صاحب کی تقریروں میں

ہوتی تھی،

(روئیداد صـ۷)

سب سے پہلے تو دریافت طلب بات یہ ہے کہ مناظرین کی تقریروں کو حذف اور نظر انداز کرنے والا مرتب کون ہوتا ہے اور اس کو کیا حق تھا کمی بیشی کرے دوم یہ کہ ایک ہی چیز کو دوبارہ سہ بارہ بیان کرنے پر چلو مرتب نے بعض باتوں کو چھوڑ دیا لیکن مرتب کو یہ حق کس نے دیا کہ وہ تقریروں کی توضیح اور تشریح کو بھی نظر انداز و حذف کرتا پھرے، جبکہ مرتب نے مولوی منظور کی ایک بات کو بار بار نقل کیا ہے مثلاً مولوی منظور نے علم غیب کے متعلق سیدنا اعلیحضرت امام اہلسنت علیہ الرحمۃ کا ایک حوالہ الدولۃ المکیہ سے صـ۸ پر نقل کرنے کے بعد صفحہ نمبر ۱۲، ۶۹، ۱۳۰، ۱۳۱ وغیرہ پر بھی بار بار الدولۃ المکیہ کا حوالہ دیا ہے، اور مرتب نے بڑی خوشی سے اس کو بار بار نقل کیا ہے اور اس کے علاوہ بھی منظور مفرور کی بہت سی باتوں کو جو وہابیت کے وزن پر پوری اترتی تھیں بار بار نقل کیا ہے اور بالخصوص مولوی منظورہ کا پڑھا ہوا یہ شعر تو بہت بار بار نقل کیا ہے ؎

تو دشنام دہ من دعا میکنم،

اس سے ثابت ہوا، اس روئیداد میں کھلم کھلا جانبداری اور خیانت سے کام لیا گیا ہے مرتب نے صـ۷ ہی پر یہ بھی لکھا ہے کہ،

"تکرار زیادہ تر مولوی حشمت علی صاحب کی تقریروں میں ہوتی تھی نیز مولوی حشمت علی صاحب کی تقریروں میں بعض اوقات اس قدر سوقیت (بازاری پن) ہوتا تھا اور اتنی غلیظ اور متعفن گالیاں ہوتی تھیں جن کو انسانی شرافت برداشت نہیں کر سکتی، جواباً عرض ہے،

کہ اگر واقعی ایسا ہوتا تو ان گالیوں کو آپ نے کیوں حذف کیا آپ کو زیادہ فائدہ تو اس سے ہوتا کہ آپ ان (معاذ اللہ) غلیظ گالیوں کو بِن وعن نقل کرتے، دریافت طلب امر یہ ہے کہ کیا وہ دیوبندیوں کو ماں بہن

بہو بیٹی کی گالیاں دیتے تھے؟

نہیں بلکہ مولانا محض شرعی حکم بتلانے کے طور پر مرتد و بے دین و بے ادب گستاخ جیسے الفاظ استعمال فرماتے تھے اس کے باوجود مولانا مرحوم کے سخت الفاظ تقویۃ الایمان، تحذیر الناس، حفظ الایمان براہین قاطعہ کی عبارات جیسے گستاخانہ و غلیظ تو ہونے سے رہے بہر حال ان حقائق سے مصنف کی بدیانتی و جانبداری کا پتہ چلتا ہے،

نمبر ۹:- دیوبندی روئیداد کے مرتب نے ایک جگہ صفحہ نمبر ۵۸ پر مولانا حشمت علیخان صاحب کی تقریر یہ بہانا بنا کر اپنی مرضی سے ختم کر دی کہ

"نویں دسویں آیت کے متعلق ذاتی وعطائی کی بحث کی جو پہلی تقریروں میں آچکی ہے ہم اس کا اعادہ فضول سمجھتے ہیں اور اسی پر مولوی حشمت علی صاحب کی تقریر ختم ہو گئی"

چلو صاحب چھٹی ہوئی جب آیات کی وضاحت پر مشتمل تقاریر بھی مولانا حشمت علی صاحب کی ناگوار تھیں تو پھر اس روئیداد میں ساری مولوی منظور ہی کی تقریریں درج کر دینی تھیں اور لکھ دیتے کہ ہم مولانا حشمت علی کی تقریروں کو فضول سمجھتے ہیں

ایک طرف یہ حال ہے کہ مولانا حشمت علیخاں صاحب کی آیات قرآنیہ پر مشتمل تقاریر بھی روئیداد میں درج نہیں کی گئیں اور دوسری طرف مولوی منظور کی خارجی اور قطعی غیر متعلق باتیں بھی درج کر دی گئی ہیں ملاحظہ ہو مولوی منظور خود کہتے ہیں

"خیر یہ تو آپ کی خارجی باتوں کا جواب تھا مجھے افسوس ہے کہ میرا بہت کافی وقت ضائع ہو گیا"

(روئیداد صـ۱۷)

ان حقائق اور واضح جانبداری کی موجودگی میں کون اس روئیداد کو صحیح تسلیم کریگا؟

نمبر ۱۰:- ایک طرف تو اس دیوبندی روئیداد کے کذاب و خائنین و جانبدار مرتب نے ایڑی چوٹی کا زور لگا کر یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ مولانا حشمت علی صاحب مولوی منظور کی کسی بات کا معقول و مدلل جواب نہ دے سکے صحیح تاویل نہ کر سکے ان کی تقریروں میں معاذ اللہ غلیظ گالیاں تھیں

تکرار بھی بازاری پن تھا۔ غیر ضروری باتیں تھیں وغیرہ وغیرہ اس کے برعکس مولوی منظور سنبھلی خود اعتراف کرتے ہیں کہ"

"مجھے اس سے انکار نہیں کہ میرے فریق مقابل مولوی حشمت علی صاحب نے بھی اس کی کوشش کی کہ میرے دلائل و براہین کا جواب دیں اور ہر ہی دلیل کے متعلق انہوں نے کچھ نہ کچھ ضرور کہا۔"

(روئیداد ص ۱۳۶)

مولوی منظور کے اس اعتراف و اقرار کے باوجود مرتب روئیداد کا انکار بے ایمانی اور دجل و فریب کاری اور تعصب پر مبنی ہے"

نمبر ۱۱۔ یوں تو مرتب اور دیوبندی مناظر دونوں نے مولانا حشمت علی خاں صاحب کی طرف سے فضول باتیں اور خلط مبحث کا بار بار رونا رویا ہے اور روئیداد کے صفحہ نمبر ۱۴۱ پر لکھا ہے۔

"جب مولانا حشمت علیخاں صاحب حفظ الایمان و براہین قاطعہ کی عبارات (جو علم غیب ہی سے متعلق ہے) پر بحث کرنے لگے تو مولوی منظور کھڑے ہوگئے اور آپ نے مولوی حشمت علی صاحب کی تقریر پر مداخلت کرتے ہوئے پر زور طریقہ پر کہا جناب .... آپ ایک بالکل نئی بحث شروع کر رہے ہیں آپ اس آخری تقریر میں ہرگز اس قسم کی کوئی نئی بحث کرنے کے مجاز نہیں۔"

(روئیداد ص ۱۴۱)

لیکن اس کے برعکس عین تقریر کے دوران سنبھلی صاحب کی مداخلت اور اپنی بحث سے قطعی غیر متعلق کتاب معرکۃ القلم کے جواب کا مطالبہ کس طرح جائز ہیں؟

ایک تو مولوی منظور اس روئیداد کے مطابق مولانا حشمت علی صاحب پر خلط مبحث کا الزام لگا رہے ہیں اور ساتھ ص ۱۴۳ و ص ۱۴۴ اپنی کتاب معرکۃ القلم کے جواب کا بار بار مطالبہ کر رہے ہیں یہ کیا مناظرہ ہے؟ اور جب مولانا حشمت علی خان صاحب مولوی منظور کی قابل فخر اور بزعم خود ناقابل تسخیر کتاب معرکۃ القلم جواب منہ پر مارتے ہیں تو کہا جاتا ہے کہ یہ تو آپ کی طرف سے نہیں بلکہ مولوی سردار احمد گورداسپوری مدرس مدرسہ رضاخانیہ بریلوی کی طرف سے ہے گویا منظورہ کے نزدیک امام اہلسنت محدث اعظم پاکستان

استاذ الاساتذہ مولینا محمد سردار احمد صاحب صدر المدرسین و شیخ الحدیث دار العلوم بریلی شریف کا جواب منظور نہیں وہ اپنی ہر بات کا جواب عین مناظرہ میں اپنی کتاب کا رد مولینا حشمت علی صاحب سے مانگتے ہیں حالانکہ میدان مناظرہ میں کتابوں کے جواب کا کون سا موقع تھا؟ غالباً محدث اعظم امام اہلسنت قدس سرہٗ کا جواب اسلئے منظور کو نامنظور تھا کہ بریلی کے مناظرہ میں انہوں نے منظور کا ناطقہ بند کر دیا تھا اور وہاں سے منظور مفرور کو اپنے ہاتھ سے غلط الفاظ پر مشتمل کٹی ہوئی تحریر دیکر میدان مناظرہ سے اپنی کتابیں اپنی جوتیاں اپنا عصا اپنی عینک چھوڑ کر ذلت کے ساتھ فرار ہونا پڑا تھا؛

نمبر ۱۲۔ مناظرہ کی اس خود ساختہ دیوبندی روئیداد میں خیانت و بے ایمانی کا پتہ اس سے بھی چلتا ہے کہ میدان مناظرہ میں مولوی منظور اپنی کتاب "معرکۃ القلم" کے جواب کا مطالبہ کرتا ہے مولینا محمد حشمت علیخان صاحب اس کے جواب میں محدث اعظم علامہ ابو المنظور محمد سردار احمد صاحب قدس سرہٗ کا رسالہ جلیلہ "موت کا پیغام" دیوبندی مولویوں کے نام" پیش کرتے ہیں اور مولوی منظور کہتے ہیں یہ رسالہ مجھے پہلے مل گیا ہوتا تو اس کا جواب بھی چھپ گیا ہوتا اور اسی رسالہ میں اس کے نام نہاد بے جوڑ جواب" جہنم کی بشارت" کا اعلان بھی درج ہے جس سے واضح ہوتا ہے کہ یہ نام نہاد روئیداد محض کذب و افتراء اور جھوٹ پر مبنی ہے اور اس میں مناظرین کی تقریروں کے برعکس بعد میں کافی اضافہ کر دیا گیا ہے؛

حتیٰ کہ جو کتاب مولوی منظور کے جواب میں لکھی گئی تھی اس کا جواب لکھکر اس کا اعلان بھی اس میں کر دیا گیا حالانکہ مؤثر روئیداد وہ ہوتی ہے جو اسی وقت شائع کیجاتی۔

نمبر ۱۳۔ جیسا کہ اوپر ذکر ہوا کہ روئیداد کے مرتب نے مکرر اس حقیقت کا اعتراف کیا ہے کہ اس نے روئیداد میں تصرف سے کام لیا ہے صفحہ نمبر ۵ پر بھی مذکور ہے کہ،

"تاہم اتنا تصرف ہم نے ضرور کیا ہے"

اس کے بعد مرتب روئیداد مکرر اپنی خیانت اور بے ایمانی کی معافی طلب کرتے ہوئے لکھتا ہے"

"تاہم اگر کسی جگہ ہمارے قلم سے کوئی لغزش ہوئی ہو تو اور کوئی بات اصلیت سے کم یا زیادہ لکھی گئی ہو تو ہم اپنے خدا سے معافی کے خواستگار ہیں"

نمبر۱۴:۔ مرتب رویداد نے اپنی اس من گھڑت رویداد میں متعدد جگہ وضاحت کے لیے طویل ترین نوٹ لکھے ہیں جو صفحہ نمبر ۲۶، ۵۸، ۵، ۷۶، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵ تک پھیلے ہوئے ہیں اور حواشی علیحدہ ہیں جنمیں اپنی ڈوبتی ناؤ اور کٹی ہوئی ناک بچانے کی کوشش کی گئی ہے ۔

نمبر۱۵:۔ رویداد کے مرتب نے صفحہ نمبر ۱۳۷ پر ایک سرخی بطور عنوان اس طرح جمائی ہے جس طرح مصنف اپنی کتاب کے عنوان والبواب قائم کرتا ہے لکھا ہے "میرے مشاہد" جس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ یہ رویداد خود مولوی منظور سنبھلی نے تصنیف فرمائی ہے اور یہ سب کچھ ان کی اپنی کاریگری ہے ورنہ یہ کیسے ممکن ہے کہ رویداد میں اگر فی الواقع مرتب دونو مناظرین کی تقریریں درج کر رہا تھا تو یہ سرخی "میرے مشاہد" کیسے آگئی ؟ یہ سرخی ہے بھی منظور مغرور کی اور کیوں نہ ہو جبکہ رویداد کا حقیقی مرتب (نہیں بلکہ مصنف) ہے بھی خود مولوی منظور سنبھلی اور یہ سب کچھ موصوف کے بقلم خود ہے "

نمبر۱۶:۔ رویداد کے مطابق صفحہ نمبر ۱۴۲ پر آخری تقریر ہے بھی مولانا حشمت علیخان کی اور مولانا قدس سرہٗ اپنے مخالف کے دلائل کا توڑ کرتے ہوئے اپنے اعتراضات و دلائل اور حوالہ جات پیش کرتے نظر آتے ہیں اور ان کے بعد کوئی آخری تقریر بھی نہیں رویداد کا مرتب حضرت شیر بیشۂ اہلسنت مولانا محمد حشمت علیخان صاحب قدس سرہٗ کے دلائل و حوالہ جات اور اعتراضات کو چٹ کر کے اپنے مفرور مناظر اور بھگوڑے ملاں منظور سنبھلی کو ظفر مند اور فتحیاب ثابت کر رہا ہے ورنہ منظور اور شیر بیشۂ اہلسنت کے منہ آسکے مفرور دور مظہر اعلیحضرت کے سامنے قدم جما سکے ؎

روباہ دشت وہابیت اور شیر رضا جیسے ابوالفتح سے نظر ملا سکے وہ عبید الرضا محمد حشمت علی خانصاحب جن کے متعلق ارباب بصیرت نے کہا ہے

ہم ہیں تھے شیر بیشہ مولوی حشمت علی	نام سے جن کے لرزتا ہے وہابی بدچلن
جب گرجتے تھے دم تقریر بنکر شیر حق	بھاگتے آتے نظر تھے دیوبندی پرفتن

رویداد کی مذکورہ بالا خامیاں تو خود مخالفین کی اپنی تحریروں سے واضح اور ثابت ہیں جو ہم نے مخالفین کی شائع شدہ اس رویداد سے ثابت کی ہیں اس کے علاوہ ہم چیلنج کرتے ہیں

"کہ مخالفین دربارہ مسئلہ علم غیب مولوی منظور سنبھلی کی جس دلیل کو ناقابل تردید اور ناقابل تسخیر سمجھتے ہوں اس کے جواب الجواب کے لیئے ہم حاضر ہیں اس رویداد کا مفصل جواب ہم محض اس لیے پیش نہیں کر رہے ہیں ایک تو اس مناظرہ کی سو رویداد اسی زمانہ میں اسی وقت شائع کر دیگئی تھی دوسرے اس مناظرہ میں علم غیب کے موضوع پر مولوی منظور کے جو دلائل ہیں نہ صرف وہ بلکہ ان کے جملہ اکابر و اصاغر کے مجموعی دلائل کے جواب میں اور علم غیب کے اثبات میں اکابر اہلسنت کی بکثرت کتب اور بے شمار رسائل موجود ہیں جن الدولۃ المکیۃ، انباء المصطفٰے، خالص الاعتقاد، الکلمۃ العلیا، مناظرہ بریلی، مناظرہ ادری، مناظرہ تکون جاء الحق اور فقیر راقم الحروف کے رسائل انوار حق بجواب اظہار حق، و کتاب برہان صداقت خاص طور پر قابل ذکر ہیں

مناظرہ ادری

"دربارہ علم غیب"

اس موقعہ پر ہم قارئین کرام کو یہ عظیم بشارت اور نوید مسرت دیتے ہیں اور اس سے علمی دینی حلقوں میں مسرت ہوگی کہ ادارہ علم غیب کے موضوع ادری اعظم گڑھ بھارت کے اس عظیم الشان مناظرہ کی مفصل رویداد شائع کر رہا ہے جو مناظرہ سلانوالی سے تین سال قبل ہوا تھا اور جسمیں مولوی منظور سنبھلی کی پشت پر ڈیڑھ سو اکابر و مشاہیر دیوبندی وہابی مولوی موجود تھے جنمیں مولوی محمد شفیع گوپا گنجی مولوی احمد عزیز مقلد مئوی، مولوی اسرائیل ساکن گھوسی مولوی عبد اللطیف مئوی مولوی حبیب الرحمن مئوی، مولوی منیر الدین مولوی محمد صدیق، مولوی محمد مولوی سعد اللہ مولوی عبد الصمد، مولوی عبد الرشید، مولوی محمد امین ادری، مولوی عبد الجبار، مولوی عبد اللہ، مولوی تقی، مولوی محمد زمان، مولوی بدیع الزمان، مولوی یار محمد گھوسی، مولوی حنیف گھوسی، مولوی محمد شبیر خاں ادری جیسے اس زمانہ کے اکابر دیوبند و نجد شامل تھے اور یہ مناظرہ ان کے مرکز ادری گڑھ میں ہوا تھا اہلسنت

کی طرف صرف شیر بیشہ اہلسنت مظہر اعلیحضرت علامہ حافظ قاری الحاج ابوالفتح عبید الرضا مولینا محمد حشمت علی خان صاحب قادری رضوی لکھنوی قدس سرہ العزیز تھے اس اہم موقع پر حضرت سیدی صدر الشریعت بدر الطریقت استاذ العلماء مولینا علامہ مفتی امجد علی صاحب قبلہ اعظمی رضوی قدس سرہ العزیز کے بڑے صاحبزادے حامی سنت ماحی بدعت فاضل اجل علامہ حضرت مولینا مطیع الرضا محمد شمس الہدٰے صاحب اعظمی رضوی علیہ الرحمۃ اپنے والد بزرگوار کا پورا کتب خانہ ہمراہ لیکر ادری سے رونق افروز ہوئے تھے اس اہم تاریخ و یادگار مناظرہ کی اشاعت اس لیے بھی ضروری تھی کہ یہ مناظرہ سلاں والی کے مناظرے سے تین سال قبل ہوا تھا اور دونوں ہی مناظرے علم غیب کے موضوع پر تھے اور مولانا محمد حشمت علیخاں صاحب اور مولوی منظور سنبھلی کے درمیان ہوئے تھے

الفقیر القادری محمد حسن علی رضوی غفرلہ الولی

۱۰ رشوال المکرم ۱۳۹۸ھ

۷۸۶



حمد اوسکے وجہ کریم کو جس نے ہمکو اپنے کرم سے اپنے حبیب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا بندۂ بارگاہ بنایا اور دیو کے بندوں کے مکر و فریب سے بچایا اپنے محبوبان کرام علی سیدہم وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کی محبت و تعظیم ہمکو عطا فرمائی اور اپنی شان میں گستاخی کرنے والوں اپنے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ عداوت رکھنے والوں کے ساتھ محض اپنے وجہ کریم کے لیے بغض و عداوت کی راہ بتائی،

فالحمد للہ ٭ واجمل السلام، وافضل الصلوٰۃ ٭ علی مختار نعمہ ومالک ملکہ وعروس مملکتہ والمطلع علی غیوبہ وحبیبہ طفاۂ ٭ والہ واصحابہ ومن والاہ ٭ وعلی کل من احبہٗ وعززہٗ ووقرہٗ واتبع ھداہ ٭ واشد الغضب علی من سبہٗ اواھانہ واستخف بہ اوعاداہ اکمل القھر علی من اسخط ربہٗ عز وجل واذاہ ٭ واذی حبیبہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم واعرض عن احمد رضاہ ٭ آمین یارب العلمین ٭

پیارے سنّی مسلمان بھائیو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، اللہ و رسول جل جلالہٗ وصلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے اپنے بندۂ بارگاہ شیر بیشۂ سنت حضرت مولینا مولوی حافظ قاری مفتی مناظر شاہ ابوالفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خان قادری رضوی

لکھنوی دام مجدہم العالی کو جملہ مذاہب باطلہ بالخصوص دیانندیہ آریہ و دیوبندیہ ناریہ کے رد و ابطال میں وہ ملکہ تامہ عطا فرمایا ہے جس کا اعتراف ہر مخالف و معاند کو مجبوراً کرنا ہی پڑتا ہے آپکے زور تقریر و لاجوابی تحریر کا لوہا دیانندی ول اور دیوبندی قلب بھی مانے ہوئے ہے بڑے بڑے پرانے پرکھے سیانے آپکے مقابل آنے سے خوف کھاتے لرزتے تھراتے جان چراتے ہیں آریہ دیانندیہ سے آپ کے جس قدر مناظرے ہوئے اور ان کے نتیجہ میں جسقدر بندگان خدا کو ہدایت نصیب ہوئی اُن کا تو شمار ہی دشوار ہے مگر ناریہ دیوبندیہ کے چھوٹے بڑے مناظرین مثل منظور سنبھلی و یٰسین خام سرائی و عبد الشکور کاکوری و شبیر احمد دیوبندی و انور شاہ کاشمیری و محمد حسین اندریری و ابراہیم اندریری و مرتضٰے حسن دربھنگی و اشرفعلی تھانوی و خلیل احمد انبیٹھی یہ سبھی تو شیر بیشۂ سنت کے مقابلہ سے فرار کی ذلت اٹھائے ہوئے اور شمشیر رد و ابطال کا زخم کھائے ہوئے ہیں انمیں کتنے وہ ہیں جو مرکر مٹی میں مل گئے ہیں اور جو زندہ ہیں اونکے ہونٹ مطالبات قاہرہ کے جواب سے سل گئے ہیں ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ۔

قصبہ مئو ضلع اعظم گڈھ میں وہابیہ غیر مقلدین کا بہت زور تھا وہابیہ دیوبندیہ نے باہم جنگ زرگری کو دیوبندی دھرم کے پرچار کا بہترین ذریعہ سمجھا اور مدتوں غیر مقلدین کا مقابلہ بظاہر کرتے رہے اور در پردہ عقائد کفریہ دیوبندیہ کی اشاعت کرتے رہے بالآخر وہ وقت آگیا کہ ضلع اعظم گڈھ کے ہر ہر گاؤں ہر ہر قصبہ میں دیوبندیت کی وبا پھیل گئی، دیوبندی مولویوں کی اشاعت کا خلاصہ صرف اسقدر تھا کہ وہابی تو صرف غیر مقلدین ہی ہیں اور دیوبندی لوگ تو خالص سنی حنفی ہیں گنگوہی غوث زماں تھا نانوتوی اپنے وقت کا قطب تھا انبیٹھی شیخ المشائخ تھا اور تھانوی مجدد ملت و حکیم امت ہے اور جب اپنے طواغیت کی جھوٹی عظمت و عقیدت عوام و خواص کے قلوب میں جمالی تو اشرفعلی تھانوی کو تھانہ بھون سے بلوا کر اعظم گڈھ کا دورہ کرا دیا اور سینکڑوں کو اس کا مرید کرا دیا۔ جتنے اسوقت مرید ہوئے وہ ہو گئے چلتے وقت تھانوی نے ہر ہر گاؤں میں ایجنٹ مقرر کر دیئے جن کا کام صرف یہ تھا کہ لوگوں کے سامنے عوام کو وعظوں میں اور رئیسوں کو اونکے مکانوں پہ

جاکر ان کی خوشامدیں کرتے اور مالداروں کے ساتھ تملق و چاپلوسی کے برتاؤ کو معاذ اللہ خلق محمدی ظاہر کرتے اور ان کو تھانوی کی جھوٹی تعریفیں سُنا سُنا کر حکیم الامۃ الدیوبند کا گرویدہ بناتے اور خط کے ذریعہ سے تھانوی کی بیعت کے جال میں پھنساتے ہیں غرض ان دھوکے بازیوں اور فریب کاریوں سے تمام ضلع اعظم گڈھ کی فضا پر دیوبندیت کی کفری کالی گھنگھور گھٹائیں چھا گئیں تھیں اور سنیت کے آفتاب کی روشنی ایسی ہی نظر آتی تھی جیسے گھنگھور گھٹا چھائے ہونے کے وقت سورج کی دھندلی روشنی دکھائی دیتی ہے مسلمانان اہلسنت دردمندان دین و ملت ان بدترین حالات کو دیکھکر کڑھتے اور بارگاہ الوہیت میں گڑگڑا گڑگڑا کر دعائیں کرتے کہ اے کارساز بے نیاز! تو ہی اسوقت اپنے دین پاک کی خبر لے اور بددینوں باطل پرستوں کا استیصال فرما۔ بالآخر دکھے ہوئے دلوں سے نکلی ہوئی دعائیں قبول ہوئیں اور غیرت خداوندی کو جوش آیا اور اعلاء حق و ازہاق باطل کا سامان فرما دیا شاہ گنج جنکشن سے جاتے ہوئے مئو سے اگلا اسٹیشن اندارہ ہے اندارہ اسٹیشن سے آدھ میل پر موضع اَدری ہے جہاں اہلسنت پٹھانوں کی زمینداری ہے مگر مئو کے قرب کے سبب آٹھ دس روز کے بعد کوئی نہ کوئی دیوبندی مولوی ادری میں بھی آجاتا اور دیوبندیت کی نجاست و غلاظت پھیلا جاتا۔ اسی موضع ادری کے ایک زمیندار جناب عبد الرشید خانصاحب کے فرزند ارجمند جناب مولٰینا عبد الاحد خاں صاحب زیدت محاسنہم و بارک اللہ تعالیٰ فی عمرہم و علمہم دار العلوم انجمن اہلسنت و جماعت مراد آباد میں تعلیم پا رہے ہیں اور اسی سال بعونہٖ تعالیٰ فارغ التحصیل ہوکر دستار فضیلت و سند تکمیل پانے والے ہیں یہ خبر فرحت اثر پاکر مولٰینا موصوف زید مجدہم کے والد ماجد و چچا جناب غلام رسول خان صاحب نے اپنے یہاں اس خوشی میں جلسہ میلاد شریف منعقد کیا اور حضرت استاذ العلماء صدر الافاضل امام المناظرین مولانا مولوی مفتی سید محمد نعیم الدین صاحب قبلہ فاضل مراد آبادی دام ظلہم العالی ناظم آل انڈیا سنی کانفرنس کی خدمت میں دعوت بھیجی حضرت استاذ العلماء دام ظلہم العالی نے دعوت قبول فرمائی اور شیر بیشۂ سنت جناب مولانا مولوی حافظ قاری مفتی مناظر ابو الفتح عبید الرضا محمد حشمت علیخاں صاحب قادری لکھنوی

لکھنوی دام مجدہم کو بھی ہمراہ چلنے کے لیئے طلب فرمالیا اور چہار شنبہ ۲۰ رجمادی الاخری ۱۳۵۲ھ کے دن کو ایک بجے اندازہ اسٹیشن پر جلوہ فرما ہوئے حضرت استاذ العلماء دام ظلہم الاقدس کی خبر تشریف آوری سنکر دور دراز مقامات کے مسلمانانِ اہلسنت اپنے دینی مقتدا نائب رسول کی زیارت کے لیئے جمع ہو گئے تھے جیسے ہی ریل اسٹیشن پر ٹھہری اللہ اکبر اور یا رسول اللہ کے فلک بوس نعروں سے اسٹیشن کے میدان اور گرد کے جنگل گونج اُٹھے اور اہلسنت اپنے آقا و مولے صلی اللہ علیہ وسلم کے وارث علوم پر پروانہ وار نثار ہونے لگے مصافحہ و دست و پابوسی کے بعد شاہانہ تزک و احتشام کے ساتھ قیام گاہ پر لائے۔ اب تک تو اعظم گڑھ کا ضلع دیو کے بندوں کی کبڈیاں کھیلنے کے لیے خالی میدان تھا اب علماء اہلسنت کی تشریف آوری وہابیوں دیوبندیوں کو اپنی مذہبی موت نظر آنے لگی اور انہیں کامل یقین ہو گیا کہ اب دیوبندیت ملعونہ کے پرخچے اوڑیں گے کفر کے بادل پھٹینگے اسلام و سنیت کے آفتاب چمکینگے اہلسنت کے چہرے دمکیں گے صحرائے وہابیت کے زاغ پھڑکیں گے دشت دیوبندیت کے بوم سسکیں گے۔ چنانچہ گوپا گنج، گھوسی، فتحپور تال نرجا اور مئو وغیرہ مقامات کے وہابیوں دیوبندیوں کے پیٹوں میں چوہے دوڑنے لگے۔ سُنا گیا ہے کہ مبلغ وہابیہ اڈیٹر النجم ملکی شیخ جی عبد الشکور کاکوروی و مرتضے حسن دربھنگی و حسین احمد اجودھیا باشی کو تار دیئے گئے مگر انمیں سے کسی کو آنے کی ہمت نہ ہوئی بالآخر مادر دیوبندیت کے لخت جگر تمام اصاغر و اکابر ملت دیوبندیہ کے منظور نظر مولوی سنبھلی کو دس روپے کا تار بھیجکر بُلوایا۔ شب کو جلسہ گاہ میں پہلے شیر بیشۂ سنت کا بصیرت افروز بیان ہوا جسمیں آپنے اپنے آقا و مولے صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کے فضائل جلیلہ و محامد جمیلہ ایسے دلکش انداز میں بیان فرمائے جنہوں نے مسلمانوں کے ایمانوں کو منور اور قلوب کو تازہ کر دیا آپ کے بعد حضرت صدر الافاضل استاذ العلماء دامت برکاتہم القدسیہ جلوہ افروز ہوئے اور حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے علم غیب و میلاد اقدس پر ایسے ایمان افروز دلائل بیان فرمائے جنہوں نے حاضرین جلسہ کے اذہان میں مسائل نظریہ کو بداہت کے درجہ تک پہنچا دیا۔ تقریر پُر تنویر کے ختم ہوتے ہی دیوبندی تہذیب اپنی انوکھی اداؤں کے ساتھ اُچھلکر

میدان میں آگئی اور ایک جہالت کا مجسمہ جہل کا پُتلا مجہول لونڈا محمد امین جو دیوبند کی ضلالت یونیورسٹی سے جہالت و ضلالات کی سند لیکر آیا ہے اور ادری کی جامع مسجد کا امام بنا ہوا ہے کھڑا ہو گیا اور حضرات علماء اہلسنت دامت برکاتہم کی خدمت میں نہایت گستاخی کے ساتھ کہنے لگا کہ "آپ ہمارا وعظ سُنکر جائیے ورنہ آپ کا فرار ہو گا"

بانیان جلسہ نے اس کو اس بے تمیزی سے روکا اور اس سے پُر زور مطالبہ کیا کہ تو نے بغیر ہماری اجازت کے ہمارے جلسہ میں آکر ہمارے علماء کرام کی شان میں بے ادبی کی ہے یا تو خود شیر بیشۂ سنت کے سامنے مناظرے کیلئے طیار ہو جا اور اپنا اور اپنے پیشوایان دیوبندیہ کا کفر وارتداد دفع کر اور تجھ میں اتنی طاقت نہیں تو ان گستاخانہ الفاظ سے تحریری معافی مانگ جب اس طفل بے تمیز نے اپنے مناظرے کی سکت نہ پائی تو اس نے ایک پرچہ لکھ کر دیا کہ میں نے حضرات علماء اہلسنت کی شان میں جو یہ الفاظ کہے تھے کہ آپ لوگ ہمیں اظہار حق کا موقعہ دیجئے ورنہ آپ کا فرار ہو گا ان الفاظ کو واپس لیتا ہوں اور مسلمانان اہل جلسہ کی میرے ان کلمات سے جو دل آزاری ہوئی ہے اُس کی معافی چاہتا ہوں

دوسرے دن صبح آٹھ بجے سے حضرت شیر بیشۂ سنت کا بیان مبارک ہوا دس بجے کے وقت مئو کے دیوبندیہ وہابیہ ڈیڑھ سو کے قریب جلسہ میں آگئے منظور سنبھلی اور ایوب، عبد اللطیف اور حبیب الرحمن یہ چاروں مولوی آگے آگے تھے انکے پیچھے دو آدمی اپنے سروں پر کرسیاں رکھے ہوئے تھے اس شان سے جلسہ میں نہایت بے تمیزی کے ساتھ بیٹھے درمیان جلسہ میں دونوں کرسیاں ڈالکر اُن پر منظور سنبھلی اور عبد اللطیف مئوی بیٹھے اور اُن دونوں کا استاد حبیب الرحمن بیچارہ دونوں کرسیوں کے درمیان نیچے فرش پر بیٹھ گیا اسوقت دیو کی بندوں کی اس ادا سے ہر موافق و مخالف کو معلوم ہو گیا کہ دیوبندی دھرم اپنے بزرگوں کی بے ادبی و گستاخی کا نام ہے اور حقیقت یہ ہے کہ جو ناپاک قوم اللہ و رسول جل جلالہ و صلے اللہ علیہ وسلم کی رفیع و عالی سرکاروں میں دریدہ دہن اور بے ادب ہو چکی ہے وہ اپنے استاد کا کیا ادب کریگی۔ حضرت شیر

بیشۂ سنت دام ظلہم العالی نے وہابیہ کی آمد دیکھ کر فوراً عنانِ بیان دیو کے بندوں کے عقائد کفریہ
کی طرف پھیری اور تقویت الایمان و صراط مستقیم و حبط الایمان و براہین قاطعہ (لما امر اللہ بہ ان یوصل)
و تحذیر نانوتوی و فتاوی گنگوہیہ کے اقوال خبیثہ ایسے واضح بیانات کے ساتھ پیش فرمائے کہ ہر خاص و
عام برملا دیوبندی دھرم پہ لعنت کرنے لگا ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ اگر دیوبندی مولویوں کو اپنے اکابر کے
قطعی یقینی کفر و ارتداد میں کچھ بھی شبہ ذرا سا بھی شک ہو تو بسم اللہ ہمیں میدان ہمیں چوگان ہمیں
گوئے اس جلسہ میں جتنے حاضرین پہلے سے موجود ہیں انکی ذمہ داری ہم لیتے ہیں دیوبندی مولویوں
کے ساتھ جتنی جماعت آئی ہے اسکی ذمہ داری وہ لیں ہم اپنی ذمہ داری کی تحریر لکھدیں اور دیوبندی
مولوی اپنی ذمہ داری کی تحریر ہم کو دیں اور اسی وقت ابھی اسی جگہ کفریات دیوبندیہ پر مناظرہ شروع
ہو جائے اس اعلان کے ساتھ ہی دیوبندی مولویوں پر قہر الٰہی کی برق خاطف گر پڑی اور عبد اللطیف
کھڑے ہو گئے اور منظور سنبھلی کی تلقین پر بولنے لگے کہ ہم کفر و اسلام پر مناظرہ نہیں چاہتے ہمیں
آپکے بیان کے بعض مضامین پر شبہ ہے ان پر مناظرہ کرنا چاہتے ہیں شیر بیشۂ سنت نے فرمایا کہ میں نے
اپنے بیان میں دیو کے بندوں کا قطعی یقینی کفر و ارتداد بھی واضح کیا ہے بتائیے آپ لوگوں کو اسمیں شبہ
ہے یا نہیں اگر واقعی آپ کو اسمیں کوئی شک نہیں تو بسم اللہ اس کی تحریر لکھ کر ہم کو دیدیجئے کہ ہم
کو نانوتوی گنگوہی انبہٹی تھانوی کے قطعی یقینی کافر مرتد ہونے میں کچھ شبہ نہیں پھر ہم بعونہ تعالیٰ آپ
کو اپنا دینی بھائی سنی مسلمان سمجھ کر آپکے تمام شبہات کو رفع کریں گے اور اگر آپ کو دیوبندیوں
کے کفر و ارتداد میں شبہ ہے تو پہلے یہی شبہ رفع ہم سے کر لیجئے کیونکہ یہ کفر و اسلام کا معاملہ ہے
جو دوسرے تمام مسائل فرعیہ سے اہم ہے اس کا جواب کچھ سمجھ میں نہ آیا اور دیوبندی مولوی اپنی جماعت
کو لئے ہوئے اپنی کرسیاں اوندھی اپنے سروں پر رکھے ہوئے جلسہ گاہ سے شور مچاتے ہوئے
چلدیئے کہ ہم کو اپنے جلسہ میں مناظرہ کی اجازت نہیں دیتے تمام حاضرین جلسہ ان کے اس دروغ
بر زد نفرین و ملامت کر رہے تھے مگر جس کو واحد قہار جل جلالہ کی لعنت کی پرواہ نہیں وہ مخلوق کے
تھوکنے سے کیا شرمائیگا وہ تو یہی سمجھیگا کہ چلو اچھا ہوا ایک لوٹا پانی ہی بچ گیا پھر حضرت شیر

بیشۂ سنت نے اس امر پر روشنی ڈالی کہ بھائیو آپ کو کچھ معلوم ہے کہ مسائل فرعیہ میں مناظرہ کا اتنا شوق اور
اپنے اور اپنے بڑوں کے کفر پر مناظرہ سے اتنا گریز کہ کفریات دیوبندیہ پر مناظرہ کا نام ہی ہر دیوبندی
مولوی کے لیے پیغام موت سے کم نہیں آخر اس کی وجہ کیا ہے اس کا سبب صرف اسقدر ہے کہ مسائل
فرعیہ میں اہلسنت کے درمیان اختلاف ہوا ہے کرتا ہے اہلسنت نے بھی کچھ آیات کریمہ و احادیث
اور اقوال بزرگان سلف پیش کیے وہابیہ نے بھی اپنے مطلب کو مفید سمجھ کر کچھ آیتیں حدیثیں علماء
کی عبارتیں پیش کر دیں عوام حاضرین یہ نتیجہ لے کر اٹھے کہ دونوں طرف کے مولوی آیتیں حدیثیں پڑھ
رہے تھے ہم کیا سمجھیں کون حق پر ہے کون باطل پر مولویوں کے جھگڑے ہماری سمجھ میں نہیں آ سکتے
ہمیں انمیں دخل دینے کی ضرورت ہی نہیں لیکن جب دیوبندیوں کے عقائد کفریہ خبیثہ کھلتے ہیں اور
خواص و عوام سب پر یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ دیو کے بندوں نے عز و جل کو جھوٹا کہا حضور اقدس صلے
اللہ علیہ وسلم کے آخر الانبیاء ہونے سے انکار کیا حضور انور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے علم غیب کو
شیطان کے علم غیب سے کم بتایا حضور اکرم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے علم غیب کو بچوں پاگلوں جانوروں
چارپاؤں کے مثل ٹھہرایا اور ان کے سوا اور بہت سے کلمات ملعونہ اللہ و رسول جل جلالہ و صلے اللہ
تعالےٰ علیہ وسلم کی رفیع و جلیل سرکاروں میں بکے تو ہر چہار طرف سے ملامت و لعنت کی صدائیں آنے
لگتی ہیں اور پھر دیو کے بندوں کا کوئی مکر و فریب نہیں چلسکتا یہی وجہ ہے کہ دیو کے بندے اپنے
عقائد باطلہ کفریہ پر مناظرہ کے لیئے ہرگز آمادہ نہیں ہوتے پھر شب کو بعد عشاء جلسہ ہوا جسمیں شیر
بیشۂ سنت کے بعد حضرت صدر الافاضل استاذ العلماء دامت برکاتہم القدسیہ نے اپنے کلمات
طیبات سے مسلمانان اہلسنت کے قلوب میں محبت و عظمت خدا و رسول جل و علا و علیہ الصلوٰۃ والسلام
کے انوار چمکا دیے اور حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذکر میلاد پاک و قیام و صلاۃ و سلام پر
جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔ چونکہ حضرت صدر الافاضل استاذ العلماء دام ظلہم الاقدس کو امرتسر تشریف لیجاکر
سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عرس مبارک میں شرکت فرمانا ضروری تھا اس لیئے صبح
بروز جمعہ ۲۲ جمادی الآخر سنہ ۱۳۵۲ھ مسلمانان اہلسنت کے پرشوکت جلوس کے ساتھ مراجعت فرمائے

وطن ہو گئے اور حضرت شیر بیشۂ سنت نے یہ فرمایا کہ یہاں کے وہابیہ دیوبندیہ کی کھوپڑیوں میں کیڑا کلبلا رہا ہے جب تک اُن کی ایسی سرکوبی نہ ہوگی جیسی آنا آحیٰ و اُمیت کہنے والے اونکے بڑے کی ہوئی تھی اُس وقت تک دیوبندیت نچلی نہیں بیٹھ سکے گی اور آپ نے تین چار روز کے لیے مزید قیام فرمادیا اور منظور سنبھلی اور انکے استاد مئو والے مولوی حبیب الرحمٰن اور دیگر تمام مولویان دیوبند کو پیغام بھجوایا کہ آج شب کو اوسی مقام پر میرا بیان ہوگا اگر آپ لوگوں میں کچھ بھی جراءت و ہمت و حیا و غیرت ہے تو اپنے تمام مولویوں کو اپنی پشت پر لیکر آجائیے اور اپنا اور اپنے بڑوں کا مسلمان ہونا ثابت فرمائیے شب کو ساڑھے تین گھنٹے تقریر جاری رہی ساڑھے بارہ بجے تک دیوبندی مولویوں کا انتظار رہا مگر کوئی مولوی دیوبندی سامنے نہ آیا اور سینکڑوں کی تعداد میں جو شائقین صرف کفریات دیوبندیہ پر مناظرہ دیکھنے کی امید میں آئے تھے دیو کے بندوں کی اس پردہ نشینی نے اُن سب کی حسرتوں کو خاک میں ملادیا اور وہ بیچارے منظور سنبھلی اور انکے پشت سواروں کی بزدلی و روباہ منشی کو درازی بقا کی دعائیں اور زبان حال سے یہ شعر پڑھتے گئے ؎

تھی خبر گرم کہ نجدی کے اُڑیں گے پرزے
دیکھنے ہم بھی گئے تھے یہ تماشا نہ ہوا

دیوبندیوں کی یا پولیس المدد پکار کر مناظرے سے جان بچانے کی ناکام کوشش

اب دیو کے بندوں نے دیکھا کہ یہ تو سنگ آمد و سخت آمد کا مضمون ہے کہ بیشۂ سنت کا شیر ہماری چھاتیوں پر چڑھا بیٹھا ہے اور تمام روباہان صحرائے دیوبندیت و سگ گان دشت نجدیت کو للکار رہا ہے دیوبندیوں کے تمام اکابر و اصاغر کو سکتہ ہے نہ کوئی ہمکتا ہے نہ کوئی ڈر کے مارے سسکتا ہے تو اپنے بڑوں کی پرانی سنت تھانوی اور یا پولیس المدد کی چیخ و پکار شروع کر دی اور روز شنبہ ۲۳ جمادی الاخری ۱۳۵۲ھ کو اپنے چند نفر مئو بھیجے اور تھانہ میں فساد کے جھوٹے اندیشے بتا کر نائب تھانیدار صاحب کو بلالائے اور انکے سامنے دیوبندی مولوی رُوئے دھوئے

چیخے چلائے کہ مولوی حشمت علی صاحب نے ہمارے پیشواؤں کو کھلم کھلا کافر مرتد کہا ہے مسلمانوں میں ہیجان پیدا کر دیا ہے اور فتنہ و فساد کا سخت اندیشہ ہے لہٰذا مولوی حشمت علی صاحب کی تقریریں کو ممنوع کر دیا جائے یا اُن کو یہاں سے چلے جانے کا حکم دیدیا جائے مگر نائب تھانیدار صاحب نے یکطرفہ کارروائی کو اپنے فرض منصبی کیخلاف سمجھا اور حضرت شیر بیشۂ سنت کی خدمت میں اپنے آدمی کو بھیجا اور جب پورے طور پر معاملات اون پر منکشف ہو گئے تو انہوں نے دیوبندی مولویوں کو مناظرے کے لیئے مجبور کیا اور اون پر زور ڈالا کہ آپ لوگ ضرور مناظرہ کیجیے آخر مرتا کیا نہ کرتا، طویلہ کی بلا بندر کے سر منظور سنبھلی کو لرزتے ہوئے ہاتھوں سے حسب ذیل تحریر لکھکر حضرت شیر بیشۂ سنت کی خدمت میں بھیجنی پڑی،

؎ باسمہٖ تعالیٰ حامداً و مصلیاً و مسلماً۔ از بندہ ناچیز محمد منظور نعمانی عفی اللہ عنہ،

بگرامیخدمت جناب مولوی حشمت علی صاحب بعد ما ہو المسنون اسوقت یہاں کے مسلمانوں میں ہمارے یہاں آپکے عقائد کے متعلق بہت زیادہ غلط فہمی پھیل گئی ہے بالخصوص مسئلہ علم غیب کو بہت زیادہ اہمیت حاصل ہو گئی ہے میں ضروری سمجھتا ہوں کہ اس مسئلہ پر میرے اور آپکے مابین مباحثہ ہو جائے کہ مسلمانوں کی غلط فہمی دور ہو جائے اور اگر خدا توفیق دے تو ان کا باہمی اختلاف بھی دور ہو جائے میں یہ بھی عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ اس مسئلہ پر بحث ہو جانے کے بعد دوسرے مختلف فیہ مسائل پر اگر آپ مباحثہ فرمانا چاہیں تو بندہ اس کے لیئے بھی حاضر ہے اگر جناب اس کے لیے آمادہ ہوں تو اسی رقعہ پر اپنی آمادگی لکھدیں، وقت بہت کم ہے اور کام بہت زیادہ لہٰذا تاخیر نہ فرمائی جائے بندہ آپ کو اطمینان دلاتا ہے کہ میرا مقصد صرف اصلاح حال ہے واللہ علیٰ ما نقول شہید فقط والسلام علی اہل الاسلام ۱۲ اکتوبر ۳۳ء ۹ بجکر ۱۰ منٹ۔ الستکتبہ احقر عباد اللہ محمد منظور النعمانی عفا عنہ،

حضرت شیر بیشۂ سنت نے فوراً اس کا حسب ذیل جواب روانہ فرمایا،

جناب مولوی منظور حسین صاحب۔ بعد مراسم سنت ملتمس خدمت ہوں کہ ابھی جناب

کی تحریر بابت علمائے مناظرہ بر مسئلہ علم غیب نقیر کے پاس آئی فقیر کو بعونہ تعالےٰ و بعون رسولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام و بعون غوث الورٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ احقاق حق و ابطال باطل کے لیے ہر وقت مناظرہ منظور ہے بشرطیکہ تہذیب و شائستگی کو ہاتھ سے نہ جانے دیا جائے لیکن افسوس کہ آپنے مبحث مناظرہ ایک مسئلہ فرعیہ کو مقرر کیا ہے باوجودیکہ اہلسنت و دیوبندیوں کے درمیان اصولی مسائل میں اختلاف موجود ہے جن کی بناء پر اہلسنت دیوبندیوں کو کافر مرتد جانتے ہیں اور دیوبندیہ سُنّیوں کو کافر مشرک کہتے ہیں اصولی زبردست اختلاف پر مباحثہ کو پیچھے ڈالنا اور ایک مسئلہ فرعیہ کو بحث کے لیے آگے لانا جو معنی رکھتا ہے ظاہر ہے لیکن چونکہ ان مسائل پر بحث و مناظرہ سے اپنی کمزوری و عاجزی محسوس کرتے ہوئے آپنے اون سے پہلو بچایا ہے لہٰذا فقیر کو آپ کی خاطر منظور مگر افسوس کہ احقاق حق کے شوق کا ادعا اور تنگیٔ وقت کا ابھی سے بہانہ جب آپ کو احقاق حق کا شوق ہے تو آئیے جس قدر بھی وقت صرف ہو بڑا مبارک ہوگا وقت مناظرہ بعونہ تعالیٰ پرسوں بروز یکشنبہ آئندہ ۲۱ جمادی الآخری ۱۳۵۲ھ بوقت صبح آٹھ بجے مقرر کیا جاتا ہے والسلام علینا و علےٰ اہل الاسلام،

شب شنبہ شب ۲۳ جمادی الآخری ۵۲ھ

اسی روز مولینا عبدالاحد خاں صاحب نے یہ خیال کرتے ہوئے کہ یہاں دیوبندی مولویوں کا پورا جمگھٹ ہے اور شیر بیشۂ سنت تنہا ہیں انکی امداد کیواسطے اگر حضرت بابرکت مولینا مولوی شاہ سید محمد صاحب محدث کچھوچھوی دامت معالیہم بھی تشریف لے آئیں تو مناسب ہوگا قصبہ گھوسی کے رہنے والے بھائی غلام اشرف صاحب سلمہٗ کو محدث صاحب کی خدمت میں بھیجا حضرت محدث صاحب دامت برکاتہم کا جو والا نامہ تشریف لایا وہ گویا مناظرے کے متعلق ایک پیشین گوئی تھی جس کو اللہ عزوجل نے حرف بحرف پورا فرمادیا اس والا نامہ کو ہم یہاں پر نقل کر دینا مناسب سمجھتے ہیں یہ والا نامہ درحقیقت حضرت محدث صاحب قبلہ دامت برکاتہم کی کرامت جلیلہ ہے،

اعزاز شد مولوی محمد عبدالاحد صاحب نعیمی سلمکم اللہ تعالیٰ، ادعیۂ وافیہ و تحیۂ نامیہ،

عزیزی غلام اشرف سلمہٗ آئے اور آپ کا خط ہمراہ لائے مجھے اس موقعہ پر آنے میں کیا عذر ہو سکتا ہے مگر جہاں تک منظور کی علمی استعداد کا حال ہے اس کی سرکوبی کے لیے عزالاخوان فاضل جلیل الشان مولینا مولوی حشمت علی خاں صاحب نہ صرف یہ کہ کافی سے زیادہ ہیں بلکہ سچ پوچھیے تو اس مناظرہ کو منظور کر کے ہضما للنفسہ تنزل سے کام لیا ہے جاننے والے جانتے ہیں کہ حشمت کے جلو میں فتح و نصرت رہی اور منظور مفرور کا تو قافیہ ہی ایک ہے اسی سکون قلب و اطمینان دل کا نتیجہ ہے کہ میں اپنے آنے کی کوئی ادنیٰ ضرورت بھی نہیں محسوس کرتا مجھ کو سہ شنبہ کو سفر کرنا ہے جمعہ کا دن امرتسر میں گزریگا شب کو تقریر کر کے نگینہ واپس ہونا ہے یکشنبہ آئندہ تک وہاں تقریر کرنی ہے دوشنبہ کو مراد آباد آؤنگا پنجشنبہ کو وہاں سے روانہ ہو کر رائے بریلی آنا ہے اس طرح ماہ اکتوبر بھر کے لیے پابند ہو چکا ہوں بلا وجہ عہد شکنی کیوں ہو مجھے امرتسر کا بڑا خیال ہے کہ مولینا حشمت علی صاحب بھی اب غالباً نہ پہنچ سکیں گے تو پھر میرے نہ جانے پر اہل جلسہ کتنا مضطر ہونگے بااینہمہ اگر واقعی ضرورت ہوتی تو سبکو ملتوی کر کے آجاتا لیکن یقین جانیے کہ کوئی ضرورت ہی نہیں ہے اور محض اسی وجہ سے کہ قطعی کوئی ضرورت نہیں ہے نہیں آتا فقط فقیر اشرفی و گدائے جیلانی،

ابوالمحامد سید محمد غفرلہٗ کچھوچھہ شریف ضلع فیض آباد ۲۳ جمادی الاخری ۵۲ھ ۱۲ بجے دن

کاروائی مناظرہ ۲۴ جمادی الاخری ۱۳۵۲ھ روز یکشنبہ

یکشنبہ کے دن وہابیوں نے مناظرے کی آفت اپنے سر سے ٹالنے کے لیے طرح طرح کی روباہ بازیاں کیں مگر اہلسنت نے انکی ہر ایک گلی کو بند کیا اور مناظرہ انکے سر تھوپ کر ہی چھوڑا۔ مئو کے ڈاکٹر وغیرہ صاحب دیوبندیوں کے بلائے ہوئے آئے اون کے ذریعہ سے دیوبندیوں نے مناظرہ بند کرانا چاہا اور اُن سے یہ کہا کہ ہجوم بہت زیادہ ہے قرب و جوار کے گاؤں

سے بھی بہت آدمی آگئے ہیں فساد ہوگیا تو اس کا ذمہ دار کون ہوگا یہ سُنکر داروغہ صاحب نے مناظرہ بند کر دینا چاہا لیکن اہلسنت کی طرف سے جناب غلام رسول خانصاحب نے یہ تجویز پیش کی کہ ہر ایک گاؤں میں سے ایک مشہور سُنّی اپنے گاؤں کے سُنّیوں کی ذمہ داری لے اور ایک بڑا وہابی اپنے گاؤں کے وہابیوں کا ذمہ دار بن جائے دیوبندیوں نے اسمیں بہت لیت ولعل کی مگر تجویز معقول تھی داروغہ صاحب نے منظور کر لی اور فریقین کیطرف سے لکھی گئی اور ہر ہر گاؤں کے ایک ایک مشہور سُنّی اور ایک ایک بڑے دیوبندی سے دستخط لیے گئے اب وہابیوں نے ایک اور چال چلی کہ داروغہ صاحب سے کہا کہ دونوں مناظروں سے اس مضمون پر دستخط لینے چاہییں کہ دوران مناظرہ میں کلمات بے تہذیبی کا استعمال نہ ہوگا اسمیں فریب یہ تھا کہ اگر اہلسنت کیطرف سے کفریات دیوبندیہ پیش کیے جاتے تو فوراً دیو کے بندے رونے لگتے اور فریاد کرتے کہ داروغہ صاحب ہم کو اور ہمارے اکابر کو کافر کہا جاتا ہے کلمات ناشائستہ بکے جا رہے ہیں لہذا یا تو مناظرہ بند ہوتا یا مبحث تکفیر پر بحث نہ ہو سکتی چنانچہ جسوقت یہ تحریر دستخطی منظور سنبھلی جسمیں یہ مضمون لکھا تھا کہ میں بے تہذیبی نہ کرونگا اور جسوقت پولیس حکم دیگی فوراً مناظرہ بند کر دونگا حضرت شیر بیشہ سنت کے سامنے دستخط کے لیئے پیش ہوئی آپنے اس پر یہ تحریر فرمادیا،

"کہ بعون القدیر وبعون حبیبہ البشیر النذیر علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ المنورۃ والسلام المنیر فقیر اس بات کا وعدہ کرتا ہے کہ فقیر کی طرف سے دوران مناظرہ میں سوا مبحث تکفیر دیوبندیہ کے کسی قسم کے دل آزار کلمات استعمال نہ ہونگے اور پولیس کے حکم پر مناظرہ بند کر دیا جائیگا مبحث تکفیر دیوبندیہ تو یہ اہلسنت اور وہابیوں کے درمیان زبردست اصولی اہم ترین اختلافی مسئلہ ہے اس مسئلہ کو سمجھانے کے لیے جن تمثیلات وبیانات کی ضرورت ہوگی وہ مستثنیٰ رہیں گے"

اس تحریر کو دیکھکر دیو کے بندے مبہوت وششدر رہ گئے اور اپنی مکّاری

کی ناکامی پر کف افسوس ملنے لگے اس کے بعد فریقین میدانِ مناظرہ میں پہنچے باوجودیکہ دعوت مناظرہ دیوبندیوں نے سنیوں کو دی اور اونکے مہمان تھے مگر دیوبندیوں نے اپنی کمینگی کا اسطرح مظاہرہ کیا کہ اپنے اسٹیج پر شامیانہ لگایا تھا قالین بچھایا تھا مگر اہلسنت کی نشست گاہ بالکل دھوپ میں تھی اور فرش کا بھی انتظام نہ تھا تمام حاضرین یہ حرکت دیکھ کر دیو کے بندوں پر نفرت و لعنت کرنے لگے لیکن حضرت شیر بیشہ سنت نے بخندہ پیشانی فرمایا کہ مولوی منظور صاحب ہم آپکے مہمان ہیں آپ کی شرافت ہم نے دیکھ لی آپنے یہ سمجھا ہے کہ حشمت علی مسافر غریب الوطن ہے اس کو اسطرح دھوپ میں بٹھا کر ذلیل کیا جائے لیکن آپ سمجھ لیجئے کہ میں اگر چاہوں تو بیدہ منٹ میں شامیانہ اپنے لوازم کے ساتھ طیار ہو جائے لیکن دیر بہت ہوگئی ہے اسلیئے اسوقت اسی طرح دھوپ ہی میں بیٹھوں گا اور سب سنّیوں کو دھوپ ہی میں بٹھاؤں گا اور آپ کی شرافت اور حیاداری سبکو دکھاؤں گا۔

پھر اسکے بعد منظور سنبھلی کی استدعا پر حسب ذیل تحریریں حضرت شیر بیشہ سنت نے دستخط فرماکر سنبھلی کے حوالے کیں،

نمبر ۱ علم حضور اکرم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو اللہ عزوجل کے علم سے وہ نسبت بھی نہیں جو ایک قطرہ کے کروڑویں حصہ کو کروڑوں سمندروں کے ساتھ ہے کیونکہ یہ دونوں متناہی ہیں اور علم نبوی متناہی اور علم الٰہی غیر متناہی اگرچہ یہ متناہی بذاتِ خود ایسا وسیع ہے کہ تمام ماکان ومایکون کے تفصیلی معلومات کو محیط ہے یہ علم ماننا اس حد کی قطعیت کو نہیں پہنچا ہے کہ اس کا انکار کفر ہو اگرچہ ایسی قطعیت اس مسئلہ میں ضرور ہے کہ اس کا منکر گمراہ ہوگا فقیر حشمت علی خان غفرلہ

نمبر ۲ ہمارا دعوےٰ یہ ہے کہ بوقت تکمیل نزولِ قرآن پاک تمام ماکان ومایکون کا علم تفصیلی محیط حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو مکمل طور پر حاصل ہوگیا اس سے قبل کے لیے ہمارا کوئی دعوےٰ نہیں لہذا اس کے متعلق کسی دلیل کا طلب کرنا بھی فضول ہے

فقیر حشمت علی،

نمبر ۳ حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے لیے بعطائے الٰہی تمام ماکان وما یکون کے تفصیلی علم محیط کا منکر اگرچہ کافر نہیں لیکن اہلسنت سے خارج ہے۔

"فقیر محمد حشمت علی خاں غفرلہٗ"

اور ایک تحریر درمیان مناظرہ لکھی گئی جو یہ ہے،

نمبر ۴ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَةٌ میں الف لام عہد ذہنی کا ہے اس لیے اسمیں دین کا علم مراد ہے۔ "فقیر محمد حشمت علیخاں غفرلہٗ"

پھر منظور سنبھلی سے حسب ذیل تحریریں لی گئیں

تحریر سنبھلی نمبر ۱:- (۱) حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے جو شخص بعطائے الٰہی تمام ماکان وما یکون کا تفصیلی علم محیط مانے وہ آپکے نزدیک کافر ہے یا مسلمان (۲) مسلمان ہے تو سُنّی ہے یا بدمذہب (۳) کافر ہے تو فقہی کافر ہے یا کلامی (۴) جو شخص حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے واسطے دیوار کے پیچھے کا علم کا بھی منکر ہو مگر شیطان کے لیے تمام روئے زمین کا علم محیط مانتا ہو تو وہ کافر ہے یا نہیں،

(۶) جو شخص حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے علم غیب کو بچوں پاگلوں جانوروں کے علم غیب سے تشبیہ دے وہ کافر ہے یا نہیں؛

جواب:- (۱) کافر نہیں (۲) بدمذہب ہے (۳) جب کافر نہیں تو تشقیق بیکار ہے (۴) شخص مذکور کا عقیدہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق جبتک پورا معلوم نہ ہوجائے اسوقت تک کوئی حکم نہیں لگایا جا سکتا البتہ اگر اس کے قائل کا مقصد اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین ہے تو وہ کافر ہے (۵) جو مطلع علی الغیب ہونیکا منکر ہو وہ یقیناً مسلمان ہے کیونکہ ظاہر یہ ہے کہ الغیب پر الف لام استغراق کے لیئے ہے (۶) اگر مطلق بعض کے حصول میں اشتراک کا بیان مقصود ہے نہ توہین نہ عبارت مشعر توہین تو ہرگز وہ شخص کافر نہیں ہے

استکتبہ محمد منظور النعمانی عفا عنہ مولاہ،

تحریر سنبھلی نمبر ۲:- جمیع معلومات الٰہیہ کا علم محیط غیر خدا کے لیے بعطائے الٰہی ماننا کفر ہے

(محمد منظور نعمانی عفا اللہ عنہٗ)

پھر تین تحریریں وقتاً فوقتاً دورانِ مناظرہ میں سنبھلی سے لیگئیں اُن کو بھی ہم یہیں درج کرتے ہیں، **تحریر سنبھلی نمبر ۳:-** اشعۃ اللمعات صفحہ ۱۸۴ جلد اول میں ہے" ونیز فرمودہ است کہ من بنبرم نمیدانم کہ درپس ایں دیوار چیست اھ اس حدیث کو صاحبِ مشکوٰۃ نے نہیں نقل کیا ہے بلکہ شیخ محقق دہلوی نے شرح مشکوٰۃ میں ذکر کیا ہے اور اس مقام پر سند کا ذکر نہیں

(فقط استکتبہ محمد منظور النعمانی عفا اللہ عنہٗ)

دورانِ مناظرہ میں سنبھلی نے کہا کہ گمراہ کرنے کا علم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے زائد شیطان کو ہے حضور کو یہ علم شیطان سے کم ہے۔

جب اُن سے کہا گیا کہ اس مضمون کو لکھدیجئے تو چونکہ اس عبارت میں تو اور زائد کھلا اقراری کفر ہے تو نہایت مکّاری عبارت مذکورہ کے بدلے یہ تحریر دی؛

تحریر سنبھلی نمبر ۴:- شیطان کو گمراہ کرنے کا فن آتا ہے مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس سے بالکل پاک ہیں آپ کا کام ہدایت ہے نہ کہ اضلال؛ (محمد منظور نعمانی عفا اللہ عنہٗ)

ایک مرتبہ سنبھلی نے یہ کہا کہ

"دنیائے دنی کے علوم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے ماننا حضور کی توہین ہے"

جب اُن سے اسکی تحریر طلب کی گئی تو کچھ سمجھے کہ یہ تو گلے کا غُل ہوجائیگا تو نہایت عیاری اُس عبارت کے بدلے یہ عبارت لکھدی؛

تحریر سنبھلی نمبر ۵:- ناپاک علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے شایان شان نہیں بلکہ یہ کہنا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک میں یہ بیہودہ علم بھرے ہوتے ہیں آپ کی توہین ہے

(محمد منظور نعمانی عفا اللہ عنہٗ)

مناظرہ شروع ہونے سے پہلے دیو کے بندوں نے اپنے ایک ہم مشرب مولوی عصمت اللہ

صاحب پروفیسر پٹنہ کالج کے لیے صدارت کی تحریک کی اگرچہ اہلسنت کو معلوم تھا کہ مولوی عصمت اللہ صاحب چھپے ہوئے وہابی ہیں لیکن محض اس لیے کہ کسیطرح مناظرہ ہوجائے اور کہیں اس صدارت کا انکار ہی سدباب مناظرہ نہ ہوجائے اونہیں کی صدارت منظور کرلی اور حضرت شیر بیشۂ سنت نے کھڑے ہوکر اعلان فرمادیا کہ مولوی عصمت اللہ صاحب صرف صدر ہیں مناظرہ کے حکم نہیں اونکو صرف اسقدر حق ہے کہ مجمع کو اپنے قابو میں رکھیں عوام کو شور و شغب سے روکیں لیکن کسی مناظر کی فتح و شکست کا فیصلا اون کے اختیار میں نہیں اس کا فیصلہ حاضرین میں سے ہر ایک کا ایمان کرے گا۔ اس کے بعد مناظرہ اسطرح شروع ہوا

شیر بیشۂ سنّت:۔ (توحید الٰہی و نعت رسالت پناہی میں ایک نہایت فصیح و بلیغ ایمان افروز شیطان سوز خطبہ پڑھنے کے بعد) **مسلمان سنّی بھائیو! السلام علیکم** ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، اہلسنت اور وہابیہ دیوبندیہ کے درمیان اور مسائل نزاعیہ کے علاوہ ایک اختلافی مسئلہ علم غیب بھی ہے لیکن الحمد للہ اتنی بات پر تو میرا اور مولوی منظور سنبھلی کا مناظرہ سے قبل ہی اتفاق ہوگیا کہ حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے لیے تمام ماکان ومایکون کا تفصیلی علم محیط بعطائے الٰہی ماننے والا کافر نہیں اب یہ اختلاف رہا کہ یہ علم واقع میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے حاصل بھی ہے یا نہیں لیکن اسی علم غیب کے متعلق چند مسائل ہمارے اور دیوبندیوں کے درمیان وہ ہیں جن میں اختلاف کفر و اسلام کا اختلاف ہے جن کا ماننے والا ہمارے نزدیک مسلمان ہے اور ان کا منکر بلکہ ان میں اونکے شک کرنے والا قطعاً یقیناً کافر مرتد ہے لہذا پہلے اونہیں مسائل میں بحث کرکے اونکو طے کرلینا چاہیئے ہمارے نزدیک مخلوقات میں کسی کے علم کو بھی حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے علم اقدس سے زائد کہنے والا کافر ہے لیکن دیوبندی وہابیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ شیطان اور ملک الموت دونوں کا علم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زائد ہے اُن کے مقتدا رشید احمد گنگوہی و خلیل احمد انبہٹی اپنی مصدقہ و مصنفہ براہین قاطعہ مطبوعہ بلالی اسٹیم پریس ساڈھورہ کے صفحہ ۵۱ پر لکھتے ہیں،

شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کرکے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔

اس عبارت سے چار سطر پہلے لکھا،

شیخ عبد الحق روایت کرتے ہیں کہ مجھکو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں"

اسکا صاف مطلب یہ ہوا کہ حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو تو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں لیکن ملک الموت اور شیطان کو تمام دنیا کا علم محیط حاصل ہے اور معاذ اللہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زائد ملک الموت اور شیطان کا علم ہونے پر نص قطعی قائم ہے منظور سنبھلی صاحب بتائیں کہ ایسا لکھ کر گنگوہی و انبہٹی دونوں کافر مرتد ہوئے یا نہیں، اسیطرح ہم مسلمانان اہلسنت کا عقیدہ یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اونکے رب جل جلالہ نے ایسا علم عظیم وسیع عطا فرمایا جس کا مثل و نظیر کسی مخلوق کو نہیں ملا لیکن وہابیہ دیوبندیہ کا عقیدہ یہ ہے کہ غیب کی باتوں کا جیسا علم حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو ہے ایسا تو ہر بچے ہر پاگل ہر جانور ہر چارپائے کو بھی ہے چنانچہ دیوبندیوں کے حکیم الامۃ اشرفعلی تھانوی نے اپنے حفظ الایمان مطبوعہ انتظامی پریس کانپور کے صفحہ ۸ پر لکھا ہے،

"آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اسمیں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم تو زید و عمر بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے ڈھائی سطر بعد اور اگر تمام علوم غیب مراد ہیں اسطرح کہ اسکی ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اسکا بطلان دلیل نقلی و عقلی سے

ثابت ہے،،

اس عبارت میں علم غیب کی دو قسمیں کیں علم محیط کل اور علم البعض، پہلی قسم کو حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے نقلاً و عقلاً باطل بتایا۔ اب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے بعض علم غیب رہ گیا، اور یقیناً یہی مراد ہے اور قطعاً یہی واقع میں حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو حاصل ہے (اگرچہ ہم اہلسنت کے نزدیک یہ بعض بجائے خود ایسا وسیع ہے کہ تمام ما کان و ما یکون کا تفصیلی علم محیط بھی اس کا ایک ادنیٰ بعض ہے) اسی کو کہا کہ اسمیں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو ہر بچے ہر پاگل ہر جانور ہر چارپائے کو بھی حاصل ہے تو صاف صریح وہی مطلب ہوا کہ غیب کی باتوں کا جیسا علم رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو ہے ایسا تو ہر بچے ہر پاگل ہر جانور ہر چارپائے کو بھی ہے، منظور صاحب بتائیں ایسا لکھ کر تھانوی صاحب کافر مرتد ہوئے یا نہیں سنبھلی صاحب نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے اطلاع علی الغیب کے منکر کو الف لام کے نیچے لاکر کفر سے بچایا ہے مگر رشید احمد گنگوہی اپنے رسالہ میں جسکا نام یہ ہے مسئلہ در علم غیب رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم صفحہ ۲ پر یوں لکھتے ہیں،،

اسمیں ہر چہار آئمہ مذاہب و جملہ علماء متفق ہیں کہ انبیاء علیہم السلام غیب پر مطلع نہیں اور اسی مدعی کے اثبات پر ہزاروں آیات و احادیث شاہد ہیں

بتلائیے اس عبارت میں گنگوہی کے غیب پر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے مطلع ہونے کا مطلقاً انکار کیا یا نہیں، کہئیے اسمیں الف لام استغراق کا کہاں ہے بلکہ استغراق پر دلالت کرنے والا کوئی حرف بھی نہیں اور اسی الف لام ہی کا سہارا لیکر اس کے قائل کو کفر سے بچایا تھا اب بولیئے گنگوہی کافر مرتد ہوئے یا نہیں،

اسی سلسلہ میں ایک مزہ دار سوال اور بھی کرتا چلوں یہ دیکھیے میرے ہاتھ میں اسمٰعیل دہلوی کی تقویۃ الایمان مطبوعہ مرکنٹایل پرنٹنگ دہلی ہے اسکے صفحہ نمبر ۱ پر لکھتے ہیں،

جو کوئی کسی کا نام اٹھتے بیٹھتے لیا کرے اور دور و نزدیک سے پکارا کرے اور بلا کے مقابلہ میں اس کی دوہائی دیوے اور دشمن پر اس کا نام لیکر حملہ کرے اور اس کے نام کا ختم پڑھے یا شغل کرے یا اس کی صورت کا خیال باندھے اور یوں سمجھے کہ جب میں اس کا نام لیتا ہوں زبان سے یا دل سے یا اس کی صورت کا یا اسکی قبر کا خیال باندھتا ہوں تو وہیں اسکو خبر ہو جاتی ہے اور اس سے میری کوئی بات چھپی نہیں رہتی اور جو مجھ پر احوال گزرتے ہیں جیسے بیماری و تندرستی و کشائش و تنگی و مرنا جینا غم و خوشی سب کی ہر وقت اُسے خبر ہے اور جو بات میرے مُنہ سے نکلتی ہے وہ سب سُن لیتا ہے اور جو خیال و وہم میرے دل میں گزرتا ہے وہ سب سے واقف ہے سو ان باتوں سے مشرک ہو جاتا ہے اور اس قسم کی باتیں سب شرک ہیں اس کو اشراک فی العلم کہتے ہیں یعنی اللہ کا سا علم اور کو ثابت کرنا سو اس عقیدے سے آدمی البتہ مشرک ہو جاتا ہے خواہ یہ عقیدہ انبیاء و اولیاء سے رکھے خواہ پیر و شہید سے خواہ امام و امام زادے سے خواہ بھوت و پری سے پھر خواہ یوں سمجھے کہ یہ بات ان کو اپنی ذات سے ہے خواہ اللہ کے دینے سے غرض اس عقیدے سے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے

اس عبارت میں جسقدر امور کے علم کے اعتقاد پر شرک کا فتوےٰ دیا ہے انکو جملہ ما کان و ما یکون کے تفصیلی علم محیط کے ساتھ ہی نسبت ہے یا نہیں جو ایک قطرہ کے مہا لکھویں حصہ کو مہا سنکھ سمندروں کے ساتھ اور سنبھلی صاحب ابھی تحریر دے چکے کہ جملہ ما کان و ما یکون کا تفصیلی علم محیط بعطائے الٰہی غیر خدا کے لیئے ماننے والا مسلمان ہے کافر نہیں اب اگر دہلوی سچے ہیں تو سنبھلی مشرکوں کو مسلمان کہکر کافر ہو گئے اور اگر سنبھلی سچے ہیں تو اسمٰعیل دہلوی مسلمانوں کو مشرک بتاکر کافر ہو گئے اور پھر دہلوی کو اپنا امام و پیشوا مانکر سنبھلی کافر ہو گئے سنبھلی صاحب دونوں طرف سے کافر ہو گئے اور اُن کے دونوں راستے بند ہو گئے مسلمانو یہ ہے

حضور اقدس صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کا معجزہ قاہرہ کہ اپنے دشمنوں کا کفر وارتداد خود انہیں کے مونہوں سے قبلوا دیا۔ وللہ الحمد،

سنبھلی صاحب یہ بتاتے چلیں کہ اس عبارت میں دہلوی نے علم عطائی کو اللہ کا سا بتا کر علم الٰہی کو عطا کہا یا نہیں اور علم الٰہی کو عطائی کہنے والا کھلا کافر مرتد ہے یا نہیں میری اس تقریر میں چار عبارتوں پر زبردست اہم اصولی اعتراضات ہیں میں امید کرتا ہوں کہ سنبھلی صاحب اُن کا ایسا صاف واضح جواب دیں گے کہ اختلاف رفع ہو جائے جواب دیتے ہوئے ذرا اس کا بھی لحاظ رہے کہ براہین و حفظ الایمان کی عبارات پر علما حرمین طیبین نے بھی کفر وارتداد کا فتوے دیا ہے

روباہِ دشت دیوبندیت

(درود تاج پڑھنے کے بعد) مولانا حشمت علیخاں صاحب اور انکے اکابر کا یہ عقیدہ کہ اللہ تعالے نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو جمیع مغیبات کا علم دیا یہ قرآن کے خلاف ہے سورہ یٰسٓ میں اللہ تعالے فرماتے ہیں وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا یَنْبَغِیْ لَهٗ یعنی ہم نے اپنے رسول کو شعر نہیں سکھایا اور نہ وہ انکی شان کے لائق ہے اس سے دو باتیں معلوم ہوئیں ایک تو یہ کہ حضور کو شعر کا علم نہیں دوسرے یہ کہ انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کی شان کے لائق جو علوم ہیں وہی اُن کو دیے گئے اور جو اُن کی شان کے لائق نہیں وہ اُن کو نہیں ملے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی شعر اپنی عمر بھر میں نہ پڑھا کبھی کسی شعر کا صحیح وزن نہیں پڑھ سکتے تھے حدیث میں ہے کہ آدمی کا پیٹ شعر سے بھرے اس سے بہتر یہ ہے کہ اوسکا پیٹ پیپ سے بھر جائے۔ کیا آپ ثابت کر سکتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی کوئی شعر کہا کیا حضور کو شعر کا علم تھا یا نہیں اگر تھا تو اللہ نے تو دیا نہیں پھر کہاں سے آیا معلوم ہوا کہ حضور کے لیے علم شعر ماننے والا قرآن و حدیث کا مخالف ہے۔ امرء القیس بہت بہت زبردست شاعر تھا آپ کے اعلیحضرت بھی شعر کہتے تھے اور سنا ہے کہ جناب

کہ جناب بھی شعر کہتے ہیں اور رسول اللہ علیہ وسلم نے کوئی شعر نہیں کہا تو کیا امرء القیس کی یا آپ کی اور آپ کی اور آپکے پیر و مرشد کی شان جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑھ گئی۔ اگر آپ ثابت کر دیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی شعر کہا تو فی شعر پانچ روپیہ انعام لیں (غرض اس مضمون کو بکھوں میں پھیلا کر بیان کیا اور دس منٹ ختم کر دیے۔ اپنی اسی تقریر میں سنبھلی صاحب نے مغیبات کو مُغَیُّبات بضم المیم وکسر العین وسکون الیاء پڑھا اس پر حضرت شیر بیشۂ سنت نے ٹوکا کہ یہ کیا صیغہ ہے تو سنبھلی صاحب مبہوت ہو گئے سنبھلی صاحب کی بیکسی و بے لبسی اسوقت قابل تماشا تھی شیر بیشۂ سنت نے فرمایا چار پانچ برس ہوئے کہ سنبھل میں بھی آپنے یہ صیغہ غلط پڑھا تھا اور تین روز کے پیہم مطالبوں تقاضوں پر بھی آپ اسکو صحیح نہیں پڑھ سکے افسوس کہ اس طویل مدت میں بھی آپ کو ایک صحیح لفظ معلوم نہ ہو سکا اچھا آپ کی پشت پر جو ڈیڑھ سو مولوی موجود ہیں ان سب سے پوچھکر جواب دیجیے سنبھلی صاحب کی عاجزی و مجبوری دیکھکر جناب مولوی عصمت اللہ صاحب صدر مناظرہ کو ان پر رحم آیا اور کھڑے ہو کر سنبھلی صاحب سے کہنے لگے کہ اسوقت میزان و منشعب کا امتحان نہیں ہے صیغے تو بچے بتایا کرتے ہیں لہذا آپ ہرگز صیغہ نہ بتلایئے شیر بیشۂ سنت نے فرمایا کہ مجھے یہی ظاہر کرنا مقصود ہے کہ وہابیہ دیوبندیہ و غیر مقلدین کے بڑے بڑے مولویوں کو میزان منشعب بھی نہیں آتی اور اُنکو اتنی بھی لیاقت نہیں جتنی مبتدی طلبہ کو ہوتی ہے مگر صدر صاحب نے کسی طرح صیغہ پوچھنے کی اجازت ہی نہ دی!

شیر بیشۂ سنّت

مسلمانانِ اہلسنت! آپ حضرات کو پہلی فتح مبارک سنبھلی صاحب نے اپنی دس منٹ کی تقریر میں میرے کسی اعتراض کو ہاتھ نہ لگایا نہ اپنا اور اپنے بڑوں کا کفر اُٹھایا بحمدہ تعالے یہ میری حقانیت کی بُرہان اور سنبھلی کے بُطلان کی دلیل ہے سنبھلی صاحب نے سارا زور اسپر دیا ہے کہ حضور اقدس صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کو شعر کا علم نہیں دیا گیا مگر پہلے یہ بتانا چاہیے کہ علم

ہمیشہ بمعنی دانستن ہی آتا ہے کبھی لفظ علم سے ملکہ مراد نہیں ہوتا اور جب علم بمعنی ملکہ بھی آتا ہے
تو آیت کریمہ کے معنی یہ ہوئے کہ ہم نے اپنے محبوب صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو شعر کہنے کا ملکہ نہیں
دیا ان کو شعر بنانے پر قادر نہیں کیا اور نہ شعر بنانا ان کی شان کے لائق ہے پھر ملکہ کی نفی سے
علم کی نفی کیونکر ثابت ہوگی کیا علم اور ملکہ دونوں ایک ہی ہیں یا علم کو ملکہ لازم ہے۔ ہاں یہ صحیح ہے
کہ حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے تمام عمر شریف کوئی شعر نہیں فرمایا۔ مگر شعر نہ کہنے
سے شعر کو نہ جاننا کیونکر ثابت ہوا کیا یہ لازم ہے کہ جو شخص عمر بھر شعر نہ کہے اسکو حقیقت
شعر کا علم بھی نہ ہو۔ اور آپکو ماننا ہی پڑے گا ورنہ تقریب تمام نہ ہوگی اچھا تو اب فرمائیے
کیا عزوجل نے کبھی کوئی شعر کہا ہے اگر ہاں تو فی شعر پانچ روپیہ انعام آپکو دیا جائیگا اور
اگر فی الواقع اللہ تعالےٰ نے کبھی کوئی شعر نہیں فرمایا تو کیا آپکے اصول پر یہ لازم نہیں آتا
کہ معاذ اللہ خدائے پاک جل جلالہٗ بھی شعر نہیں جانتا۔ اتنا اور بتا دیجئے کہ آپکے پیشواؤں
قاسم نانوتوی و محمود حسن دیوبندی نے طویل طویل قصیدے اور مرثیے لکھے اور اللہ عزوجل نے
کبھی کوئی شعر نہیں فرمایا تو آپکے اصول پر یہ بھی لازم آیا یا نہیں کہ آپکے پیشواؤں کو ایک
ایسا علم حاصل ہے جو اللہ تعالیٰ کو نہیں معاذ اللہ تعالےٰ اتنا اور عرض کردوں یہ دیکھئے علامہ
امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شفا شریف صفحہ ۶۸ پر فرماتے ہیں

انما کانت غایۃ معارف العرب النسب واخبار اوائلھا والشعر
والبیان وھذا الفن من بحر علمہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ولا سبیل
الی جحد الملحد بشیٔ مما ذکرناہ

یعنی عرب کے کمالات علمیہ کی نہایت نسب اور متقدمین کے واقعات اور شعر و بیان کا جاننا
تھا اور یہ فن حضور اکرم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے علم کے سمندر میں سے ایک نقطہ ہے
اور انمیں سے کسی چیز کے انکار کی کسی ملحد کو گنجائش نہیں اور اسی مضمون کی تصریح ملا علی
قاری رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ نے شرح شفا جلد سوم صفحہ ۲۱۴ اور علامہ شہاب الدین خفاجی

رحمۃ اللہ علیہ نے نسیم الریاض جلد ۳ صفحہ ۲۱۴ پر فرمائی اب سنبھلی صاحب بتائیں کہ انکے نزدیک
یہ تینوں مقتدایان اسلام سچے ہیں تو خود سنبھلی ملحد بیدین ہوئے یا نہیں اور اگر سنبھلی صاحب خود اپنے
آپکو سچے کہیں تو انکے فتوے سے امام قاضی عیاض و علامہ خفاجی و ملا علی قاری تینوں قرآن
و حدیث کے مخالف ہوئے یا نہیں :-

روباہ دشتِ دیوبندیت

ساری پبلک دیکھ رہی ہے کہ آپنے میری کسی دلیل کا کچھ جواب نہیں دیا رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم کا بنایا ہوا ایک شعر بھی نہیں نقل کر سکے بلکہ میں تو یہانتک کہتا ہوں کہ اگر کبھی
حضور نے دوسرے کا شعر بھی پڑھا تو اسکو بھی صحیح نہیں پڑھا آپنے کہا تو یہ کہا آیت کریمہ میں
ملکہ کی نفی ہے خیر مہربان ملکہ بھی تو ما کان و ما یکون میں ہے اگر علم کو ملکہ کے معنی میں رکھیں جب بھی ہم
کو منظور ہے۔ مولوی صاحب نے تو یہ کہدیا کہ علم ملکہ کے معنی میں آتا ہے مگر اسکا ثبوت کچھ دیا
دوسری دلیل سنئیے اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں

"وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ"

یعنی تیرے رب کے لشکروں کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

معالم التنزیل و سراج المنیر و تفسیر کبیر میں لکھا ہے کہ جہنم پر جو فرشتے مقرر ہیں انمیں سردار
تو انیس ہیں مگر جو ماتحت فرشتے ہیں انکی تعداد خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ تفسیر بیضاوی
میں اسی آیت کے تحت میں لکھا ہے کہ ممکنات کا حصر کوئی نہیں کر سکتا (اور انہیں مہلات میں وقت
ختم کر دیا)

شیر بیشۂ سنت

آپ پبلک کی آنکھوں میں کیسی ہی خاک جھونکئیے مگر میں پبلک کو ایسا اندھا نہیں
سمجھتا کہ ٹھیک دوپہر میں چمکتے ہوئے سورج کا انکار کر دیگی آپ کی دلیل ذلیل کے میرے پرخچے

اڑا دیئے آپ کی تقریر کے ایک ایک حصے پر قہر الٰہی کے پہاڑ ڈھا دیئے مگر آپ کہے ہی جا رہے ہیں کہ میری کسی دلیل کا کچھ جواب نہیں دیا اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ شرافت کے ساتھ آپ کو کیسا تعلق ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شعر نہیں فرماتے تھے مگر اچھے برے صحیح غلط اشعار کو بخوبی پہچانتے بلکہ اصلاح بھی عطا فرماتے تھے چنانچہ سیدنا کعب بن زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب نعت پاک لولاک صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ایک قصیدہ تصنیف کر کے بارگاہ اقدس میں حاضر لائے جسکا پہلا مصرع یہ تھا کہ بانت سعاد فقلبی الیوم مبتول اسی کو عرض کرتے ہوئے جب اس شعر پر پہنچے وان رسول الله لنار یستضاء بہا: وانہ لسیف من سیوف الھند مسلول:

یعنی بیشک رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ایسی آگ ہیں جن سے روشنی لیجاتی ہے اور بیشک حضور ہند کی تلواروں میں سے ایک شمشیر براں ہیں حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فوراً اسکی اصلاح یوں عطا فرمائی وان رسول الله لنور یستضاء بہ: وانہ لسیف من سیوف الله مسلول:- یعنی بیشک رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایسے نور ہیں جن سے نور حاصل کیا جاتا ہے اور بیشک حضور اللہ کی تلواروں میں سے ایک کھنچی ہوئی تلوار ہیں۔

اگر حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شعر کا علم مطلقاً نہ ہوتا تو کیونکر اصلاح عطا فرماتے، الحمد للہ اب واضح ہو گیا کہ شعر نہ کہنا اور چیز ہے اور شعر نہ جاننا اور چیز ہے سنبھلی صاحب نے مجھ سے اسکا ثبوت مانگا ہے کہ علم بمعنی ملکہ بھی آتا ہے مگر مدعی تو خود آپ ہیں بار ثبوت تو آپ کے ذمہ ہے جو ثبوت کا مدعی ہے اس کو فتجلی لی کل شیء وعرفت اور فعلمت مافی السموٰت والارض وغیرہ احادیث شریفہ اور نزلنا علیک الکتب تبیانا لکل شیء اور ما فرطنا فی الکتب من شیء اور ما کان حدیثا یفتری من دون الله ولکن تصدیق الذی بین یدیہ وتفصیل کل شیء وغیرہ آیات کریمہ کا عموم ہی کافی ہے جو نفی کا مدعی ہے اس پر بار ثبوت ہے کہ فلاں چیز اس عموم سے خارج ہے مگر خیر سنیئے حدیث شریف ارشاد ہوا علموھن الغزل" یعنی عورتوں کو کاتنا سکھاؤ کہیئے علم کے ملکہ مراد ہوا یا نہیں دوسری حدیث شریف ارشاد ہوا علموا ابنیکم الرمی یعنی اپنے بیٹوں کو تیر اندازی سکھاؤ کہیئے علم ملکہ کے معنی میں آیا سمجھ میں۔ قرآن پاک فرماتا ہے وعلمنٰہ صنعۃ لبوس لکم لتحصنکم من باسکم. یعنی ہم نے داؤد کو تمہارے لیے ایک پوشاک بنانی سکھائی تاکہ تم کو تمہاری لڑائی سے محفوظ رکھے کہیئے علم بمعنی ملکہ ہے یا نہیں آپ قرآن و حدیث کے ارشادات تو مشکل سے سمجھیں گے آپ ہی کی زبان میں آپ کو سمجھاؤں کوئی شخص یوں کہے کہ مولوی منظور صاحب کو روٹی پکانے کا علم نہیں آتا کیا اس کا یہ مطلب ہو گا کہ سنبھلی صاحب کو یہ بھی معلوم نہیں کہ روٹی توے کے اوپر ہوتی ہے یا توا روٹی کے اوپر بلکہ یقیناً یہی مطلب ہے کہ آپ کو اتنی مہارت اور مشق نہیں کہ آپ روٹی پکا سکیں کہیئے علم کے معنی ملکہ ہوئے یا نہیں آپ نے یہ کہکر کہ ملکہ بھی تو ما کان و ما یکون میں ہے اسی کا علم منفی ہوا تو جملہ ما کان و ما یکون کا علم تو نہ رہا اپنی علم دانی کا ثبوت دیدیا اور یہ کوئی نئی آپ کی نہیں بلکہ آپکے پشت سوار ایڈیٹر النجم مبلغ وہابیہ ملکی شیخ جی عبدالشکور کاکوروی جن کے آپ نوکر ہیں وہ بھی مناظرہ امروہہ میں یہی جہالت بک چکے ہیں مگر افسوس کہ آپکے آقائے نعمت کاکوروی کو یہ بھی معلوم نہیں کہ ملکہ ایک مستقل مقولہ ہے اور علم ایک علیحدہ مقولہ سے ہے یہ بالکل ایسا ہی ہے کہ نفی قدرت سے نفی علم ثابت کی جائے ولا حول ولا قوۃ الا باللہ آیت کریمہ میں جنود ربک سے مراد ملائکہ ہیں اور اسپر کوئی دلیل شرعی قائم نہیں کہ قیامت قائم ہونے کے بعد تخلیق ملیکہ بند ہو جائیگی ہو سکتا ہے کہ وہ ملائکہ اسمیں مراد ہوں جو بعد قیام قیامت پیدا کیے جائیں گے تو یہ ہمارے دعوے کے کیا خلاف ہو گا یہ بات خوب یاد رہے کہ قرآن عظیم اور احادیث کریمہ میں جن علوم کی نفی حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کی گئی ہے وہاں علم ذاتی کی نفی مراد ہے اور کسی آیت میں اللہ عزوجل نے ماکان و مایکون میں کسی چیز کے متعلق ہرگز یہ نہیں فرمایا کہ ہم نے اسکا علم اپنے حبیب صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہ دیا۔

اور نہ کبھی دیں گے اسیطرح کسی حدیث میں رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے ماکان ومایکون میں
کسی چیز کے متعلق ہرگز یہ نہیں فرمایا کہ اس کا علم اللہ تعالے نے مجھ کو نہیں دیا اور نہ کبھی دیگا جبتک
آپ اس مضمون کی تصریح فرمانے والی کوئی حدیث شریف یا آیت کریمہ نہیں پیش کریں گے اسوقت
تک آپ کا دعوے ہرگز ثابت نہیں ہوسکتا۔ قاضی بیضاوی نے حصر ممکنات کو کسی مخلوق کے لیئے
ناممکن بتایا یہ ہمارے دعوے سے مخالفت نہیں رکھتا ہمارا دعوی حصر ممکنات کا نہیں بلکہ حصر
جملہ ماکان و مایکون کا ہے۔ سنبھلی صاحب ماکان و مایکون کو جملہ ممکنات سے کوئی نسبت ہی نہیں ہے
یہ متناہی وہ غیر متناہی افسوس غیر متناہی کی نفی سے متناہی کی نفی ثابت کرنا چاہتے ہیں
اسی پونجی پر شیروں کے آگے آنے کی ہمت ہے۔ تفسیر امام ابن جریر طبری مطبع مصر جلد دہم
صفحہ ۱۰۵ پر ہے کہ حضرت امام مجاہد رحمہ اللہ تعالے سے مروی ہے کہ انہ قال فی قولہ تعالی
ولئن سألتہم لیقولن انما کنا نخوض ونلعب قال رجل من المنافقین
یحدثنا محمد ان ناقۃ فلان بوادی کذا وکذا وما یدریہ بالغیب،
یعنی کسی شخص کی اونٹنی گم ہوگئی اسکی تلاش تھی رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا
اونٹنی فلاں جنگل میں فلاں جگہ ہے اسپر ایک منافق بولا محمد (صلی اللہ تعالی علیہ وسلم) بتاتے ہیں
کہ اونٹنی فلاں جگہ ہے محمد غیب کیا جانیں اسپر عزوجل نے یہ آیت کریمہ اتاری "ولئن سألتہم
لیقولن انما کنا نخوض ونلعب قل اباللہ وآیاتہ ورسولہ کنتم تستہزءون
لا تعتذروا قد کفرتم بعد ایمانکم" یعنی اور اگر تم ان سے پوچھو تو بیشک
ضرور کہینگے کہ ہم تو یونہی ہنسی کھیل میں تھے تم فرمادو کیا اللہ اور اسکی آیتوں اور اسکے رسول
سے ٹھٹھا کرتے تھے بہانے نہ بناؤ تم کافر ہوچکے اپنے ایمان کے بعد یہاں سے معلوم ہوا کہ جو شخص
حضور اقدس صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کے مطلع علی الغیب ہونے کا مطلقاً منکر ہو وہ اللہ و قرآن
و رسول سے ٹھٹھا کرنے والا ہے کافر ہے مرتد ہے اب بتایئے گنگوہی جی بحکم قرآن پاک کافر
مرتد ہوئے یا نہیں۔ صبح کا سارا وقت ختم ہوگیا آپنے اپنے اکابر کا اسلام ثابت نہیں کیا اب بعد

عصر یہ مناظرہ ہوگا امید ہے کہ آئندہ اجلاسوں میں آپ اپنا اور گنگوہی و انبہٹی و تھانوی کا کفر اٹھانے
کی کوشش کریں گے۔

کاروائی مناظرہ بعد عصر ۲۴ جمادی الاخریٰ ۱۳۵۲ھ

(یکشنبہ)

ردبالا دشت دیوبندیت:۔ تمام حاضرین دیکھ چکے ہیں کہ مسئلہ علم غیب پر بحث
شروع ہوئی تھی اس مسئلہ پر جسقدر آیات و احادیث میں نے پیش کیں ہمارے فاضل دوست
مولوی حشمت علی خان صاحب نے انکو ہاتھ بھی نہیں لگایا اور اس مسئلہ پر اپنی کمزوری محسوس کرتے
ہوئے اس سے گریز کی اور عبارات تقویۃ الایمان و براہین قاطعہ و حفظ الایمان کی بحث چھیڑ دی آپ
حضرات مجھ کو نہیں جانتے مگر مولوی حشمت علی صاحب بہت اچھی طرح جانتے ہیں انکو معلوم ہے
کہ محمد منظور سے مناظرہ کا انجام اچھا نہیں اسی لیے اصل مبحث سے فرار کر رہے ہیں چلئے میں
بھی اپنے فاضل دوست کی خاطر انہیں عبارتوں پر بحث کرتا ہوں، مولوی صاحب نے تقویۃ
الایمان کی عبارت پڑھ کر حضرت مولانا اسمٰعیل شہید کا کفر ثابت کیا ہے مگر آپکو معلوم نہیں کہ
آپکے اعلیحضرت تو انکو مسلمان کہتے ہیں اب وہی منطق چلایئے اگر آپ سچے ہیں تو اعلیحضرت
کافر کو مسلمان کہہ کر کافر ہوگئے اور اگر اعلیحضرت سچے ہیں تو آپ مسلمان کو کافر کہہ کر کافر ہوگئے،
براہین قاطعہ کی عبارت میں کفر کی بو بھی نہیں۔ اصل بات آپ لوگوں نے سمجھی ہی نہیں یا سمجھے
ہیں مگر جان بوجھ کر حسد و عناد کیوجہ سے اسلام کو کفر بناتے ہیں اصل یہ ہے کہ علم کی دو قسمیں ہیں
دینی اور دنیوی یا پاک اور ناپاک تو انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کو جسقدر علوم حاصل ہیں وہ سب
دینی اور پاک ہیں اور شیطان کو دنیا کے ناپاک علوم حاصل ہیں جب جناب رسول مقبول صلی
اللہ تعالے علیہ وسلم مدینہ شریف میں تشریف لائے تو وہاں کے لوگوں کو دیکھا کہ کھجوروں میں نر مادہ کا

جوڑا لگاتے تھے حضورؐ نے منع فرمایا لوگوں نے ایک سال جوڑا نہیں لگایا تو پھل کم آئے لوگوں نے حضورؐ
سے شکایت کی تو فرمایا "اَنْتُمْ اَعْلَمُ بِاُمُوْرِ دُنْیَاکُمْ" یعنی تم مجھ سے زیادہ دنیا کی باتوں
کو جاننے والے ہو اس سے معلوم ہوا کہ دنیا کی باتوں کا علم حضورؐ کو نہیں۔ علوم دنیویہ حضور کے لیے ماننا
حضور کی توہین ہے جو شخص دنیا کی باتوں کا علم حضورؐ کے لیے ثابت کرتا ہے وہ محبت کے پردے میں
حضور کے ساتھ عداوت کرتا ہے۔ بس اب براہین قاطعہ کی عبارت کا مطلب صاف ہو گیا کہ شیطان کو دنیا
کے متعلق شیطنت کے جو علوم ہیں وہ فخر عالم علیہ السلام کو حاصل نہیں شیطان کو دنیا کے متعلق
شیطنت کے جو علوم ہیں وہ فخر عالم علیہ السلام کو حاصل نہیں
شیطان کو اس بات کے جاننے کی ضرورت ہے کہ فلاں عورت فلاں مقام پر اس وقت
تنہا بیٹھی ہے اور فلاں شخص کو زنا کے لیے فلاں ترکیب سے اس کے پاس پہنچایا جا سکتا ہے نبیؐ
کو ان بیہودہ باتوں کے جاننے کی ضرورت نہیں شیطان[1] کا کام گمراہ کرنا ہے تو گمراہ کرنے کا
علم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے زائد شیطان کو ہے حضور کو یہ علم شیطان سے کم ہے مگر مزہ
دار بات تو یہ ہے کہ جس مضمون کی بنا پر آپ حضرت مولانا خلیل احمد صاحب کو کافر کہتے ہیں وہی
بات آپ کے مولانا عبد السمیع صاحب بھی لکھ گئے ہیں چنانچہ اسی انوار ساطعہ کے صفحہ ۵۲ پر جو
براہین قاطعہ کے اوپر چڑھی ہے لکھتے ہیں تماشا یہ کہ،

"اصحاب محفل میلاد تو زمین کی ہر جگہ پاک ناپاک مجالس مذہبی وغیر مذہبی
میں حاضر ہونا رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نہیں دعویٰ کرتے،
ملک الموت اور ابلیس کا حاضر ہونا اس سے بھی زیادہ تر مقامات پاک وناپاک
کفر وغیر کفر میں پایا جاتا ہے"

اور اسی انوار ساطعہ پر آپ کے اعلیٰحضرت نے بھی تصدیق لکھی ہے تو اب بتائیے آپ کے اعلیٰحضرت

---

[1] اس عبارت کی تحریر طلب کی گئی تو اس کے بدلے تحریر نمبر ۲ لکھ کر دی اور کھلا جھوٹ بولا کہ میں نے تو یہی کہا تھا

اور مولانا عبد السمیع اور خود آپ مضمون کو مان کر کافر ہوئے یا نہیں ؎

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں — لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

شیر بیشۂ سنت:- کیا تمام حاضرین کو آپ نے گنگوہی کی طرح اندھا سمجھ لیا ہے
کہ جو آپ کہہ دیں گے وہی مان لیں گے۔ سارا جلسہ شاہد ہے کہ میں مسئلہ علم غیب سے ایک قدم باہر
نہیں گیا۔ اگر ہمیں آپ کے کفریات پر بحث کرنی ہوتی تو کیا فتویٰ گنگوہی کا فوٹو پیش نہ ہوتا
کیا عبارات کفریہ تحذیر الناس پیش نہ ہوتیں مگر نہیں ہم نے صرف وہ عبارتیں ذکر کی ہیں جو مسئلہ
علم غیب سے تعلق رکھتی ہیں عبارت تقویۃ الایمان میں کسی نبی یا ولی کے لیے بعطائے الٰہی علم غیب
ماننے والے کو مشرک لکھا براہین قاطعہ میں شیطان کے علم غیب کو حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ
وسلم کے علم غیب سے زیادہ وسیع کہا حفظ الایمان میں حضور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے علم غیب کو
بچوں، پاگلوں، جانوروں، چارپایوں کے علم غیب کے مثل لکھا تو مجھے کہنا یہ ہے کہ مسئلہ علم غیب
ہی کے اندر مسلمانان اہلسنت اور وہابیہ دیوبندیہ کے درمیان جو زبردست اصولی اختلافات
موجود ہیں پہلے ان پر بحث ہو جائے جن کی وجہ سے ایک دوسرے کو کافر مشرک کہہ رہا ہے
اس کے بعد پھر مسائل فرعیہ پر بھی بحث ہو جائے مگر الاھم فالاھم کی اصل اصیل کو
نظر انداز نہ کیا جائے۔ الحمد للہ نہ میں نے خلط مبحث کیا نہ مبحث سے گریز کی۔

الحمد للہ کہ صبح کا سارا وقت بیکار بحث میں گزار کر اس وقت یہ دیکھتے ہوئے کہ خود
عوام وہابیہ بھی اپنے مناظر کا عجز وفرار محسوس کر رہے ہیں اور جا بجا اس کی چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں
مجبور ہو کر عبارتوں کی بحث پر آگئے۔ خیر صبح کا بھولا شام کو آئے اس کو بھولا نہ کہا جائے عبارت
تقویۃ الایمان کی جب کوئی توجیہ آپ سے نہ ہو سکی تو انہوں کا ساتھ چھوڑ کر حضور پر نور امام
اہلسنت مجدد دین وملت مرشد برحق سیدنا اعلیٰحضرت قبلہ فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ
کی اس عظیم وجلیل احتیاط کا سہارا پکڑا جس کو دیکھ کر اعداد مخالفین بھی انگشت بدنداں ہیں
مگر سنبھلی صاحب ذرا غور کیجیے میں نے اپنی تقریر میں اسمٰعیل دہلوی کو نہ مسلمان کہا نہ کافر

میں تو آپ پر الزام قائم کیا ہے کہ آپ تو حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے جملہ ما کان و ما یکون کا تفصیلی علم محیط بعطائے الٰہی ماننے والے کو مسلمان کہتے ہیں اور آپکے پیشوا دہلوی صاحب کے نزدیک وہ کروڑوں سنکھوں مشرکوں کے برابر تنہا کافر مشرک ہے۔ آپکے فتوے سے وہ کافر اور ان کے فتوے سے آپ کافر۔ اسکا یہ کیا جواب ہوا کہ اعلیحضرت قبلہ نے اسمٰعیل صاحب کو کافر نہیں کہا ہے اس بات نے آپ پر سے کیا الزام دفع کیا۔ آپ کا اور آپکے مقتدا کا باہمی تناقض تو بدستور باقی ہے اور یہ بھی بالکل جھوٹ ہے کہ حضور اعلیحضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسمٰعیل کو مسلمان کہا ہے ہرگز نہیں بلکہ اسکو کافر کہنے سے زبان روکی ہے اور اسکی وجہ یہ ہے کہ اسمٰعیل دہلوی کی توبہ مشہور ہے اگرچہ وہ شہرت فی نفسہا غلط ہو مگر اس شہرت کاذبہ سے بھی شبہ پیدا ہو گیا اور تکفیر کے لیے قطع و یقین درکار ہے احتیاطاً کیوجہ سے بھی تکفیر سے کف لسان کرنے والا اگر آپکے نزدیک کافر ہے تو یہ دیکھیے آپکے پیشوا رشید احمد گنگوہی اپنے فتاوٰے رشیدیہ حصہ اول مطبوعہ ہندوستان پرنٹنگ ورکس دہلی کے صفحہ نمبر ۳۴ پر لکھتے ہیں

”بعض آئمہ نے جو یزید کی نسبت کفر سے کف لسان کیا ہے وہ احتیاط ہے“

اب گنگوہی صاحب پر لگائیے کفر کا فتوے کہ یزید کی تکفیر سے بوجہ احتیاط کف لسان کرتے ہیں کہیے انکو کافر۔ آپنے حدیث شریف پڑھی جس کا ترجمہ آپنے کیا دنیا کی باتوں کو تم مجھ سے زیادہ جاننے والے ہو۔ افسوس مصطفےٰ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی شان گھٹانے کے لیے اپنی طرف سے حدیث میں پیوند لگا دیا اس حدیث میں مِنّی کا لفظ کہاں ہے جس کا ترجمہ آپنے مجھ سے کیا ہے۔

اب سنیے ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شرح شفائے قاضی عیاض جلد اول صفحہ ۲۰۰ پر فرماتے ہیں

(ومن معجزاتہ الباھرۃ) ای آیاتہ الظاھرۃ (ما جمعہ اللہ لہ من العوارف) ای الجزئیۃ (والعلوم) ای الکلیۃ والمدرکات الظنیۃ

والیقینیۃ والاسرار الباطنۃ والانوار الظاھرۃ (وخصہ من الاطلاع علی جمیع مصالح الدنیا والدین) ای ما یتم بہ اصلاح الامور الدنیویۃ والاخرویۃ واستشکل بانہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وجد الانصار یلقحون النخل فقال لو ترکتموہ فترکوہ فلم یخرج شیئا او خرج شیصا فقال انتم اعلم بامور دنیاکم واجیب بانہ کان ظنا منہ لا وحیا وقال الشیخ سیدی محمد السنوسی اراد ان یحملھم علی خرق العوائد فی ذلک الی باب التوکل واما ھناک فلم یمتثلوا فقال انتم اعرف بدنیاکم ولو امتثلوا وتحملوا فی سنۃ او سنتین لکفوا امر ھذہ المحنۃ“

یعنی حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روشن معجزات میں سے یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے آپکے واسطے معارف جزئیہ اور علوم کلیہ اور مدرکات ظنیہ اور معلومات یقینیہ اور اسرار باطنہ اور انوار ظاہرہ جمع کیئے اور آپ کو دنیا اور دین کی تمام مصلحتوں پر مطلع فرما کر خاص کیا۔ اس پر یہ اعتراض ہو سکتا ہے کہ ایک مرتبہ حضور نے انصار کو ملاحظہ فرمایا کہ خرما کی نر کی کلی کو مادہ کی کلی میں رکھتے تھے تاکہ پھل زیادہ ہو حضور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کاش تم ایسا نہ کرتے انصار نے چھوڑ دیا تو پھل نہ آئے یا خراب آئے تو حضور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے دنیوی کاموں کو خوب جانتے ہو اس اشکال کا جواب یوں دیا گیا کہ حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود گمان فرما لیا تھا کوئی وحی اس امر میں نازل نہ ہوئی تھی مگر حضرت علامہ سیدی محمد سنوسی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکو عادتوں کیخلاف باتوں پر برانگیختہ کر کے اور باب توکل تک پہنچانے کا ارادہ فرمایا تھا انہوں نے اطاعت نہ کی اور جلدی کی تو حضور نے فرما دیا کہ تم اپنے دنیا کے کاموں کو خود ہی جانو اگر وہ سال دو سال اطاعت کرتے اور تلقیح نہ کرتے تو انہیں تلقیح کی محنت نہ اٹھانی پڑتی اس جواب کو ملا علی قاری فرماتے ہیں ھو فی غایۃ من اللطافۃ یعنی علامہ سنوسی کا یہ جواب نہایت لطیف ہے علامہ شہاب الدین خفاجی نسیم الریاض

ہیں فرماتے ہیں ھو فی غایۃ الحسن لمن تأملہ (یعنی علامہ سنوسی کا جواب نہایت خوب ہے اس کے لیے جو اسمیں غور کرے آپنا اور بتا تا چلوں کہ خصہ من الاطلاع علی جمیع مصالح الدنیا والدین یہ شفا شریف میں امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ کا ارشاد ہے جس کی شرح ملا علی قاری و علامہ خفاجی نے کی ہے اب بتائیے علامہ محمد سنوسی کا جواب جسکو ملا علی قاری نے نہایت لطیف اور علامہ خفاجی نے نہایت اچھا کہا آپ کے نزدیک صحیح ہے یا نہیں امام قاضی عیاض اور علامہ خفاجی و ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم نے دین و دنیا کی تمام مصلحتوں کا علم حضورؐ کے لیے مانکر آپکے فتوے سے انہوں نے حضورؐ کے ساتھ محبت کے پردہ میں عداوت اور حضور کی توہین کی یا نہیں اور یہ تینوں بزرگان دین آپ کے نزدیک کافر ہیں یا مسلمان، انوار ساطعہ کی عبارت پر براہین قاطعہ کی عبارت کا قیاس اسلام پر کفر کا قیاس ہے۔ حضورؐ کا لفظ جب بلا قرینہ بولا جاتا ہے تو اسکے معنی جسم کے ساتھ موجود ہونا ہوتے ہیں تو عبارت انوار ساطعہ کا مطلب یہ ہوا کہ حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اپنے جسم اقدس کے ساتھ صرف محافل میلاد شریف میں اور زمین کے پاک مقامات میں تشریف لاتے ہیں اور تمام جانداروں کی روحیں قبض کرنے کے لیے ملک الموت علیہ السلام اپنے جسم ملکی کے ساتھ آجاتے ہیں اور ابلیس اپنے جسم پلید کے ساتھ پاک و ناپاک ہر جگہ موجود رہتا ہے کہیئے اسمیں کیا توہین ہوئی بلکہ توہین تو اسمیں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے جسم پاک کو نجس جگہوں میں موجود مانا جائے۔ بخلاف عبارت براہین قاطعہ کے اسمیں حضور کی بحث نہیں بلکہ وسعت علم کی بحث ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو تو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں لیکن ملک الموت اور شیطان کو تمام روئے زمین کا علم محیط حاصل ہے حضور مکان اور علم مکان میں بون بعید فرق عظیم ہے کیا آپکے نزدیک حضور اور علم دونوں ایک ہی چیز ہیں یا علم کے لیے حضور جسمی لازم ہے اب جو تاویل عبارت براہین کی آپنے بیان کی ہے اسپر نظر ڈالیے یہ تاویل نہیں چلتی۔ شیطان کے متعلق تو آپنے یہ کہدیا مگر اس عبارت میں ملک الموت کا لفظ بھی تو ہے

کیا ملک الموت کا علم بھی آپکے نزدیک شیطانی و ناپاک علم ہے اگر ہاں تو یہ آپ کا ایک اور کفر ہوگا۔ آپنے کہا شیطان کا کام گمراہ کرنا ہے گمراہ کرنے کے طریقوں کا علم اسی کو چاہیئے مگر یہ بھی دیکھیئے کہ اگر شیطان کا کام گمراہ کرنا ہے تو حضرات انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام امت کو شیطان کے مکر و فریب سے بچانے ہی کے لیے مبعوث ہوتے ہیں اسکے یہ ثابت ہوا کہ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کو شیطان کے دھوکوں اور فریبوں اور گمراہ کرنے کے تمام طریقوں کا علم ہونا بھی ضروری ہے اگر انکو شیطان کا مکر معلوم ہی نہ ہوگا تو امتیوں کو مکر شیطان سے کیونکر بچائیں گے آپنے یہ بھی کہا کہ ہم اہلسنت محض حسد و عناد کی وجہ سے وہابیہ دیوبندیہ کو کافر کہتے ہیں ہم اس الزام کے کذب محض ہونے پر اللہ و رسول جل جلالہ و صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو شاہد بناتے ہیں واللہ العظیم اگر آپ لوگ اور آپ کے اکابران گستاخیوں سے توبہ کرلیں تو ہم ابھی آپکو دینی بھائی اور آپکے اکابر کو اپنے اکابر سمجھیں گے آپکی تعظیم و توقیر کرینگے آپ لوگوں کے مدائح شائع کریں گے الحمد للہ کہ اس نے اپنے فضل و کرم سے اپنے حبیب صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے صدقہ میں الحب للہ والبغض للہ کی توفیق بخشی ہے اللہ عز وجل ہم کو اسی پر زندہ رکھے اسی پر موت دے اور اسی پر قیامت کے روز محشور فرمائے آمین،

عبارت براہین میں صاف یہ لفظ موجود ہیں،

شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم

کی کونسی نص قطعی ہے

اسکا صریح مطلب یہی ہوا کہ شیطان و ملک الموت کے علم مبارک کا وسیع ہونا قرآن و حدیث سے ثابت ہے مگر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم مبارک کا وسیع ہونا کسی آیت یا حدیث سے ثابت نہیں اسی کو اسکے پہلے خلاف نصوص قطعیہ کے کہدیا یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے علم کا وسیع ہونا آیات کریمہ و احادیث شریفہ سے ثابت ہے افسوس محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو ایسی سٹری گندی

گالیاں دیے جا رہے ہیں اور آپ ان بدگویوں و دشنام دہندوں کو اپنا امام و پیشوا سمجھ رہے ہیں اللہ حیا کے انصاف دے،، آمین

روباہِ شتِ دیوبندیت

ہمارے فاضل دوست نے اپنی طول طویل تقریر میں اپنے نزدیک مناظرہ ہی ختم کر دیا مجھ پر یہ الزام دیا ہے کہ حدیث میں مِنِّی نہیں پھر مجھ سے ترجمہ کیسے کر دیا۔ کاش آپ کافیہ پڑھ لیتے پڑھی تو ہوگی مگر پڑھ کر بھول نہ جاتے تو آپ کو معلوم ہوتا کہ اَعْلَمُ اسم تفضیل ہے اور تفضیل کے لئے مفضل اور مفضل علیہ دو چیزیں ضروری ہیں پس حدیث میں مفضل تو صحابہ ہیں اور مفضل علیہ حضور ہیں تو اگرچہ مِنِّی لفظ میں نہیں لیکن مقدر منوی ہے آپنے یہ کیا کہدیا کہ اعلیحضرت نے مولانا اسمعیل شہید کو مسلمان نہیں کہا۔ اے جناب مذہب اہلسنت کا مسئلہ ہے کہ کفر و اسلام میں واسطہ نہیں جو کافر نہ ہوگا وہ مسلمان ہے جو مسلمان نہیں وہ کافر ہے جب آپکے اعلیحضرت نے شہید مرحوم کو کافر نہیں کہا تو یقیناً مسلمان لکھا۔ یہ بھی غلط ہے کہ توبہ مشہور ہونے کی وجہ سے کف لسان کیا گیا وہ تو یہ لکھتے ہیں

جب تک ضعیف سا ضعیف سا احتمال ملے گا حکم کفر جاری کرتے، ڈریں گے

یہاں تو کہیں توبہ مشہور ہونے کا تذکرہ نہیں کیا ملاحظہ ہو تمہید ایمان صفحہ ۴۳ آپ تو ہم کو توبہ کی نصیحت کرتے ہیں اور آپکے اعلیحضرت تمہید ایمان صفحہ نمبر ۲۸ پر لکھتے ہیں،

جو کسی نبی کی شان میں گستاخی کے سبب کافر ہوا اس کی توبہ کسی طرح قبول نہیں اور جو اس کے عذاب یا کفر میں شک کرے خود کافر ہے

آپکے اعلیحضرت کے نزدیک گستاخ بارگاہ رسالت کی توبہ قبول ہی نہیں اور آپ ایسے شخص سے جس پر آپکے نزدیک بارگاہ رسالت کی گستاخی کا الزام ہے، توبہ چاہتے ہیں تبلیئے دونوں میں کون

سچا ہے براہین قاطعہ کی عبارت کو میں واضح کر چکا کہ اسمیں شیطان کے لیے دنیوی علوم کی وسعت ثابت کی گئی ہے اور دنیائے دنی کے علوم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے ماننا حضور کی توہین ہے حدیث میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنْ عِلْمٍ لَّا یَنْفَعُ۔ یعنی اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس علم سے جو نفع نہ دے، اس سے معلوم ہوا کہ علوم کی دو قسمیں ہیں علوم نافعہ اور علوم غیر نافعہ جب حضور کو علوم غیر نافعہ نہیں دیے گئے تو حضور کو جملہ ماکان و مایکون کا علم محیط نہ ہوا کیونکہ یہ علوم غیر نافعہ بھی ماکان و مایکون میں سے ہیں آپ جب کہتے ہیں کہ حضور کو جملہ ماکان و مایکون کا علم محیط اللہ تعالیٰ نے دیدیا تو آپ یہ مانتے ہیں کہ حضور کی دعا قبول نہیں ہوئی کہیے آپنے تعظیم کے پردے میں حضور کی توہین کی یا نہیں ہم نے آپسے کہا ہے کہ جب انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام ہدایت کے لیے مبعوث ہوتے ہیں تو ضرور ہے کہ انکو شیطان کے مکروں فریبوں اور گمراہ کرنے کے تمام طریقوں کا پورا علم ہو تاکہ اپنی امت کو آگاہ کریں اور وہ اُن سے بچ جائیں، سُنیئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مکائد ابلیس اور اُن سے بچنے کی تدبیروں کا پورا علم رکھتے تھے مگر انبیاء کو تلبیس ابلیس و اضلال شیطان کے صرف کلیات معلوم ہونا ضروری ہیں جزئیات کا علم ضروری نہیں، سُنیئے، خود شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں،

"کہ من بندہ ام نمیدانم آنچہ در پس ایں دیوار است"

یعنی بعض روایتوں میں آیا ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں ایک بندہ ہوں مجھے نہیں معلوم کہ اس دیوار کے پیچھے کیا ہے، اب تو آپ کو معلوم ہوا کہ انبیاء علیہم السلام کو دنیا کی چیزوں کا علم ضروری نہیں ان کا علم ذات و صفات و احکام خداوندی کے متعلق ہوتا ہے دنیوی علوم اُنکے لیے ثابت کرنا اُن کی توہین ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک کی مثال ایک شیشہ کی سی ہے شیشہ میں پری اچھی معلوم ہوتی ہے شیشہ پر کثرت سے مکھیوں کا بیٹھنا اس کو بدنما کر دیتا ہے آپنے مجھ کو الزام دیا ہے کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے والوں کو اپنا امام جانتا ہوں یہ مجھ پر افترا و تہمت ہے ہمارا تو عقیدہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

کی نعلین کے نیچے کی مٹی کی کوئی شخص توہین کرے تو وہ کافر ہے مرتد ہے واجب القتل ہے اسکو
چاروں مذہبوں میں پناہ نہیں اسکے وجود سے دنیا کو پاک کر دینا چاہیے،
مگر مہربان توہین ثابت بھی تو ہو یہاں تو یہ تماشا ہے کہ جن عبارتوں میں توہین کا شائبہ بھی نہیں
آپ نے بزدستی انکو توہین بتا کر علمائے اسلام کو کافر بنانا چاہتے ہیں براہین قاطعہ کی عبارت کا مطلب میں
بیان کر چکا مزید توضیح کے لیے ایک مثال اور عرض کرتا ہوں اگر یوں کہا جائے کہ فلاں چمار کو جوتا
گانٹھنے کا علم اور فلاں جواری کو جوا کھیلنے کا علم ابو حنیفہ سے زیادہ آتا ہے تو اسمیں کیا امام صاحب
کی توہین ہو جائیگی ہرگز نہیں بلکہ توہین تو اسمیں ہوگی کہ یوں کہا جائے کہ چمار سے زائد جوتا گانٹھنا یا جواری
سے زائد جوا کھیلنا امام ابو حنیفہ جانتے ہیں اب تو کھل گیا کہ جسکو آپ تعظیم سمجھ رہے ہیں وہی توہین
ہے اور جسکو آپ توہین بتا رہے ہیں وہی تعظیم ہے

شیر بیشۂ سُنت

افسوس سنبھلی صاحب نے تعلیاں تو بہت کیں ڈینگیں بہتیری ماریں مگر کوئی ایسی بات نہ کہی
جس سے انکے پیشوا کا کفر اُٹھ جاتا مجھے آپ کہتے ہیں کہ کافیہ پڑھ لی ہوتی تو معلوم ہوتا کہ افعل اسم
تفضیل کا وزن ہے مگر افسوس معلوم ہوتا ہے کہ آپنے پنج گنج بھی نہیں پڑھی یا پڑھ کر بھول گئے
کیونکہ پنج گنج میں یہ مسئلہ موجود ہے کہ افعل تین قسم ہے تفضیلی، وصفی، اسمی آپنے پچھلے دو
کو چھوڑ کر صرف اگلا تیسرا پکڑ لیا،
سنبھلی صاحب مفضل علیہ کی ضرورت افعل التفضیل میں ہوتی ہے اور افعل
وصفی میں تفضیل ہی نہیں پھر کیسا مفضل اور کہاں کا مفضل علیہ۔ کیا آپکے نزدیک افعل کا اسم
تفضیل ہونا ضرور ہے اگر ایسا ہے تو اللّٰہ اکبر میں اکبر اسم تفضیل ہے یا نہیں اگر ہے تو اُسکا
مفضل علیہ کون ہے، آپ کہیں گے کہ مقدر یوں ہے اللہ اکبر من کُل شیٔ یعنی اللہ ہر چیز سے
زیادہ بڑا ہے مگر جناب ابھی آپ کا سمجھا نہیں چھوٹا اسم تفضیل میں دو چیزوں کی ضرورت ہے

جو ایک وصف میں شریک ہوں اور اُنمیں ایک کو دوسری پر اس وصف سے موصوف ہونے میں
برتری ہو تو آپکے اصول پر یہ لازم آیا کہ اللہ عزوجل کے ساتھ دوسرے بھی وصف کبریائی میں
شریک ہیں اگرچہ اللہ تعالیٰ کی شان کبریائی زیادہ بڑی ہے اور اُن دوسری چیزوں کی کم بڑی ہے
کہیے یہ آپ کا کفر و شرک ہوا یا نہیں لامحالہ ماننا پڑیگا کہ یہ اکبر اسم تفضیل نہیں بلکہ صفت مشبہ ہے
بمعنی کبیر ہے اسیطرح اَعْلَم بمعنی علیم بکثرت مستعمل ہے اب بخوبی ثابت ہوگیا کہ آپنے شان
مصطفٰے صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو گھٹانے ہی کے واسطے حدیث شریف میں اپنی طرف سے
پیوند لگا دیا خدا سے ڈر لیے / بیشک کفر و اسلام کے درمیان واسطہ نہیں یعنی یہ نہیں ہوسکتا کہ ایک
آدمی کافر بھی نہ ہو اور مسلمان بھی نہ ہو۔ مگر یہ تو ہوسکتا ہے کہ ایک شخص عند اللہ کافر یا مسلمان
ہے مگر ہم اسکو شبہہ کیوجہ سے کافر یا مسلمان کچھ نہ کہہ سکیں جیسے یزید پلید علیہ ما یستحقہ جس کو
حضرت سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کافر بھی نہیں کہتے اور مسلمان بھی نہیں کہتے بلکہ
شبہہ کے سبب اسکی تکفیر سے کفِ لسان اور اسکو کافر کہنے سے سکوت فرماتے ہیں اس سے
یہ نتیجہ نکالنا کہ جب امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ یزید کو کافر نہیں کہتے تو ضرور انکے نزدیک مسلمان
تھا کسی مجنون کا کام ہوسکتا ہے اب ثابت ہوگیا کہ اسمٰعیل دہلوی کی تکفیر سے کفِ لسان
فرمانے کے یہ معنی نہیں کہ اعلیحضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک معاذ اللہ وہ مسلمان تھا
آپ کو معلوم نہیں احتمال تین قسم کا ہوتا ہے احتمال فی الکلام یعنی کلام میں کوئی توجیہہ و تاویل ہو
احتمال فی التکلم یعنی اسی میں شبہہ ہو کہ قائل نے وہ کفری کلام بولا یا نہیں احتمال فی المتکلم
یعنی خود قائل کے متعلق شبہہ ہو کہ شاید وہ توبہ کر چکا ہے آپکے ذہن میں ان تینوں میں سے
صرف اگلے تیسرے ہی کی گنجائش تھی پچھلے دو آپ کے خیال میں بھی نہ تھے سنبھلی صاحب
توبہ مشہور ہو جانے کے سبب یہ بھی تو ایک احتمال ضعیف ہی پیدا ہوگیا کہ شاید یہ شہرت سچی ہو
اور فی الواقع اسمٰعیل دہلوی نے توبہ کر ہی لی ہو۔ اعلیحضرت قبلہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی اس
احتیاط کا ذکر اپنی زبان پر لاتے ہوئے آپ کو شرم آنی چاہیے تھی اس سے تو آپ کے اکابر

کے کفر پر اور رجسٹری ہوگئی کہ باوجودیکہ دہلوی صاحب کا گستاخانہ تھا کفریات پر مشتمل تھا امام اہلسنت
رضی اللہ تعالے عنہ نے ان کلمات خبیثہ کی شناعت ظاہر فرمانے میں کوئی دریغ نہ کیا اُن اقوال پر کفر
ہی کا حکم دیا مگر ایک ذرا سے احتمال سے کہ اسمٰعیل صاحب کی توبہ مشہور ہے قائل کو فائدہ دیا اور تکفیر
سے کف لسان فرمایا اگر آپ کے اکابر گنگوہی نانوتوی و انبہٹی تھانوی کے کلمات کفریہ میں بھی
کوئی احتمال ہوتا تو وہ مفتی شریعت انکو بھی اسکا فائدہ پہنچاتا ایسی عظیم و جلیل احتیاط والا جب
کسی کو کافر کہدے تو ثابت ہو گیا کہ اسکے کفر میں کوئی شبہ و احتمال ہی نہ تھا یہ تو ہے ہی نہیں
کہ حضور اعلیحضرت قبلہ رضی اللہ تعالے عنہ کی اسمٰعیل سے کچھ دوستی تھی اور ان چاروں سے کوئی
دشمنی پیدا ہو گئی ہے افسوس اعتراض کرنے کے شوق میں آپ کھلے جھوٹ بھی بولنے لگے
اور یہ کوئی نئی بات نہیں آپکے اکابر نے تو اللہ عزوجل کو جھوٹا کہدیا گنگوہی صاحب کے فتوی کا
فوٹو یہ اسوقت میرے ہاتھ میں موجود ہے جسمیں انہوں نے وقوع کذب باری کو درست بتایا ہے
پھر جھوٹے معبود کے بندے کیوں نہ جھوٹ بولیں لاحول ولاقوۃ الا باللہ مگر میں
اس علم غیب سے باہر کوئی دوسرا مسئلہ نہیں چھیڑنا چاہتا بہر حال یہ دیکھیے تمہید ایمان شریف
صفحہ نمبر ۳۱ پر حضور اعلیحضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

"عدم قبول توبہ صرف حاکم کے یہاں ہے کہ وہ اس معاملہ میں بعد توبہ بھی سزا دے،
موت دے ورنہ اگر توبہ صدق دل سے ہے تو عند اللہ مقبول ہے کہیں یہ بدگو
اس مسئلہ کو دستاویز نہ بنالیں کہ آخر تو توبہ قبول نہیں پھر کیوں تائب ہوں
نہیں نہیں کفر مٹ جائے گا مسلمان ہو جاؤ گے جہنم ابدی سے نجات پاؤ گے
اس قدر کا اجماع ہے"

اعلیحضرت قبلہ رضی اللہ تعالے عنہ اللہ عزوجل کے سچے ولی ہیں یہ انکی کرامت اسوقت
ظاہر ہوئی کہ آپ ہی وہ بدگو اسوقت نکلے کہ اس مسئلہ کو آپنے توبہ نہ کرنے کے لیے دستاویز
بنالیا آپنے صفحہ ۲۸ کی عبارت سنائی اور صفحہ ۳۱ کی عبارت چھپائی یہ کتنی بڑی دغابازی ہے

آپ کہتے ہیں کہ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کو شیطانی تلبیس و اضلال کے صرف کلیات معلوم
ہونا ضرور ہیں نہ جزئیات تو جب شیطانی علوم ناپاک اور گندے ہیں تو ان گندے علوم کے
کلیات حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے لیے ثابت کرنا بقول آپ کے حضور صلے اللہ تعالے علیہ وسلم
کی توہین ہے یا نہیں اگر نہیں تو شیطانی علوم کے کلیات انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کے لیے ماننا
توہین نہ ہو اور ان کے جزئیات کا علم ماننا توہین ہو دونوں میں وجہ فرق کیا ہے، اور اگر توہین ہے تو
آپ خود شیطانی علوم کے کلیات کو انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کے لیے مانکر اپنے ہی قول
سے محبت کے پردے میں انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کے ساتھ دشمنی اور انکی توہین کرکے کافر
مرتد ہوگے یا نہیں آپنے کہا ہے کہ چمار کو جوتا گانٹھنے کا علم اور جواری کو جوا کھیلنے کا علم امام اعظم
ابوحنیفہ سے زیادہ ہے ایسا کہنے میں امام صاحب کی کوئی توہین نہیں اول تو حضرت امام اعظم رضی
اللہ تعالے عنہ کے مقابلہ میں چمار اور جواری کو پیش کرنا ہی امام اعظم رضی اللہ تعالے عنہ کی
سخت توہین ہے کیا کوئی شخص اگر یوں کہے کہ فلاں بازاری فاحشہ کے نخرے اور غمزے
آپکی والدہ سے زیادہ ہیں اور اسکو لوگوں کے دل لبھانے کا علم آپ کی والدہ سے زیادہ
آتا ہے تو کیا ایسا کہنے میں آپ کی والدہ کی توہین نہ ہوگی دوسرے یہ کہ آپ کی عبارت گنگوہی صاحب کی
عبارت کا توڑ تو نہیں یہ بتائیے کہ اگر گنگوہی صاحب سے سیکھ کر کوئی ناپاک بے باک یوں کہے کہ چمار اور
جواری کو یہ وسعت علم دلیل سے ثابت ہوئی امام ابوحنیفہ کی وسعت علم کی کونسی دلیل قطعی ہے
تو اب بتائیے کہ اس عبارت میں امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی توہین ہوئی یا نہیں مگر آپ کو حضرت
سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ کی توہین کا درد ہی کیوں ہوگا
وہابیہ غیر مقلدین حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالے عنہ کی شان میں گندی گندی گستاخیاں
بکتے ہیں اور آپ کا اُن سے وہی یارانہ ویسا ہی دوستانہ ہے اور خود اسوقت بھی بیسیوں غیر مقلد
مولوی آپ کو سہارا دینے کے لیے آپ کی پشت پر موجود ہیں اور کیوں نہ ہو آپ کے گنگوہی صاحب
فتاوے رشیدیہ حصہ دوم مطبوعہ مطبع قاسمی دیوبند کے صفحہ ۱۹ پر لکھتے ہیں

"عقائد میں سب متحد مقلد غیر مقلد ہیں البتہ اعمال میں مختلف ہوتے ہیں"

تو ثابت ہوا کہ وہابیہ دیوبندیہ اور وہابیہ غیر مقلدین دونوں ایک ہیں اور دونوں آپس میں ایک دوسرے کے سگوں میں ہیں اور دونوں کا مذہب اور عقیدہ بالکل ایک ہے غیر مقلدین خوش نہ ہوں کہ حنفی لوگ آپسمیں لڑ رہے ہیں بلکہ تقویۃ الایمان پر سر پھٹانے والے دیوبندیہ و غیر مقلدین دونوں کا کفر وارتداد ثابت ہو رہا ہے آپ زبان سے یہ کہتے ہیں کہ جو شخص حضور اقدس صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی نعلین پاک کے نیچے کی خاک کی توہین کرے وہ کافر مرتد ہے واجب القتل ہے اسکی وجود سے خدا کی زمین کو پاک کر دینا چاہیئے مگر یہ الفاظ صرف مسلمانوں کو دھوکے دینے کے لیے ہیں اگر فی الواقع آپ کا عقیدہ بھی یہی ہوتا تو جن بے دینوں نے حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم غیب کو بچوں پاگلوں جانوروں چارپایوں کے علم غیب کے مثل اور شیطان کے علم غیب سے کم بتا کر سرکار رسالت مدار صلے اللہ تعالے کی سخت گندی توہین کی انکو بے تامل کافر مرتد کہتے اور انکے وجود سے خدا کی زمین کو پاک کر دینا آپ کی استطاعت میں نہ تھا تو کم از کم انکی محبت سے اپنے دل ہی کو پاک کر دیتے حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ نے مدارج النبوت شریف جلد اول صفحہ نمبر ۹ پر یہ عقیدہ بیان فرمایا ہے کہ حضور اقدس صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کو دیکھنے کے واسطے کسی چیز کا سامنے ہونا ضروری نہیں بلکہ جہات ستہ ایک ہی حکم رکھتی ہے اسپر مخالفوں کا اعتراض نقل کیا،

"کہ دریں جا اشکال می آرند"

اس جگہ مخالفین ایک اعتراض کرتے ہیں کہ بعض روایتوں میں آیا ہے کہ میں بندہ ہوں اور دیوار کے پیچھے جو کچھ ہے مجھے نہیں معلوم اس اعتراض کے بعد اس کا رد فرماتے ہیں کہ

"جوابش آنست کہ ایں سخن اصلے ندارد و روایت بداں صحیح نشدہ"

یعنی اس اعتراض کا جواب یہ ہے کہ اس بات کی کوئی اصل نہیں اور اسکی روایت صحیح نہیں ہے، افسوس آپنے پہلا ٹکڑا حذف کر دیا اور پچھلا سارے کا سارا ہضم کر لیا صرف بیچ والا اپنی زبان پہ لائے اور رد کرنے والے کو روایت کرنے والا بتا دیا اور یہ کوئی نئی بات نہیں آپ کے بڑے گنگوہی و انبیٹھی صاحبان بھی

براہین قاطعہ صفحہ ۵۱ پر یہی ناپاک حرکت کر چکے ہیں آج آپنے بھی انہیں کی سنت پوری کی ہے آپنے پھر کہا ہے کہ دنیوی علوم انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کے لیے ثابت کرنا انکی توہین ہے اسکا جواب میں پہلے دے چکا ہوں کہ امام قاضی عیاض و علامہ خفاجی و ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالے علیہم نے شفا شریف میں و نسیم الریاض و شرح شفا میں حضور اقدس صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کے لیے دین و دنیا کی تمام مصلحتوں کا علم مانا آپ کے نزدیک انکا کیا حکم ہے آپ اس کا جواب نہ دے سکے

کارروائی مناظرہ دوشنبہ ۲۵ جمادی الاخرے ۱۳۵۲ھ

بوقت صبح

روباہ دشت دیوبندیت:۔ الحمد للہ سارے مجمع نے دیکھ لیا کہ آپ جواب سے عاجز ہو رہے ہیں اور کیوں نہ ہو منظور اور مناظرہ کے عدد بھی تو ایک ہیں منظور سے مناظرہ آپکے لیے موت کے پیغام سے کچھ کم نہیں تقویۃ الایمان کی بحث ختم ہوگئی میں نے بتا دیا کہ حضرت شہید مرحوم کو کافر کہنے سے خود آپ حضرات کا کفر ثابت ہوتا ہے، براہین قاطعہ کی بھی میں پوری توضیح کر چکا حضرت مولینا خلیل احمد صاحب مرحوم نے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی وسعت علم سے مطلقاً انکار نہیں کیا بلکہ ایک خاص وسعت کا خود وہ فرماتے ہیں،

"شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی"

یہ کا اشارہ انہیں علوم کی طرف ہے جنکو کمالات انسانی میں کچھ دخل نہیں اگرچہ ہمارا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالے نے جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو اسقدر علوم غیبیہ عطا فرمائے کہ اسقدر اولین و آخرین میں سے کسی نبی مرسل کو ملے نہ کسی ملک مقرب کو حضور اعلم الخلق ہیں حضور کو اولین و آخرین کے علوم دیئے گئے مگر یہ وہی علوم ہیں جو احکام شریعت و رموز معرفت و اسرار حقیقت سے متعلق ہیں دنیا کے متعلق بیہودہ علوم سے حضور کو کچھ تعلق نہیں بھلا حضور کو اس علم کی کیا ضرورت ہے کہ ڈھولک کا چکلہ کہاں ہے جوا کس طرح کھیلا جاتا ہے شراب کس طرح بنائی جاتی ہے ان امور میں زیادہ واقف حضور

کا علم کم ہے شیطان کے لیئے زمین کا علم نص سے ثابت ہے کسی ادنیٰ کو کوئی اعلیٰ علم حاصل ہو جو اعلیٰ کو نہ ہو اور اعلیٰ کو اعلیٰ علم ہو تو کیا اسمیں اس اعلیٰ کی توہین ہو جائیگی میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ زمین کا علم افضل ہے یا آسمانوں اور عرش و سدرۃ المنتہیٰ وغیرہ ملأ اعلیٰ کا۔ پھر اگر شیطان کے لیئے زمین کا علم محیط ثابت کیا گیا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے آسمانوں و سدرۃ المنتہیٰ و عرش وغیرہ کا علم مانا گیا تو بتائیے اسمیں کیا توہین ہو گئی قرآن شریف میں ہے کہ ہدہد نے سلیمان علیہ السلام سے کہا میں نے وہ چیز معلوم کر لی جو آپ کو معلوم نہیں کہئیے کیا اسمیں سلیمان علیہ السلام کی توہین ہو گئی۔ میں نے اپنی گزشتہ تقریر میں کل حدیث شریف اللھم انی اعوذ بک من علم لا ینفع پیش کر کے ثابت کیا تھا کہ علوم غیر نافعہ حضور کو نہیں ملے آپ نے اسکو ہاتھ بھی نہیں لگایا آپنے مجھ پر اعتراض کیا ہے کہ میں نے رد کرنے والے کو روایت کرنے والا بنا دیا گر دیکھیے اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ جلد اول میں صفحہ ۱۸۴ پر ہے،،

”ونیز فرمودہ است کہ من بشرم نمیدانم کہ در پس ایں دیوار چیست،،

کہئیے اب بھی آپ کو کچھ شرم آئی یا نہیں دیکھیے حضرت مولینا انبہٹی نے صحیح نقل کیا تھا کہ شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں کہئیے شیخ نے روایت کی یا نہیں اشعۃ اللمعات شیخ کی ہے یا نہیں مولوی صاحب یہ تمام باتیں علم کی ہیں کتابوں کا محض ترجمہ الٹا سیدھا یاد کر کے واعظ بنجاتے ہیں یہ رسوائی اور ذلت ہوتی ہے جو آپ کو ہوئی،،

شیر بیشہ سنت :- بجائے ان تعلیوں اور متکبرانہ کلمات کے اگر اپنے اکابر کو کفر سے بری کرنے

سلہ اسپر کہا گیا کہ روایت کیا ہے تو حضرت شیخ نے کس سے روایت کیا ہے، یہ حدیث اشعۃ اللمعات کے متن مشکوٰۃ میں بھی ہے تو سنبھلی نے جواب دیا کہ یہ حدیث مشکوٰۃ میں نہیں بلکہ شیخ محقق دہلوی نے شرح مشکوٰۃ میں ذکر سند اس کو ذکر کیا ہے روایت نہیں کیا اسپر تحریر طلب کیگئی تو تحریر نمبر ۳ لکھ کر دی تمام حاضرین دیکھکر حیران تھے کہ دیوبندی مناظر زبان سے کچھ اور کہتا ہے قلم سے کچھ اور لکھتا ہے بات بات پر جھوٹ بولتا ہے سچ ہے ع ہیبت حق است ایں از خلق نیست ۱۲ منہ۔

میں یہ وقت صرف کرتے تو بہتر ہوتا۔ آپنے ڈینگ مارتے ہوئے یہ بھی کہا ہے کہ منظور اور مناظر کے عدد ایک ہیں مگر آپ کو یہ نہیں معلوم کہ منظور اور مفرور کا قافیہ بھی تو ایک ہے بلکہ منظور اور مقہور و مقبور کا وزن بھی تو ایک ہے ان یاوہ گوئیوں سے کیا فائدہ کام کی بات کیجئے دہلوی کی تکفیر سے کف لسان پر آپنے جو زیر کی اس کی دھجیاں میں اڑا چکا آپ اس رد کو ہاتھ نہیں لگا سکے براہین کی عبارت کی جو توجیہ آپنے کی اس کے پرخچے اڑا دیئے گئے مگر رد کو سارا سارا ہضم کر جانا اور بار بار کی مردود توجیہ کو خصم کے آگے لانا یہ آپ کی حیا و شرافت ہے اس مرتبہ جو توجیہ عبارت براہین کی آپنے بیان کی یہ اسوقت ہو سکتی کہ عبارت براہین یوں ہوتی کہ زمین کا علم محیط شیطان کو حاصل ہے اور آسمانوں کا علم محیط حضور اقدس صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کو حاصل ہے مگر وہ عبارت یوں نہیں آپ کی توجیہ اسمیں چل ہی نہیں سکتی۔ آپ اپنی طرف سے کبھی کہتے ہیں علوم دنیویہ شان نبوت کے خلاف ہیں کبھی کہتے ہیں زمین کے علوم شان انبیاء کے لائق نہیں کبھی کہتے ہیں شیطانی علوم انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کے لیے ماننا ان کی توہین اور دوستی کے پردہ میں ان کے ساتھ دشمنی ہے مگر انبہٹی کی عبارت میں ان تینوں میں سے ایک بھی نہیں نہ اسمیں علوم دنیویہ کا لفظ ہے نہ اسمیں زمین کے علوم ہیں نہ اسمیں شیطانی علوم کا لفظ ہے بلکہ انبہٹی کی اصل عبارت یہ ہے

”شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے،،

دیکھیے اس عبارت میں کسی خاص وسعت علم کا حضور کے لیے انکار نہیں کیا بلکہ حضور اقدس صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کے علم مبارک کے وسیع ماننے کو مطلقاً شرک بتا دیا ہے یہ عجیب وسعت علم ہے جو رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کے لیے ماننا تو شرک ہو مگر اس وسعت علم میں شیطان کا شریک خداوندی ہونا معاذ اللہ قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔ یہ دیوبندی دھرم ہے جسمیں شیطان لعین کو خدا کا شریک مانا جاتا ہے تو اس عبارت میں کئی کفر ہیں شیطان کے علم کو حضور سے زائد بتانا۔ **ایک کفر** ملک الموت علیہ الصلاۃ والسلام کے علم کو حضور سے

زائد بتانا **دوسرا کفر** شیطان کو خدا کا شریک بتانا **تیسرا کفر** حضرت سیدنا عزرائیل علیہ الصلاۃ والسلام کو خدائے پاک عزوجل کا شریک بتانا **چوتھا کفر** وسعتِ علم میں شیطان کے شریکِ خداوندی ہونے کو نص سے ثابت ماننا **پانچواں کفر**:- حضرت ملک الموت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وسعتِ علم میں شریکِ الٰہی ہونے کو قرآن و حدیث سے ثابت بتانا۔

چھٹا کفر:- حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے علم اقدس کے وسیع ماننے کو نصوصِ قطعیہ کے خلاف کہنا **ساتواں کفر**:- حضور اکرم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے علمِ پاک کے وسیع ماننے کو بلا دلیل کہنا۔ **آٹھواں کفر**:- حضور انور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے علمِ مبارک کی وسعت ماننے کو قیاسِ فاسدہ کا مقتضےٰ ٹھہرانا۔ **نواں کفر** شیطان و ملک الموت سے زیادہ حضور عالم ماکان و مایکون صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے علم کریم کے وسیع ماننے کو ایمان سے بالکل خالی بتانا۔

"کہ کونسا ایمان کا حصہ ہے"

دسواں کفر:- وہ تو عبارت ہی ایسی ہے کہ اسپر جسقدر غور کیا جائے کفریات ہی کھلتے جائیں گے آپنے انبہٹی صاحب کے کفر کو اسلام بنانے کے لیے قرآن عظیم پر بھی افتراء کر دیا قرآن پاک یہ نہیں فرماتا کہ ہُدہُد نے یوں عرض کیا اِنّی عَلِمْتُ مَالَمْ تَعْلَمْهُ بلکہ قرآن پاک نے ہُدہُد کی عرض یوں نقل فرمائی اَحَطْتُّ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ یعنی میں نے اس چیز کا احاطہ کیا جس کا آپنے احاطہ نہ فرمایا اور احاطہ کبھی بالجسم ہوتا ہے کبھی بالبصر ہوتا ہے کبھی بالعلم والقدرۃ ہوتا ہے ظاہر ہے کہ ہُدہُد نے ملک سبا کا احاطہ نہ تو بالجسم کیا نہ بالعلم والقدرۃ تو ضرور ہے کہ یہاں بالبصر مراد ہے یعنی اِنّی اَبْصَرْتُ بِمَا لَمْ تُبْصِرْ بِهٖ تو معنے یہ ہوئے کہ میں نے اس چیز کو دیکھا جو آپنے نہ دیکھی افسوس کہ انبہٹی صاحب کی محبت میں آپنے عزوجل پر بھی افتراء کر دیا۔ آپ نے بہت اچھا مجھے یاد دلایا کہ مینے حدیث شریف اَللّٰهُمَّ اِنّی اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ کے متعلق کچھ نہیں کہا مگر جناب ع

"سخن شناس نۂ دلبرا خطا ایں جاست"

حدیث شریف حق ہے لیکن آپ اسکا مطلب نہیں سمجھے اس کے یہ معنی نہیں ---- کہ اشیاء کی دو قسمیں ہیں بعض چیزوں کا علم نافع ہوتا ہے اور بعض کا غیر نافع بلکہ ہر چیز کے علم کی دو صفتیں ہیں ایک ہی چیز کا علم اگر حصولِ معرفت الٰہی کا ذریعہ نہ ہو وہی غیر نافع ہے اور اگر اسی چیز کا علم بندوں کے لیے اللہ عزوجل کی معرفت میں ترقی کا سبب بن جائے تو اسی چیز کا وہی علم نافع بن جائے گا حضرت مولٰنا مصلح الدین سعدی شیرازی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ فرماتے ہیں ؎

برگ درختانِ سبز در نظر ہوشیار ہر ورقے دفتریست معرفتِ کردگار

یعنی عارف کامل کی نظر میں درختوں کا ایک ایک پتا معرفتِ الٰہی کا ایک دفتر ہے آپکے حوصلہ کے لائق یہ باتیں نہیں آپ کیا جانیں کہ عارفانِ حق کے لیے ہر شے کا علم معرفت الٰہی میں ترقی کا سبب بنجاتا ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے۔

سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِي الْاٰفَاقِ وَفِيْ اَنْفُسِهِمْ یعنی ہم انکو تمام عالم میں اور خود انکے نفسوں میں اپنی نشانیاں دکھائیں گے اور فرماتا ہے فَانْظُرْ اِلٰۤى اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ یعنی اے محبوب تم اللہ کی رحمت کی نشانیاں دیکھو اور فرماتا ہے اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِيْ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَاۤءِ مِنْ مَّاۤءٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَاۤبَّةٍ وَّتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَاۤءِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝

یعنی بیشک آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں اور رات اور دن کے مختلف ہونے میں اور ان کشتیوں میں جو سمندر میں لوگوں کو فائدہ پہنچانے کی چیزیں لیکر چلتی ہیں اور اسمیں جو اللہ نے آسمان سے نازل فرمایا یعنی پانی پھر زمین کو اسی پانی سے زمین کے مرجانے کے بعد زندہ فرمایا اور زمین میں ہر ایک جانور کو بکھیر دیا اور ہواؤں کے چلانے میں اور اس بادل میں جو

آسمان و زمین کے درمیان مسخر ہے یقیناً عقل والوں کے لیے نشانیاں ہیں اور فرماتا ہے ،،

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَآءً فَاَخْرَجْنَا بِهٖ ثَمَرٰتٍ مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهَا وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌۢ بِيْضٌ وَّحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا وَغَرَابِيْبُ سُوْدٌ وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَآبِّ وَالْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ كَذٰلِكَ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ؕ۔

یعنی اے محبوب کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے آسمان سے پانی اوتارا تو اس سے ہم نے مختلف رنگوں کے پھل پیدا کیے اور پہاڑوں میں سے اُجلے سفید اور سُرخ ہیں جن کے رنگ مختلف ہیں اور کالے ہیں اور انسانوں اور جانوروں چارپاؤں میں ویسے مختلف رنگ والے ہیں بیشک اللہ سے اسکے بندوں میں سے علما ہی ڈرتے ہیں میں نے اسوقت صرف چار آیت کریمہ تلاوت کی ہیں ورنہ یہ مضمون صدہا آیات مبارکہ میں بیان فرمایا گیا ہے۔ اب آپ کو معلوم ہوا کہ اہل اللہ اور خاصان حق کے لیے کسی چیز کا علم غیر نافع نہیں بلکہ وہ آسمانوں اور زمینوں کی شکل و صورت میں دن اور رات کے گھٹنے بڑھنے میں کشتی کے چلنے میں پانی کے برسنے میں درختوں کے اُگنے میں پھلوں کے آنے میں ایک ایک جانور کی کیفیت میں ہواؤں کے چلنے میں بادل کی روانی میں رعد کی کڑک میں بجلی کی چمک میں ایک ایک پتھر کے رنگ و روپ میں غرض ہر ایک ذرہ میں آیاتِ حکمت ربانیہ اور آثارِ رحمت رحمانیہ دیکھتے ہیں ایک ایک ذرہ ایک قطرہ ایک ایک پتہ کا علم ان حضرات کے لیے معرفت الٰہی میں ترقی مدارج کا سبب بن جاتا ہے وہ حضرات اس کے مصداق ہوتے ہیں؛

مارأیت شیئاً الا ورأیت اللہ قبلہ اور مارأیت شیئاً الا ورأیت اللہ بعدہٗ اور مارأیت شیئاً الا ورأیت اللہ فیہ اور مارأیت شیئاً الا ورأیت اللہ معہ۔ ہاں جناب جو کھیلنے شراب بنانے رنڈیوں کے چکلے وغیرہ باتوں کے علوم کو آپ بیہودہ رذیلہ ناپاک اور شیطانی علوم کہہ رہے ہیں بتلائیے تو ان باتوں کا علم اللہ عزوجل کے لیے بھی آپ

آپ مانتے ہیں یا نہیں۔ اگر نہیں تو آپ اللہ عزوجل کو جاہل بتاکر کافر مرتد ہوئے اور اگر ہاں تو آپنے اللہ تعالےٰ کے لیے شیطانی بیہودہ ناپاک اور رذیل علم مانکر اللہ تعالےٰ کے ساتھ دوستی کے پردے میں دشمنی اور تعظیم کے پردے میں توہین کی یوں بھی آپ کافر مرتد ہوگئے غرض آپ کے دونوں راستے بند ہوگئے آپنے مجھ کو جاہل کہا ہے میں جاہل کے کہنے کو بُرا نہیں مانتا۔ مگر جناب حضرت شیخ محدث دہلوی شاہ عبدالحق قدس سرہٗ نے جب اپنی ایک تصنیف میں اس روایت لا اعلم ما وراء ھذا الجدار کو مردود و باطل بتادیا تو اب ہر ایک تصنیف میں اسکا رد و ابطال ضروری نہیں اتنا اور سن لیجیے کہ آپ علوم دنیویہ ارضیہ کو علوم رذیلہ بیہودہ و نجسہ و شیطانیہ بتایا اور میں بھی آیات کریمہ سے ثابت کرچکا کہ اللہ عزوجل نے انہیں علوم کو معرفت الٰہی میں ترقی کا سبب فرمایا۔ اب آپ اللہ عزوجل کو جھوٹا کہتے ہیں یا سچا اگر جھوٹا کہیں تو کافر مرتد اور اگر سچا کہیں تو آپنے ذرائع معرفت الٰہیہ کو شیطانی بیہودہ نجس اور رذیل کہکر انکی توہین کی یوں بھی آپ کافر مرتد ہوئے دیکھیے باطل کی حمایت باطل ہی سے ہوتی ہے کفر انہیں کی حمایت میں آپ کفریات کے پھٹکے اوڑاتے چلے جارہے ہیں۔

خدا سے ڈریے کفر سے توبہ کرکے اسلام لائیے مرتدوں کا ساتھ چھوڑ کر مسلمان کے سایہ میں آجیے :-

رُوباہِ دشتِ دیوبندیت

میرے پاس دلائل کا ذخیرہ ہے ہر تقریر میں نئی چیز پیش کرونگا دلائل کے انبار لگادونگا پبلک دیکھ رہی ہے کہ آپ محض اپنی مُلّائیت سے بولتے جارہے ہیں کیونکہ مُلّا آں باشد کہ چپ نشود آپ اپنے دعوے کے ثبوت میں نہ کوئی آیت پیش کرتے ہیں نہ کوئی حدیث سارا مجمع دیکھ رہا ہے کہ آپکے ہاتھ ان دونوں نعمتوں سے خالی ہیں (بخاری شریف کی ایک حدیث پڑھ کر) دیکھئے سفر میں حضرت فخر عالم علیہ السلام کے ساتھ عائشہ رضی اللہ عنہا تھیں انکا ہار گم ہوگیا فخر عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے وہاں قیام کیا صحابہ رضی اللہ عنہم نے ڈھونڈھا یہانتک کہ فجر کا وقت ہوگیا اور وہاں

پانی بھی نہ تھا سب لوگ پریشان ہوئے کہ اب نماز کیسے پڑھیں آخر تیمم کی آیت اتری اور صحابہ نے تیمم سے نماز ادا کی پھر خود حضور ہی کے اونٹ کے نیچے سے نکلا۔ اگر حضور کو تمام ما کان و ما یکون کا علم ہوتا تو کیوں پریشان ہوتے اتنی پریشانی اٹھاتے یہودی نے حضور پر جادو کر دیا حضور کو چار ماہ کے بعد معلوم ہوا شفا شریف کی دو عبارتیں پڑھکر (دیکھئے قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ نبی کے لیے بعض امور دنیا کے نہ جاننے سے معصوم ہونا ضروری نہیں اب جو آپ کا فتوٰی مولانا خلیل احمد صاحب پر ہے وہی فتوٰی امام قاضی عیاض کے لیے بھی ہے یا نہیں)

سورہ تحریم میں ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی راز کی بات اپنی ایک بی بی سے بیان فرمائی انہوں نے دوسری سے اسکو بیان کر دیا جس کی اطلاع آپ کو بذریعہ وحی ہو گئی تو آپ نے اُن سے باز پرس کی اسپر وہ بی بی صاحبہ کہتی ہیں مَنْ اَنْبَاکَ ھٰذا یعنی کس نے آپ کو اس کی خبر دی آپ نے فرمایا نَبَّاَنِیَ العلیم الخبیر، یعنی مجھے دانائے باخبر نے خبر دی اس آیت سے معلوم ہوا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات بھی اس عقیدہ سے بے خبر تھیں کہ حضور کو جمیع ما کان و ما یکون کا علم ہے ورنہ وہ کیوں پوچھتیں کہ آپ کو کس نے خبر دی۔ آپ کہتے ہیں کوئی علم ناپاک نہیں ہوتا۔ دیکھئے آپ کے اعلیحضرت اپنے ملفوظات حصہ دوم ۵۹ پر فرماتے ہیں

"سیمیا ایک نہایت ناپاک علم ہے"

کہئے اب تو آپ کے اعلیحضرت نے بھی کہدیا کہ بعض علوم ناپاک ہیں آپ کہتے ہیں کہ کوئی علم ناپاک نہیں اب بتائیے آپ سچے ہیں یا آپ کے اعلیحضرت۔ آپ نے یہ خوب کہا کہ ناپاک علوم اللہ تعالٰی کو بھی ہیں یا نہیں یہی تو وہ گمراہی ہے جسکی وجہ سے کفار و مشرکین گمراہی کے گڑھے میں گر پڑے کہ انہوں نے خالق کو مخلوق پر قیاس کیا آپ مخلوق کو خالق پر قیاس کرتے ہیں۔ اللہ تعالٰی مارتا ہے جلاتا ہے یہ اسکا کمال ہے لیکن ایک انسان کسی انسان کو ناحق قتل کر ڈالے تو یہ عیب ہے جرم ہے اللہ تعالٰی ہر ایک کو ہر حالت میں دیکھتا ہے لیکن اگر آدمی لوگوں کو غسلخانہ میں ننگا دیکھے یا حالت جماع میں کسی کو دیکھے تو یہ بیحیائی ہے گناہ ہے تو اللہ تعالٰے

کو ہر شے کا علم ہونا اس کا کمال ہے لیکن انسان کے حق میں بہت سے علوم عیب ہیں آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے تمام علوم ثابت کر رہے ہیں تو حضور کو کوک شاستر کا علم بھی تھا کیا اسکے تمام آسنوں کو بھی حضور جانتے تھے۔ بہر حال میں ثابت کر چکا کہ حضرت مولٰنا خلیل احمد صاحب کی عبارت بالکل بے غبار ہے اسپر کفر کا الزام لگانا آفتاب پر خاک ڈالنا ہے۔ اچھا میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ حدیث شریف میں آیا ہے طَلَبُ العلم فریضۃٌ علیٰ کُلِّ مسلمٍ و مُسلمۃٍ آپکے نزدیک دنیا کی باتوں کے جاننے کو بھی علم کہتے ہیں تو کیا علوم دنیویہ کا بھی حاصل کرنا ہر مرد و عورت مسلمان پر فرض ہے تو معلوم ہوا کہ شریعت میں دنیوی باتوں کے جاننے کو علم ہی نہیں کہتے، میں پھر کہوں گا اور نہایت زور سے کہوں گا کہ جو شخص یہ کہتا ہے کہ حضور کو نقب لگانے کا بھی علم ہے حضور کو جوا کھیلنے شراب بنانے شراب کی لذت اور اسکے مزوں کا بھی علم ہے اور حضور کو کوک شاستر کے تمام آسنوں کو بھی جانتے ہیں وہ یقیناً حضور کی توہین کرتا ہے"

شیر بیشۂ سُنّت

آپ کا دعوٰی تو اسقدر زبردست ہے کہ ہر تقریر میں نئی چیز پیش کرونگا لیکن عمل اسکے خلاف ہے آپنے اب تک اپنی کسی تقریر میں اپنی کوئی نئی بات ہرگز نہیں پیش کی بلکہ وہی پرانی مردود باتیں جن کو آپکے اکابر پیش کر چکے ہیں اور بارہا فحول علمائے اہلسنت انکی دھجیاں اڑا چکے ہیں انھیں کو آپ بھی پیش کر رہے ہیں آپنے بخاری شریف سے حضرت سیدتنا ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰے عنہا کے قلادہ مبارکہ گم ہو جانے کی حدیث پڑھی اسمیں ایک لفظ بھی اسپر دلالت کرنے والا ہرگز نہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کو بھی معلوم نہ تھا کہ وہ قلادہ کہاں ہے یہ آپ کا وہم و قیاس ہے کہ اگر حضور اکرم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کو معلوم تھا تو کیوں نہیں بتا دیا ابلیس نے بھی قیاس کر کے انا خیر منہ کہا اور مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی عظمت کے حضور سر جھکانے سے انکار کیا آپ بھی اپنے قیاس باطل سے حضور علم الخلق صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کی عظمت علمیہ کو گھٹانا چاہتے ہیں۔ اس حدیث شریف سے آپکے بڑوں نے غلط استدلال کیا اور اسکا دندان شکن رد بھی پا چکے یہ دیکھیے میرے ہاتھ میں الکلمۃ العُلیا شریف موجود ہے اسمیں صفحہ ۱۱۰ سے صفحہ ۱۱۳ تک اس استناد باطل کے پرخچے اڑا دیئے گئے ہیں اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ اللہ کے اِس

بتانے کی متعدد حکمتیں ائمۂ دین کی تصریحات سے بیان فرمائی ہیں منجملہ انکے ایک یہ ہے کہ اسوقت تک صرف وضو و غسل
فرض تھا تیمم کا حکم نازل نہ ہوا تھا۔ حضور رحمۃ للعلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بتعلیم خداوندی معلوم تھا کہ میری
امت میں ایسے لوگ بھی ہوں گے جن کو بیماری کے سبب پانی نقصان دیگا یا پانی نہیں ملیگا اسلئے اگر
حضور فوراً ہی فرمادیتے کہ قلادہ ناقہ کے نیچے ہے تو اسی وقت روانگی ہو جاتی اور قافلہ نماز کے وقت ایسی
جگہ پہنچ جاتا جہاں پانی نہ تھا لہذا سرکار نے سکوت فرمایا۔ بالآخر حکم تیمم نازل ہوا اور قیامت تک کیلئے غلامانِ
سرکار پر یہ نعمت فرمادی گئی۔ دیکھئے اس حدیث شریف سے تو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شانِ رحمت ظاہر
ہو رہی ہے اور آپکے اکابر چونکہ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عداوت کے نشہ میں مخمور ہیں لہذا معاذ اللہ
اس حدیث سے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نادانی و جہالت ثابت کرنا چاہتے ہیں وَلَا حَوْلَ
وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ آپ کہتے ہیں حضور پر جادو کیا گیا حضور کو چار ماہ تک خبر نہ ہوئی۔ کیا آپ کسی حدیث
سے ثابت کر سکتے ہیں کہ حضور نے یہ فرمایا ہو کہ مجھے خبر نہیں مجھکو کیا ہو گیا ہے یا یہ کہ مجھے معلوم نہیں کہ کس نے
مجھ پر جادو کیا ہے اور جب آپ اس مضمون کی تصریح کسی حدیث میں نہیں دکھا سکتے تو اپنے گمانِ فاسد
اور وہم کاسد سے علم مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کیوں گھٹا رہے ہیں امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے ان
عبارات میں جو آپنے پڑھی ہیں امکان ہی تو بیان کیا ہے کہ ایسا ہو سکتا ہے کہ انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کو دنیا
کی بعض باتوں کا علم نہ ہو مگر اس امکان کے ساتھ فعلیت کسی امر کی بیان رہے ہیں وہ وہی ہے جو میں پہلے اپنی تقریر
میں سنا چکا ہوں کہ نصہ بالاطلاع علی جمیع مصالح الدنیا والدین یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو
اللہ عزوجل نے دنیا اور دین کی تمام مصلحتوں پر مطلع فرما کر خاص کر لیا۔ یہ آپکی حیاداری ہے کہ معاذ اللہ انبیٹھی صاحب
کے کفر کا الزام حضرت امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر بھی معاذ اللہ تھوپنا چاہتے ہیں۔

لہ بلکہ حدیث شریف میں تو اسوقت کی کیفیت یہ ارشاد فرمائی۔ انہ لیخیل الی انی اقول الشیٔ
وافعلہ ولم اقلہ ولم افعلہ (کما فی الجلد الاول من التفسیر الکبیر) صفحہ [illegible]
تو اگر اسوقت ماکان وما یکون میں سے کسی چیز کے علم کی صراحۃً بھی اپنی ذاتِ اقدس سے نفی فرما دی جاتی تب بھی اس سے استدلال
باطل ہوتا اور اسے ذہول پر محمول کیا جاتا رہا یہ کہ حضور کو معلوم تھا تو بتا کیوں نہ دیا اسمیں حکمت تھی کہ اس طرح تمام
امتِ مرحومہ کو دفع سحر کا طریقہ معلوم ہو گیا۔ ۱۲ منہ

اور پھر بہادری یہ کہ شرماتے نہیں اسی کا نام ہے چوری اور سینہ زوری حضرت ام المؤمنین حفصہ یا حضرت
ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہ عرض کرنا کہ مَنْ اَنْبَاَکَ ھٰذَا کس نے حضور کو اسکی
خبر دی ہرگز اس کی دلیل نہیں ہو سکتا کہ ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے عقیدہ میں حضور کو
اللہ تعالیٰ نے ماکان وما یکون کا علم نہیں بخشا بلکہ جب حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے ام المؤمنین
رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پرسش فرمائی تو انکو یہ خیال ہوا کہ ازواج مطہرات ہی میں سے تو کسی نے اس امر کی
شکایت بارگاہ اقدس میں نہ کی ہو تو من انباک ھذا کے معنی یہ ہیں کہ امہات المؤمنین میں سے کس نے
یہ واقعہ سرکار میں عرض کیا سرکار نے اس کا جواب بھی یہی عطا فرمایا کہ نبأنی العلیم الخبیر یعنی مجھکو
جاننے والے خبر رکھنے والے رب تعالیٰ نے خبر دی یعنی ازواج مطہرات میں سے کسی نے یہ واقعہ ہم سے
نہیں عرض کیا۔ حضور پُر نور مرشد برحق امام اہلسنت مجدد دین و ملت سیدنا اعلیحضرت قبلہ فاضل بریلوی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو فرمایا ہے کہ سیمیا ایک ناپاک علم ہے بالکل صحیح ہے یہاں علم سے مراد
ملکہ ہے اور میں پہلے ہی عرض کر چکا ہوں کہ علم بمعنی ملکہ بھی آتا ہے اور آیت کریمہ وَمَا عَلَّمْنٰہُ الشِّعْرَ
میں علم سے مراد ملکہ ہی ہے حدیث شریف طلب العلم فریضۃ علیٰ کُلِّ مسلمٍ ومُسلمۃ
میں الف لام عہد ذہنی کا ہے اسی لیے اس سے مراد صرف دین کا علم ہے اور وہ بھی بقدر ضرورت
ورنہ ضرورت سے زیادہ علوم دین حاصل کرنا فرض عین نہیں فرض کفایہ ہے۔ آپنے کہا کہ تم مخلوق
کو خالق پر قیاس کرتے ہو یہ تو بالکل جھوٹ ہے لیکن آپ ضرور عمل پر علم کو قیاس کر رہے ہیں اعمال
میں ضرور دو قسمیں ہیں اعمال حسنہ و اعمال سیئہ لیکن علم تو کسی چیز کا برا نہیں علم تو ایک نور ہے
جس سے معلوم منکشف ہو جاتا ہے نور کبھی نجس نہیں ہوتا روشنی اگر ناپاک چیز پر پڑیگی تو ناپاک
نہ ہو گی پھر کیا علم کا عمل پر قیاس باطل نہیں کیا قتل کرنا غسلخانوں پاخانوں میں جانکے پھرنا اعمال
نہیں اس بات کا ثبوت دیجئے کہ اللہ تعالیٰ جس چیز کا علم اپنے کسی بندے کو عطا فرمائے تو اسکا
علم ذاتی اللہ تعالیٰ کے لیے تو مناسب ہے لیکن بندے کے حق میں اسکا علم عطائی نامناسب ہو
جس وقت آپکے والد صاحب پاخانہ میں ہوں یا آپ کی والدہ صاحبہ کے ساتھ مصروف جماع ہوں

اوسوقت آپ کا جھانک کر دیکھ لینا تو یقیناً بے حیائی و بے شرمی ہے لیکن یہ بتائیے کہ آپ کے
علم میں بھی کیا یہ بات نہیں کہ آپکے والد صاحب پاخانہ میں بیٹھکر قضائے حاجت بھی کیا کرتے ہیں کیا آپ
اس بات کو جانتے بھی نہیں کہ آپکے والد صاحب نے آپ کی مادر مشفقہ کے ساتھ جماع کیا جس سے آپ
پیدا ہوئے کہیے یہ علم آپ کو ہے یا نہیں پھر کیا آپکا یہ علم بُرا ہے۔ اب تو یقین ہے کہ آپکو جھانکتے
پھرنے اور محض جاننے کے درمیان فرق عظیم معلوم ہو گیا ہوگا۔ مگر آپ کے نزدیک علم کے لیے جھانکتے
پھرنا بھی ضرور ہے یعنی جو شخص جھانکتا نہ پھرے اسکو علم ہو ہی نہیں سکتا تو اب گزارش یہ ہے کہ لوگوں
کے پاخانہ پیشاب کرنے اپنی عورتوں کے ساتھ شب باش ہونے کو اللہ عزوجل جانتا ہے یا نہیں اگر
نہیں تو آپ اللہ تعالیٰ کو معاذ اللہ جاہل بنا کر کافر ہو گئے اور اگر ہے اور آپکے نزدیک ان چیزوں کا
علم اسی وقت ہو سکتا ہے کہ ان واقعات کو جھانکتا پھرے تو آپکے نزدیک معاذ اللہ خدا لوگوں کو پاخانوں
غسلخانوں خلوتوں کو جھانکتا پھرتا ہے یہ اس قدوس سبوح جل جلالہ کی توہین ہوئی یوں بھی آپ کافر
ہو گئے کہیے آپکے اگلے پچھلے دونوں راستے بند ہوئے یا نہیں حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو
جملہ ماکان و مایکون کا تفصیلی محیط علم غیب بعطائے الٰہی حاصل ہے جملہ ماکان و مایکون میں تمام کائنات
عالم داخل ہیں لیکن یوں کہنا کہ حضور جوا کھیلنا شراب بنانا جانتے ہیں یقیناً سرکار عرش مدار صلے اللہ
تعالےٰ علیہ وسلم کی توہین ہے ایسا نہ کہیگا مگر وہابی۔ اللہ تعالےٰ ہر شے کا خالق ہے لیکن اسکو بندروں
اور سوروں کا خالق کہنا اسکی شانِ عظیم میں گالی ہے۔ یہ میرے ہاتھ میں امام ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ
کی تفسیر طبری جلد ہفتم ہے اسکے صفحہ ۱۴۷ سے صفحہ ۱۴۸ تک آیت کریمہ وَکَذٰلِکَ نُرِیٓ
اِبْرَاهِیمَ مَلَکُوتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِیَکُونَ مِنَ الْمُوقِنِینَ ؕ کی تفسیر احادیث
شریفہ سے فرمائی ہے آیت میں اللہ عزوجل فرماتا ہے اور اسی طرح ہم ابراہیم علیہ الصلاۃ والتسلیم
کو آسمانوں اور زمین کی بادشاہت دکھاتے ہیں اور اس لیے کہ اُن کے عرفان و ایمان میں ترقی
ہو۔ اس کی تفسیر میں جو احادیث نقل فرمائی ہیں اُن کا خلاصہ یہ ہے کہ سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ
والسلام کے سامنے سے پردے ہٹا دیے گئے تو آپنے عرش وتحت الثریٰ

اور جنت اور ساتوں زمینیں اور ساتوں آسمان سب کو ملاحظہ فرمایا یہاں تک کہ جنت میں اپنا قصرِ عالی
بھی دیکھا حتیٰ کہ حدیث میں ہے لما رای ابراهیم ملکوت السموت والارض رای
عبدا علی فاحشة فدعا علیه فهلك ثم رای اٰخر علی فاحشة فدعا
علیه فهلك ثم رای اٰخر علی فاحشة فدعا علیه فهلك فقال انزلوا
عبدی لا یهلك عبادی۔

یعنی جب ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام نے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت کو ملاحظہ فرمایا تو
ایک شخص کو زنا کرتے دیکھا اُسپر دعا فرمادی وہ ہلاک ہو گیا پھر دوسرے کو زنا کرتے دیکھا اُسپر دعا فرمائی
وہ ہلاک ہو گیا پھر تیسرے کو زنا میں مبتلا دیکھا اُسپر دعائے ہلاک فرمادی وہ بھی مرگیا تو اللہ تعالےٰ نے
فرمایا اے فرشتو میرے بندے کو اُتار لو کہ میرے بندوں کو ہلاک نہ کرے دوسری حدیث میں ہے لما رفع
الله ابراهیم فی الملکوت فی السموٰت اشرف فرای عبدا یزنی فدعا علیه فهلك
ثم رفع فاشرف فرای عبدا یزنی فدعا علیه فهلك ثم رفع فاشرف
فرای عبدا یزنی فدعا علیه فنودی علی رسلك یا ابراهیم فانك عبد
مستجاب لك وانی من عبدی علی ثلاث اما ان یتوب الی فاتوب علیه واما
ان اخرج منه ذریة طیبة واما ان یتمادی فیما هو فیه فانا من ورائه
یعنی جب اللہ تعالےٰ نے ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آسمان و زمین کی سلطنت دکھانے کے لیے
بلند فرمایا تو آپنے جھانکا تو ایک بندے کو زنا کرتے دیکھا تو اس پر دعا فرمادی تو وہ ہلاک ہو گیا پھر
آپ کو بلند کیا گیا تو آپنے جھانک کر دیکھا کہ ایک شخص زنا کر رہا ہے تو اس پر دعا فرمائی وہ ہلاک ہو گیا
پھر آپ کو بلند کیا گیا تو پھر آپنے جھانک کر دیکھا کہ ایک آدمی زنا میں مشغول ہے تو آپنے اُسپر دعا فرما
دی تو ندا آئی اے ابراہیم اپنے مقام پر ٹھہرے رہو کیونکہ تم میرے ایسے بندے ہو کہ تمہاری ہر دعا مقبول
ہے اور بیشک میں اپنے بندے سے تین باتوں پر ہوں یا یہ کہ وہ توبہ کرے تو اس کی توبہ قبول کروں
گا یا یہ کہ اسکی پاکیزہ اولاد پیدا فرماؤں گا یا یہ کہ وہ اپنے حال میں مبتلا ہی رہیگا تو میں اسکی تاک

میں ہوں تیسری حدیث یہ ہے۔ ان ابراھیم خلیل الرحمن حدث نفسه انه ارحم المخلوقات الله رفعه حتی اشرف علی اھل الارض فابصر اعمالھم فلما راھم یعملون بالمعاصی قال اللھم دمر علیھم فقال له ربه انا ارحم بعبادی منك اھبط فلعلھم ان یتوبوا الی ویراجعوا۔

یعنی رحمن کے دوست ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام نے اپنے جی میں فرمایا کہ وہ سب سے زائد مخلوقات الٰہی پر مہربان ہیں تو اللہ تعالےٰ نے انکو بلند فرمایا تو انہوں نے سر اٹھا کر زمین والوں کو جھانکا تو انکے تمام حال دیکھے تو جب دنیا والوں کو معصیتیں کرتے دیکھا تو دعا کی اے اللہ انکو ہلاک کردے تو ان سے انکے رب نے فرمایا اپنے بندوں پر تم سے زیادہ میں مہربان ہوں تم اس مقام سے نزول فرماؤ کہ شاید میرے بندے میری طرف توبہ کریں اور گناہوں سے باز آئیں دیکھئے اس آیت کریمہ سے صاف ثابت ہو گیا کہ اچھے برے نیک و بد تمام اعمال کرتے ہوئے اہل زمین کو ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دیکھا کیسے سیدنا خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان لوگوں کو برہنہ اور حالت جماع میں دیکھا یا نہیں۔ کیا معاذ اللہ اسکو بھی بے حیائی کہیں گے تو معلوم ہوا کہ جس کام کو بے حیائی سمجھا جاتا ہے وہی کام اگر برضائے الٰہی و حکم ربی کیا جائے تو ہرگز بے حیائی نہیں ہو سکتا بے حیا وہ ہے جو اللہ تعالےٰ کو بے حیائی کا حکم دینے والا بتائے اس سے یہ ثابت بھی ہو گیا کہ کوئی شئی کتنی ہی بُری ہو مگر محبوبانِ خدا کے لیے اسکا مشاہدہ ترقی عرفان وایقان کا سبب ہوا کرتا ہے ولیکون من الموقنین آنا اور بتا دیجئے کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے وعلّم اٰدم الاسماء کلھا یعنی اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تمام چیزوں کے سب نام سکھا دیے تمام چیزوں میں آپ کے کوک شاستر کے تمام آسن اور تھانوی صاحب کے بہشتی زیور کے جملہ ممسک و مبہی و مطول و مسمن نسخے بھی شامل ہیں یا نہیں اور ان سب کے نام بھی اللہ عزوجل نے سیدنا صفی اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سکھا دیے تھے یا نہیں بہر حال روشن ہو گیا کہ علم کوئی بھی ناپاک نہیں تو براہین گنگوہیہ کی عبارت کفریہ کی تاویل جو آپ نے کی تھی کہ شیطان کے لیے ناپاک علوم ثابت کیے ہیں اور حضور علیہ الصلاۃ والسلام سے ناپاک علوم کی

کی نفی کی ہے پادر ہوا اور باطل ہو گئی آپ کا اور آپکے بڑوں کا کفر وارتداد ثابت ہو چکا جس کو اٹھانا آپ کی طاقت سے باہر ہے توبہ کیجئے اور کلمہ پڑھ کر اسلام لائیے:۔

روباہ دشت دیوبندیت:۔

میرے فاضل دوست بہت کچھ لمبی چوڑی تقریریں کر چکے مگر جناب رسول خدا صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے لیے جملہ ماکان ومایکون کا علم ثابت نہیں کر سکے قیامت بھی علم ماکان ومایکون میں سے ہے مگر یہ علم قیامت باری تعالےٰ کے ساتھ مخصوص ہے اور جو شخص اللہ تعالےٰ کا کوئی علم مخصوص غیر خدا کے لیے ثابت کرے اگرچہ عطا کی اڑ لے وہ یقیناً کافر مرتد ہے۔ سنئیے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یسئلونک عن الساعة ایان مرسٰھا قل انما علمھا عند ربی لا یجلیھا لوقتھا الا ھو۔

یعنی اے محمدؐ یہ لوگ تم سے قیامت کا سوال کرتے ہیں کہدو نہیں ہے علم اس کا مگر میرے رب کے پاس اس کو نہیں ظاہر کریگا اسکے وقت پر مگر وہی دتفسیر خازن وتفسیر کبیر وتفسیر بیضاوی کی عبارات پڑھ کر ان تمام مفسرین کا اتفاق ہے کہ قیامت کا علم خدا کے ساتھ خاص ہے اس نے کسی نبی مرسل اور ملک مقرب کو قیامت پر اطلاع نہیں دی شیخ عبدالحق محدث دہلوی بھی حدیث ما المسئول عنھا باعلم من السائل کی شرح میں لکھتے ہیں کہ علم قیامت مخصوص بذاتِ باری تعالےٰ ہے کسی مخلوق کو یہ علم نہیں ملا علی قاری اپنی موضوعات کبیر میں امام جلال الدین سیوطی سے نقل کرتے ہیں وقد جاھر بالکذب بعض من یدعی فی زماننا العلم وھو متشبع بمالم یعط ان رسول الله کان یعلم متی تقوم الساعة۔

یعنی بیشک کھلم کھلا جھوٹ بولا ہمارے زمانے کے بعض مدعیان علم نے جو جہل مرکب میں گرفتار ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جانتے ہیں کب قیامت آئیگی آگے چلکر لکھتے ہیں،

ھؤلاء الغلاة عندھم ان علم رسول الله منطبق علی علم الله سواءً بسواءٍ فکل مایعلمه الله یعلمه رسوله،

یعنی ان غالیوں کے نزدیک یہ بات ہے کہ رسول خدا کا علم خدا کے علم پر پورا پورا منطبق ہے

تو جو کچھ خدا جانتا ہے وہ سب رسول اللہ بھی جانتے ہیں آگے فرماتے ہیں

ومن اعتقد تسویۃ علم اللہ ورسولہ یکفر اجماعاً کما لا یخفی۔

یعنی جو شخص اللہ ورسول کے علم کی برابری کا معتقد ہو وہ اجماعاً کافر ہے جیسا کہ مخفی نہیں ہے

آگے لکھتے ہیں لاریب ان الحامل ھؤلاءِ علی ھذا الغلو اعتقادھم انہ یکفر عنھم سیئاتھم ویدخلھم الجنۃ وکلما غلوا کانوا اقرب الیہ واخص بہ فھم اعصی الناس لامرہ واشد ھم مخالفۃ لسنتہ وھؤلاءِ فیھم شبہ ظاھر من النصاریٰ غلوا فی المسیح اعظم الغلو وخالفوا شرعہ ودینہ اعظم المخالفۃ والمقصود ان ھؤلاءِ یصدقون بالاحادیث المکذوبۃ الصریحۃ ویحرفون الاحادیث الصحیحۃ واللہ ولی دینہ فیقیم من یقوم لہ بحق النصیحۃ۔

یعنی کوئی شک نہیں کہ ان لوگوں کو اس غلو پر آمادہ کرنے والا ان کا یہ اعتقاد ہے کہ حضور ان کے گناہوں کو مٹائیں گے اور انکو جنت میں داخل کریں گے اور وہ جسقدر زیادہ غلو کریں گے اسیقدر زیادہ رسول خدا سے قریب اور زائد مخصوص ہونگے تو ان لوگوں میں نصاریٰ کی کھلی ہوئی مشابہت ہے کہ انہوں نے عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں بہت بڑا غلو کیا اور ان کے دین و شریعت کی سخت مخالفت کی اور مقصود یہ ہے کہ یہ لوگ صریح جھوٹی حدیثوں کی تصدیق کرتے ہیں اور صحیح حدیثوں کی تحریف کرتے ہیں اور اللہ اپنے دین کا مددگار ہے تو وہ کسی ایسے کو قائم کرے جو حق نصیحت ادا کرنے کے لیے کھڑا ہو اس عبارت سے معلوم ہوا کہ جو شخص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیلئے جمیع معلومات خداوندی کا علم محیط مانے اگرچہ عطائے خداوندی کہے وہ بھی اجماعاً کافر ہے۔ یہ بھی ثابت ہوا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے جملہ ماکان ومایکون کا علم ماننے والے اس امت کے نصاریٰ ہیں میں صاف کہہ چکا ہوں اور پھر کہتا ہوں کہ تمام ماکان ومایکون کا تفصیلی علم محیط رسول اللہ صلعم کے لیے ماننے والا دوستی کے پردے دشمنی کرتا ہے تعظیم کے بہانے سے توہین کرتا ہے لوگ اپنے گھروں میں شراب پیتے ہیں اپنی عورتوں سے جماع کرتے ہیں کیسا غضب ہے کہ آپ کے

نزدیک یہ تمام امور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں کی سامنے ہوتے ہیں اور نبی کریم ان سب باتوں کو دیکھتے ہیں میرے دوست نبی علیہ السلام کا قلب ایک شیشہ ہے شیشے میں پری اچھی معلوم ہوتی ہے شیشے پر کثرت سے مکھیوں کا بیٹھنا اس کو بدنما کر دیتا ہے دنیوی علوم مکھیاں ہیں ان علوم کی قلب محمدی میں گنجائش نہیں مگر بقدر ضرورت حقیقت یہ ہے کہ اصطلاح شریعت میں دنیوی علوم کو علوم ہی نہیں کہتے مسئلہ علم غیب پر مباحثہ ہمارے مولینا کو بیحد اس کرنا ہے بار بار اس مسئلہ سے فرار کر کے اکابر اسلام کا کفر ثابت کر رہے ہیں مہربان من زبان تو سب کے منہ میں ہے مولینا خلیل احمد صاحب کا اسلام تو میں کالشمس فی نصف النہار ثابت کر چکا لیکن آپکے اعلیحضرت نے وصایا شریف میں لکھا ،،

،، حتی الامکان اتباع شریعت نہ چھوڑو اور میرا دین و مذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے اس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے ،،

شریعت کی اتباع کے لیے تو حتی الامکان کی قید لگائی اور اپنے دین و مذہب پر مضبوطی سے قائم رہنے کو ہر فرض سے اہم فرض بتادیا۔

یہ ہے کفر کہ شریعت محمدیہ سے علاوہ اپنے ایجاد کردہ دین و مذہب پر مضبوطی سے قائم رہنے کی تاکید کی جا رہی ہے۔ نیز آپکے اعلیحضرت اپنے ملفوظات حصہ دوم مطبوعہ بار چہارم صفحہ ۳۳ پر فرماتے ہیں

،، مولوی امیر احمد صاحب مرحوم خواب میں زیارت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشرف ہوئے کہ گھوڑے پر تشریف لیے جاتے ہیں عرض کی یا رسول اللہ کہاں تشریف لیے جاتے ہیں فرمایا برکات احمد کے جنازے کی نماز پڑھنے الحمد للہ یہ جنازہ مبارکہ میں نے پڑھایا۔ ،،

دیکھئے اس عبارت میں آپ کے اعلیحضرت نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو مقتدی بنایا اور خود امام بنے یہ ہے کفر اور یہ ہے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین۔ آپ سے ہو سکے تو ان کفروں کو

اُٹھائیے اور اگر نہ ہو سکے تو میں آپ کو مجبور نہیں کرتا۔ آپ کفر و اسلام کی بحث کو چھوڑ دیجئے اور مسئلہ علم غیب کی بحث پر آجائیے۔ اتنا اور سن لیجئے کہ جو شخص انبیاء علیہم السلام کے لیے ایسی قوت مدرکہ ثابت کرے جس سے وہ امور غیبیہ کا اسی طرح ادراک کر لیتے ہیں جس طرح دوسرے لوگ اپنے حواس سے امور محسوسہ کو معلوم کر لیتے ہیں تو بے شک وہ شخص کافر مرتد ہے پھر چاہیے اُس قوت مدرکہ کو عطیہ خداوندی مانے خواہ وہ لفظ عطا کی آڑ لے حضرت مولانا شہید کی عبارت تقویۃ الایمان کا جو آپ نے پیش کی تھی یہی مطلب ہے اس کے بعد میں پھر کہتا ہوں کہ حاضرین جلسہ تو مجھے نہیں پہچانتے مگر میرے فاضل دوست مجھکو خوب جانتے ہیں مجھے مناظرہ ہی کے لیے قدرت نے پیدا کیا ہے اسی لیے میرے نام کو بھی مناظرہ سے مناسبت ہے کہ منظور اور مناظرہ دونوں کے ایک ہی عدد ہیں ذرا سے

"سنبھل کے رکھنا قدم دشت خار میں مجنوں   کہ اس نواح میں سودا برہنہ پا بھی ہے"

علم غیب کی بحث پر تو آجائیے پھر دیکھئے میرے پاس اس مسئلہ پر ایک ہزار دلائل ہیں جن کا جواب تو الگ رہا سنتے ہی سنتے آپ گھبرا جائیں گے،

شیر بیشہ سنّت

میرے مخاطب[1] کی ایک فضول و لغو تقریر آپ لوگوں نے سُنی میں آپ لوگوں سے کہتا ہوں کہ آپ لوگ زبان سے کچھ نہ بولیں لیکن کم از کم اپنے اپنے دلوں میں انصاف کریں کہ میرے کسی اعتراض کا بھی منظور صاحب نے جواب دیا اپنے بڑوں کے کسی کفر کو بھی اُٹھایا اس مرتبہ آپ نے ایک نئی بات پیش کی

[1] اس تقریر پر حضرت شیر بیشۂ سنت نے فرمایا کہ اس تقریر کا تفصیلی جواب دینے میں مجھے زائد وقت درکار ہے لہٰذا جب تک میری تقریر ختم نہ ہو میرا وقت سمجھا جائے اور میری طرف سے منظور صاحب کو بھی اجازت ہے کہ آئندہ تقریروں میں تنگیٔ وقت کا عذر نہ کریں بلکہ جتنے وقت میں جواب ہو سکے اُتنا وقت صرف کریں چنانچہ باتفاق فریقین یہ تجویز منظور ہوئی ۱۲ منہ

جو شخص حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے لیے قیامت کا علم بعطائے الٰہی مانے وہ کافر مرتد ہے، سنیئے حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر عزیزی سورۂ جن شریف میں صفحہ نمبر ۲۰۵ پر وقت وقوع قیامت اور احکام الٰہیہ کونیہ و شرعیہ اور حقائق ذات و صفات ربانیہ کو غیب مطلق میں داخل فرمایا اس کے بعد آیت کریمہ فلا یظہر علٰی غیبہ احدًا اِلّا من ارتضٰی من رسول کی تفسیر فرماتے ہیں

"پس مطلع نمی کند بر غیب خاص خود ہیچکس را بوجہے کہ رفع تلبیس و اشتباہ خطا بکلی دراں اطلاع حاصل شود و احتمال خطا و اشتباہ اصلاً نماند مگر کسے را کہ پسند میکند و آں کس رسول میباشد خواہ از جنس ملک باشد مثل حضرت جبرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام و خواہ از جنس بشر مثل حضرت محمد و موسٰی و عیسٰی علیہم الصلوات والتسلیمات کہ او را اظہار بر بعضے از غیوب خاصہ خود میفرماید"

یعنی اللہ تعالٰی اپنے غیب خاص پر کسی کو اس طرح مطلع نہیں فرماتا کہ اس اطلاع میں خطا اور غلطی کا بالکل ازالہ ہو جائے اور خطا و اشتباہ کا احتمال بالکل نہ رہے مگر وہ شخص جس کو اللہ تبارک و تعالٰی پسند فرمالے خواہ وہ فرشتوں میں سے ہو جیسے حضرت جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام یا انسانوں میں سے ہو جیسے حضرت محمد و موسٰی و عیسٰی علیہم الصلوٰۃ والسلام کہ انکو اپنے بعض خاص غیبوں پر مسلط فرما دیتا ہے صفحہ ۲۰۹ پر فرماتے ہیں

"اطلاع بر لوح محفوظ بمطالعہ و دیدن نقوش نیز از بعضے اولیاء بتواتر منقول است"

یعنی لوح محفوظ پر مطلع ہونا اور جو کچھ اسمیں لکھا ہے اسکا مطالعہ کرنا بھی بعض اولیاء سے تواتر سے ثابت ہے۔

کہئے شاہ صاحب نے اولیاء رضی اللہ تعالٰی عنہم اور انبیاء و مرسلین علیہم الصلاۃ والسلام کے لیے وقت وقوع قیامت کا علم بعطائے الٰہی ثابت کیا یا نہیں اب بولیے حضرت شاہ عبدالعزیز

صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالے علیہ آپ کے فتوے سے معاذ اللہ کافر مرتد ہوئے یا نہیں
تفسیر کبیر جلد ۸ صفحہ ۳۳۰ میں امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں

عٰلم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا ای وقت وقوع القیمۃ من الغیب الذی لا یظہرہ اللہ تعالی لاحد فان قیل فاذا حملتم ذلک علی القیامۃ فکیف قال الا من ارتضی من رسول مع انہ لا یظہر ھذا الغیب لاحد من رسلہ قلنا بل یظہرہ عند القرب من اقامۃ القیمۃ کیف لا وقد قال تعالی ویوم تشقق السماء بالغمام ونزل الملٰئکۃ تنزیلا ولا شک ان الملائکۃ یعلمون فی ذلک الوقت قیام القیمۃ ؛

یعنی آیت کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالی وقت قیامت کا علم کسی کو نہیں دیتا سوا اپنے پسندیدہ رسولوں کے اور استثنائے مذکور سے دفع شبہ فرماتے ہیں کہ قرب قیامت میں ملائکہ کو حصول علم قرآن سے ثابت ہے تو نفی مطلق کرو قوع سے پہلے وقت قیامت کا علم کسی کو نہ ملے گا اصلا صحیح نہیں بتلائیے آپکے فتوے سے صاحب تفسیر کبیر معاذ اللہ کافر مرتد ہوئے یا نہیں۔ آپنے یہ بھی کہا ہے کہ جو شخص حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے جمیع معلومات الٰہیہ کا علم محیط بعطائے الٰہی مانے وہ قطعاً یقیناً کافر ہے۔ سنیئے حضرت مولانا شاہ عبد الحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالی عنہ مدارج النبوۃ شریف جلد اول صفحہ ۱۷۵ میں فرماتے ہیں

"از بعضے صلحاء اہل فضل شنیدہ شد کہ بعضے از عرفا کتابے نوشتہ و دراں اثبات کردہ کہ آنحضرت صلے اللہ تعالے علیہ وسلم را تمامہ علوم الٰہی معلوم ساختہ بودند و ایں سخن بظاہر مخالف بسیارے از ادلہ ہست تا قائل آں چہ قصد کردہ باشد"

یعنی بعض صالحین اہل فضل سے سنا گیا کہ بعض عارفوں نے ایک کتاب لکھی اور اسمیں ثابت کیا ہے کہ حضور انور صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کو تمام معلومات الٰہیہ کا علم عطا فرما دیا گیا تھا اور یہ بات بظاہر بہتیری دلیلوں کے خلاف ہے معلوم اس قول کے قائل نے کیا مراد لیا ہے۔

دیکھئے حضرت شیخ محدث عبد الحق دہلوی رضی اللہ تعالے عنہ نے بعض اولیائے کرام کا یہ مذہب نقل فرمایا پھر اُن کی تکفیر نہیں کی بلکہ انہیں عارف حق کہا اب آپکے فتوے سے معاذ اللہ وہ عرفا تو اجماعی کافر کو عارف حق کہکر معاذ اللہ آپ کے فتوے سے حضرت شیخ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کافر ہوئے اور انکو مسلمان کہکر شیخ الحدیث مانکر آپ بھی کافر ہوئے آپنے یہ بھی کہا ہے کہ جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کو اللہ تعالے نے ایک قوت مدرکہ عطا فرمائی ہے جس سے وہ امور غیبیہ کا اسطرح ادراک فرماتے ہیں جس طرح اور لوگ اپنے حواس سے امور محسوسہ کو ادراک کرتے ہیں وہ قطعاً یقیناً کافر مشرک مرتد ہے اور اسی کو عبارک کفریہ تقویۃ الایمان کا مفاد بتایا خیر غنیمت ہے کہ مدت دراز کے بعد آپ کفر دہلوی کے جواب پر تو آئے اگرچہ دین و ایمان کو جواب دے چکے ہیں۔

اچھا سنیئے : حضرت علامہ عبد الباقی زرقانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ اپنی کتاب زرقانی شرح مواہب لدنیہ جلد اول صفحہ ۱۹ پر فرماتے ہیں

قال الغزالی النبوۃ عبارۃ عما یختص بہ النبی ویفارق بہ غیرہ وھو یختص بانواع من الخواص احدھا انہ یعرف حقائق الامور المتعلقۃ باللہ تعالی وصفاتہ وملئکتہ والدار الاخرۃ علی مخالفا لعلم غیرہ بکثرۃ المعلومات وزیادۃ الکشف والتحقیق وثانیھا ان لہ فی نفسہ صفۃ بھا تتم الافعال الخارقۃ للعادۃ کما ان لنا صفۃ تتم بھا الحرکات المقرونۃ بارادتنا وھی القدرۃ وثالثھا ان لہ صفۃ بھا یبصر الملائکۃ ویشاھدھم کما ان للبصیر صفۃ بھا یفارق الاعمی ورابعھا ان لہ صفۃ بھا یدرک ما سیکون فی الغیب

یعنی امام محمد غزالی قدس سرہ نے فرمایا کہ نبوت سے وہ وصف مراد ہے جو نبی کے ساتھ ہوتا ہے اور جس کے سبب نبی غیروں سے ممتاز ہوتا ہے اور اس وصف میں چند قسم کے خاصے داخل ہیں ایک یہ کہ جو امور اللہ عزوجل اور اس کی صفات اور فرشتوں اور آخرت کے ساتھ متعلق ہیں نبی اُن کی حقائق کا عارف ہوتا ہے اور دوسروں کے علم کو کثرت معلومات اور زیادتی کشف و تحقیق

میں اس کی کچھ نسبت نہیں۔ دوسرے یہ کہ ان کی ذات میں ایک ایسا وصف ہے جس سے افعالِ خارقہ عادت یعنی معجزات پورے ہوتے ہیں جس طرح کہ ہمیں ایک وصفِ قدرت کا ایسا حاصل ہے جس سے ہمارے حرکاتِ ارادیہ پورے ہوتے ہیں۔ تیسرے یہ کہ نبی کو ایک ایسا وصف حاصل ہے جس سے ملائکہ کو دیکھتا ہے اور ان کا مشاہدہ کرتا ہے جس طرح بینا کو ایک وصف حاصل ہے جس کے باعث وہ نابینا سے ممتاز ہوتا ہے۔ چوتھے یہ کہ نبی کو ایک ایسا وصف حاصل ہے جس سے وہ غیب کی آئندہ باتوں کو معلوم فرمالیتا ہے۔ علامہ زرقانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے امام غزالی قدس سرہٗ کا یہ کلام مبارک نقل فرماکر مقرر رکھا اب کہیے آپکے فتوے سے معاذاللہ علامہ زرقانی و امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما دونوں قطعی یقینی کافر مشرک ہوئے یا نہیں۔ موضوعاتِ کبیر میں ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کی نقل کی ہوئی عبارت کو آپنے بکمال دیدہ دلیری امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کیطرف نسبت کر دیا اور آپ کو مجمع عام میں ایسا کھلا جھوٹ بولتے ہوئے شرم نہ آئی۔ سنیئے! ملا علی قاری علیہ الرحمۃ نے یہاں فصل وقد سئل ابن القیم الجوزیۃ سے آخر کتاب تک چودہ ورق کامل ابن القیم بدمذہب گمراہ سے نقل کیے ہیں اور جہاں اس کے رد وغیرہ کے لیے خود کچھ بڑھایا اُسے قلت کہہ کر متمیز کر دیتے ہیں پھر قال یا فصل سے اسی کا کلام نقل کرنے لگتے ہیں یہاں بھی یہی ہے فصل سے ابن القیم کا کلام نقل کیا کہ حدیث جب قرآن عظیم کے مخالف ہو موضوع ہے اور اس کی مثال اُس نے اس حدیث سے دی کہ دنیا کی عمر سات ہزار برس ہے اور ہم ہزار ہفتم میں ہیں ابن القیم کا یہ قول رد کرنے کے لیے علی قاری نے قلت کہہ کر فرمایا کہ امام جلال الدین سیوطی نے ایک مستقل رسالہ میں اس حدیث کی تحقیق کی ہے جس کا حاصل یہ کہ حدیث قربِ قیامت بتاتی ہے اور آیتوں میں خاص تعیینِ وقت کی نفی ہے تو حدیث مخالفِ قرآن نہ ہوئی اُس رسالہ کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ امت پندرہ ۱۵ سو برس نہ بڑھے گی بس اسقدر امام جلیل سیوطی سے لائے اسکے بعد پھر بدستور قال لکھ کر وقد جاھر بالکذب سے بدمذہب ابن القیم کا قول لکھا پھر والمنافقون جیرانہ فی المدینۃ تک اس کا کلام نقل کرکے اُس پر رد کے لیے قلت کہکر فرمایا ومن اعتقد

تسویۃ علم اللہ و رسولہ یکفر اجماعا۔ یعنی جو شخص اللہ و رسول دونوں کے علم کی برابری و مساوات کا قائل ہو وہ اجماعاً کافر ہے اور برابری جبھی ہوگی کہ معاذاللہ علم الٰہی کی طرح علم نبوی کو بھی واجب للذات و قدیم و ذاتی مانا جائے تو اس عبارت میں ابن القیم پہ رد فرمایا کہ جو شخص حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے لیے تمام معلوماتِ الٰہیہ کا علم محیط بعطائے الٰہی مانے اُس نے علم نبوی کو علم الٰہی کے برابر ہرگز نہ مانا تو وہ ہرگز کافر نہیں پھر قال کہہ کر آخر تک اسی بدمذہب ابن القیم کا کلام نقل فرمایا۔ سنبھلی صاحب! یا تو آپکی جہالت فاحشہ ہے ورنہ تہمت ملعونہ۔

فان کنت لا تدری فتلک مصیبۃ ٭ وان کنت تدری فالمصیبۃ اعظم

آپنے تفسیر خازن کا بھی حوالہ دیا ہے حالانکہ اسی تفسیر خازن میں آیت کریمہ خلق الانسان علمہ البیان کی تفسیر یوں ہے خلق الانسان ای محمد اصلے اللہ علیہ وسلم علمہ البیان ای بیان ما کان وما سیکون یعنی رحمٰن جل مجدہٗ نے انسان کامل یعنی محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پیدا کیا اور حضور کو جو کچھ ہو چکا جو کچھ ہو رہا ہے جو کچھ ہوگا سب کا بیان سکھایا۔ اسی تفسیر خازن میں آیت کریمہ وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ کی تفسیر یوں فرمائی ای یاتیہ علم الغیب فلا یبخل بہ علیکم بل یعلمکم یعنی اللہ تعالےٰ نے فرمایا اور محمد صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم غیب پر بخیل نہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ حضور کو علم غیب آتا ہے تو حضور اس کے بارے میں تم پر بخل نہیں فرماتے بلکہ تم کو بھی سکھاتے ہیں آپ ان تفسیروں کی وہ عبارتیں تو مانتے ہیں جو آپ کے نزدیک آپکے مدعائے باطل کی مؤید ہیں اور ان عبارات کو کیوں نہیں مانتے جو صاف و صریح آپ کے دعویٰ فاسدہ کا رد و ابطال فرما رہی ہیں۔ ہمارے نزدیک تو دونوں قسم کی عبارتیں حق ہیں عبارات نفی سے یہ مراد کہ اللہ تعالےٰ کے سوا کسی کو ذاتی علم غیب نہیں اور عبارات اثبات کا یہ مفاد کہ اللہ تعالےٰ کی عطا سے اس کے محبوبوں کو بھی علم غیب ہے تو معلوم ہوا کہ مسلمانوں کو دھوکے دینے کے لیے آپ ان تفاسیر اور کتب اسلامیہ کا نام لیتے ہیں اور درحقیقت آپ اسمٰعیل دہلوی پر ایمان لائے ہوئے ہیں آپکے نزدیک جو آیت یا حدیث دہلوی کے موافق ہوتی ہے اس کو مان

لیتے ہیں اور جو ارشاد الٰہی و فرمان نبوی اس کے خلاف ہوتا ہے اس سے کفر کرتے ہیں،

سنیئے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وعلمک مالم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیک عظیما ط یعنی اے محبوب اللہ تعالیٰ نے تم کو سکھایا جو کچھ تم نہیں جانتے تھے اور تم پر اللہ کا فضل عظیم ہے آپ ماکان و مایکون میں سے جس چیز کے متعلق کہیں کہ اس کو حضور نہیں جانتے تھے وہ اس ما کے عموم میں داخل ہیں اور اس آیت سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالےٰ نے اسکا علم بھی حضور کو دیا۔ وقت وقوع قیامت کو حضور جانتے ہیں یا نہیں اگر کہئے ہاں تو فیصلہ ہو گیا اور اگر کہیے نہیں تو مالم تکن تعلم میں داخل ہوا اللہ تعالےٰ فرماتا ہے جو کچھ تم نہیں جانتے تھے ہم نے تم کو سکھا دیا تو وقت وقوع قیامت کا علم بھی حضور کے لیے اس آیت کریمہ نے ثابت فرما دیا۔ اب بتائیے اس آیت کریمہ پہ آپکا ایمان ہے یا نہیں،

مشکوٰۃ شریف باب المساجد صفحہ ۶۹ پر ایک حدیث شریف ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں

رأیت ربی عز وجل فی احسن صورۃ قال فیم یختصم الملاء الاعلےٰ قلت انت اعلم قال فوضع کفہ بین کتفی فوجدت بردھا بین ثدیی فعلمت ما فی السمٰوٰت والارض وتلا وکذالک نری ابراھیم ملکوت السموات والارض ولیکون من الموقنین ط

یعنی میں نے اپنے رب عز وجل کو نہایت اچھی تجلی میں دیکھا اس نے پوچھا فرشتے کس بات پر باہم بحث کر رہے ہیں۔ میں نے عرض کی تو ہی جاننے والا ہے فرمایا کہ پھر میرے رب عز وجل نے اپنا دست رحمت میرے دونوں شانوں کے بیچ میں رکھا تو میں نے اسکے فیض پہنچنے کی سردی اپنے دونوں پستانوں کے درمیان پائی تو جان لیا میں نے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور حضور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے اس آیت کریمہ کی تلاوت فرمائی وکذالک نری ابراھیم یعنی اور اسیطرح ہم ابراہیم کو آسمانوں اور زمین کی بادشاہت دکھاتے ہیں اور اس لیے کہ آنکھے عرفان و ایقان

میں ترقی ہو حضرت شیخ محقق و محدث شاہ عبدالحق دہلوی رضی اللہ تعالےٰ عنہ اشعۃ اللمعات مطبوعہ کلکتہ صفحہ ۲۶۲ میں اس حدیث شریف کی مراد بیان فرماتے ہیں،

"عبارت ست از حصول تمامہ علوم جزوی و کلی و احاطہ آں،،

یعنی اس فرمان سے حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی یہ مراد ہے کہ حضور کو تمام جزوی و کلی علوم حاصل ہو گئے اور حضور نے اُن سب کا احاطہ فرما لیا کہیے علم قیامت بلکہ جملہ علوم خمس بلکہ جملہ علوم ماکان و مایکون سب کے سب اس تمامہ علوم جزوی و کلی میں داخل ہیں یا نہیں پھر حدیث شریف نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے ان سب کا علم محیط ثابت کیا یا نہیں۔ اس حدیث شریف نے آیت کریمہ وکذالک نُری ابراھیم ملکوت السموت الخ۔ میں ذالک کا مشارٌ الیہ بھی بتا دیا کہ وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات اقدس ہے یعنی اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اے محبوب جسطرح ہم تم کو اپنی ساری سلطنت کا مشاہدہ کرا رہے ہیں اس آیت کریمہ کی تفسیر احادیث سے میں پہلے سنا چکا ہوں۔ اسی آیت کریمہ کی تفسیر علامہ نظام الدین حسن نیشاپوری رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ اپنی تفسیر رغائب القرآن جلد ۷ صفحہ ۱۵۴ پر یوں فرماتے ہیں

ان الاطلاع علےٰ تفاصیل آثار حکمۃ اللہ تعالیٰ فی کلّ واحدٍ من مخلوقات ھذہ العوالم بحسب اجناسھا وانواعھا واصنافھا واشخاصھا وعوارضھا ولواحقھا کما ھی لا یحصل الا لاکابر الانبیاء ولھذا قال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ادنی الاشیاء کما ھی۔

ان عالموں کی تمام مخلوقات خواہ وہ جنس ہوں یا نوع ہوں یا صنف ہوں یا شخص ہوں یا کسی شے کے عوارض و لواحق ہوں ان میں سے ہر ایک کے اندر جو اللہ تعالےٰ کی حکمت کی نشانیاں ہیں انکی تفصیلوں پر اطلاع انہیں اکابر کو حاصل ہوتی ہے جو انبیاء ہیں علیہم الصلاۃ والسلام۔ اسی لیے حضور سید عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے دعا فرمائی کہ الٰہی مجھ کو تمام چیزیں جیسی ہیں دکھا دے۔ اب بولیے جملہ مخلوقات کے تمام اقوال و اعمال و افعال و اشغال و احوال و زوال سے

سے روز آخر تک سب کے سب ان الفاظ اجناسہا وانواعہا واصنافہا واشخاصہا۔ وعوارضہا ولواحقہا کے عموم میں داخل ہیں یا نہیں۔ بتایئے علامہ نیشاپوری رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ آپ کے فتوے سے معاذ اللہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ دوستی کے پردے میں دشمنی اور تعظیم کے بہانے سے توہین کر کے کافر مرتد اور اسمٰعیل دہلوی کے فتوے سے کافر مشرک ہوئے یا نہیں۔

یہی مضمون تھوڑے سے تغیر کے ساتھ امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ نے تفسیر کبیر میں بھی تحریر فرمایا۔ مشکوٰۃ شریف باب المعجزات صفحہ ۵۴۱ پر حدیث شریف ہے،

جاء ذئب الی راعی غنم فاخذ منها شاة فطلبه الراعی حتی انتزعها منه قال فصعد الذئب علی تل فاقعی واستثفر وقال قد عمدت الی رزق رزقنيه الله تعالیٰ اخذته ثم انتزعته منی فقال الرجل تالله ان رأيت كاليوم ذئب يتكلم فقال الذئب اعجب من هذا رجل فی النخلات بين الحرتين يخبركم بما مضی وما هو كائن بعدكم قال فكان الرجل يهوديا فجاء الی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فاخبره واسلم فصدقه النبی صلی الله علیه وسلم۔

یعنی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بھیڑیا بکریوں کے ایک چرواہے کی طرف آیا اور اس نے بکریوں کے ریوڑ میں سے ایک بکری پکڑی چرواہے نے اس بھیڑیے کو ڈھونڈھا یہاں تک کہ اس بکری کو اس سے چھڑا لیا۔ فرماتے ہیں کہ پھر وہ بھیڑیا ایک ٹیلے پر چڑھ گیا اور اپنی دُم کو اپنے دونوں پاؤں کے درمیان دبا کر بیٹھ گیا اور کہا کہ میں نے اس رزق کا ارادہ کیا جو اللہ تعالےٰ نے مجھے دیا تھا میں نے اسکو پکڑ لیا پھر تو نے اسکو ~~مجھ سے~~ چھین لیا چرواہے نے مجھ سے

چرواہے نے کہا خدا کی قسم میں نے آج کا سا معاملہ کبھی نہ دیکھا کہ بھیڑیا باتیں کر رہا ہے بھیڑیا بولا

کہ اس سے زائد تعجب ہے کہ ایک صاحب ان دونوں سنگستانوں کے درمیان کھجور کے درختوں یعنی مدینہ طیبہ میں تشریف فرما ہیں کہ وہ تم کو ان باتوں کی جو تم سے پہلے ہو چکیں اور اُن باتوں کی جو تمہارے بعد ہونے والی ہیں سب کی خبر دیتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ وہ چرواہا یہودی تھا یہ واقعہ دیکھکر حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور حضور کو اس واقعہ کی خبر دی اور مسلمان ہو گیا حضور اکرم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے اس کی خبر کی تصدیق فرمائی۔ ایک وہ زمانہ تھا کہ کفار حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے معجزہ علم غیب کو دیکھکر مسلمان ہو جایا کرتے تھے افسوس کہ آج یہ زمانہ ہے کہ مسلمان کہلانے والے حضور انور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے اس معجزۂ مقدسہ کا انکار کر رہے ہیں۔ اس حدیث شریف سے یہ بھی ثابت ہوا کہ جانور بھی حضور اکرم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے علم ماکان ومایکون پر ایمان رکھتے ہیں تو جو شخص انسانیت کا مدعی ہو کر اس کا منکر ہو وہ جانور سے بدتر اور اُن ھم کالانعام بل ھم اضل سبیلا کا مصداق ہوا یا نہیں۔ آپنے حضور اطہر صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے قلب انور کو شیشے سے اور دنیوی علوم کو مکھیوں سے تشبیہ دی اور کہا کہ حضور کے لیئے دنیوی علوم کا بھی ثابت کرنا ایسا ہے جیسے کہا جائے کہ شیشے میں مکھیاں بھری ہوئی ہیں میں کہتا ہوں آخر اس قدر بدحواسی کیوں ہے معلوم کے بُرے ہونے سے علم بُرا نہیں ہو سکتا۔ بتایئے علم الٰہی جل وعلا علم نبوی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے بھی زیادہ پاک ومنزہ ہے یا نہیں۔ پھر آپکے نزدیک مکھیوں مچھروں زانیوں شرابیوں جواریوں اور ان کے تمام افعال واحوال کو علم الٰہی محیط ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو آپنے شیشہ علم الٰہی میں مکھیاں بھری ہوئی مان کر خدا کی توہین کی یا نہیں اور خدا کی توہین کر کے آپ کافر ہوئے یا نہیں۔ اور اگر نہیں یعنی یہ علوم آپ خدا کے واسطے نہیں مانتے تو آپ خدا کو جاہل بتا کر کافر ہوئے یا نہیں۔ آپ کے اگلے پچھلے دونوں راستے بند ہو گئے یہ بھی بتایئے کہ آپ کے نزدیک حضور اکرم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو کیا دنیا کی کسی ایک بات کا بھی علم نہیں اٹھنا بیٹھنا کھانا پینا پہننا اوڑھنا سونا جاگنا لوگوں کا آنا جانا کفار کے کلمات کفریہ شاعروں کے شعر جو حضور کے سامنے

پڑھے گئے کیا ان سب چیزوں میں کسی بات کا مطلقاً حضور کو علم نہ ہوا اگر ایسا ہے تو اس سے بڑھکر حضور والا صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی کیا توہین ہوگی یہ بھی آپ کا کفر ہوگا اور اگر آپ کہیں کہ دنیا کی تمام باتوں کا تو حضور کو علم نہیں البتہ بقدر ضرورت بعض دنیوی علوم حضور کو حاصل ہیں جیسا کہ آپ اپنی تقریر میں کہہ چکے ہیں تو آپنے اپنے قول کی بنا پر تسلیم کر لیا کہ شیشہ قلب محمدی پر مکھیاں ضرور بیٹھی ہیں اگرچہ بہت نہیں تھوڑی ہیں کہئے آپنے اپنے قول کی بنا پر بھی حضور کی توہین کی یا نہیں اور آپ کافر ہوئے یا نہیں لیجئے دوبارہ آپکے دونوں راستے بند ہوگئے آپنے کہا کہ اصطلاح شریعت میں دنیوی باتوں کے علوم کو علم نہیں کہتے اس پہ آپنے کوئی دلیل پیش نہیں کی۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے انہ بکل شیٍٔ علیم بیشک اللہ تعالےٰ ہر شے کا جاننے والا ہے۔ کہیے ہر شئے میں دنیوی اشیاء بھی داخل ہیں یا نہیں پھر کیا اس آیت کریمہ سے دنیوی چیزوں کا علم بھی اللہ عزوجل کے لیئے ثابت ہوا یا نہیں کیا قرآن پاک کا محاورہ اصطلاح شریعت نہیں۔ آپنے بطور معارضہ بالقلب اپنے اکابر کا کفر اٹھانے سے عاجز ہو کر معاذ اللہ حضور پُر نور مرشد برحق امام اہلسنت مجدد دین ملت سیدنا اعلیحضرت قبلہ فاضل بریلوی رضی اللہ تعالےٰ عنہ پر الزام کفر دیا ہے۔

اس پر ہمیں تعجب نہیں فرعون ملعون نے سیدنا موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کہا تھا انت من الکٰفرین ٥ یعنی معاذ اللہ تم کافر ہو۔ آج اگر فرعون کی ذریت جلال موسوی کے مظہر وارث الانبیاء کو کافر کہے تو کیا تعجب ہے۔ احکام عملیہ کا نام شریعت ہے اور اعتقادیات کا نام دین ہے بدیہیات شرعیہ میں سے ہے کہ احکام شریعت بقدر وسعت ہیں لا یکلف اللہ نفسا الا وسعھا مگر ضروریات دینیہ پر ایمان ہر وقت ضروری ہے انمیں حتی الامکان کی شرط نہیں الا من اُکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان۔ حضور اعلیحضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ازراہ محبت دین اسلام کو اپنا دین فرمایا اسکو آپ کفر بناتے ہیں میں آپسے پوچھتا ہوں کہ آپکا دین اسلام ہے یا نہیں اگر کہیے نہیں تو بحکم شریعت آپ کافر ہوئے اور اگر کہئے ہاں تو اسلام

کو آپ نے اپنا دین کہا اور دین کو اپنی طرف اضافت کرنے کے معنے آپ کے نزدیک یہ ہیں کہ آپ کا گڑھا ہوا ہے تو اسلام کو اپنا ایجاد کردہ دین بتا کر آپ کافر ہوئے پھر آپکے دونوں راستے بند ہوگئے حقیقت یہ ہے کہ ہر مسلمان کو دین اسلام سے محبت ہے اس لیئے وہ اسلام کو اپنا دین کہتا ہے آپ کو اسلام سے عداوت ہے لہٰذا آپ کو اسلام سے امام اہلسنت کی محبت کفر معلوم ہوتی۔

احادیث صحیحہ میں ہے کہ جب مردہ قبر میں جاتا ہے تو منکر نکیر آکر سوال کرتے ہیں من ربک تیرا رب کون ہے ما دینک تیرا دین کیا ہے آپکے قول پر یہ مطلب ہوا کہ نکیرین علیہما الصلوٰۃ والسلام مردے سے اسلام کے علاوہ خود اُسکا گڑھا ہوا دین پوچھتے ہیں یوں نہیں کہتے کہ علی ای دین کنت تو کس دین پر تھا بلکہ یہی کہتے ہیں کہ تیرا دین کیا ہے۔ آپ تو اس کے جواب میں کہہ دینگے کہ لا دین لی کہ میرا کوئی دین نہیں مگر مردہ مسلمان ہے تو وہ یہ نہیں کہتا کہ انا علی دین الاسلام میں دین اسلام پر ہوں بلکہ وہ جواب بھی یہی دیتا ہے کہ انا علی دین الاسلام یعنی میرا دین اسلام ہے۔ بتلائیے آپنے اعلیحضرت قدس سرہٗ پر الزام کفر دیکر منکر و نکیر علیہما السلام کو بھی کافر کہا یا نہیں اور آپ کافر ہوئے یا نہیں اسکا مزہ تو محشر سے پہلے قبر میں نکیرین علیہما الصلوٰۃ والسلام خوب چکھائیں گے انشاءاللہ تعالےٰ۔

ملفوظ شریف کی عبارت پر آپ کا اعتراض ایک مستقل کفر ہے آپنے حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو اپنے اوپر قیاس کیا وہ یہ کہ اگر نماز قائم ہو امام نماز پڑھا رہا ہو اور ہم اسی نماز میں شریک ہونا چاہیں تو ہمیں مقتدی بننے کے سوا چارہ نہیں اسیطرح جب اعلیحضرت قبلہ قدس سرہٗ نے نماز جنازہ پڑھائی اور حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے بھی اسی نماز میں شرکت فرمائی تو حضور نے بھی اقتدا ہی فرمائی ہوگی کیونکہ حضور بھی تو ہمارے ہی جیسے ایک انسان ہیں والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ مگر آپ کو معلوم نہیں اہلسنت کا ایمان ہے کہ حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی ہر شان میں بے مثل و بے مثال ہیں عدیم النظیر ممتنع المثیل ہیں سرکار کی خصوصیت ہے کہ نماز قائم ہو چکی ہو امام نماز پڑھا رہا ہو اور حضور اسی نماز میں شرکت

فرمانا چاہیں تو حضور بھی امام ہونگے اور وہ امام عین حالت امامت میں حضور کا مقتدی ہو جائیگا وہ ایسی بلند و بالا سرکار ہے جہاں امام بھی مقتدی بنجاتے ہیں وہ سارے جہاں کے امام ہیں اگلے پچھلے تمام اماموں کے امام ہیں ایسا واقعہ زمانہ اقدس میں ہو چکا ہے اگر آپ کو شبہ ہو تو ابھی بھی بخاری شریف و مدارج النبوۃ شریف سے میں دکھا سکتا ہوں تو الملفوظ شریف کی عبارت کا یہ مطلب ہوا کہ الحمد للہ میں نے لوگوں کی امامت کی اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام میرے امام بنے۔ کہئیے اس عبارت پر اعتراض کر کے آپ کا ایک اور کفر ظاہر ہوا یا نہیں۔ اخیر تقریر میں آتا اور سن لیجئے کہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب شرح شفائے قاضی عیاض جلد ۲ صفحہ ۴۶۴ میں فرماتے ہیں

لان روحه صلے اللہ تعالیٰ علیه وسلم حاضرۃ فی بیوت اهل الاسلام

یعنی جب اپنے گھروں میں داخل ہوا کرو تو یوں عرض کیا کرو السلام علیك ایها النبی ورحمة اللہ وبرکاته یعنی اے نبی آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روح اقدس ہر ہر مسلمان کے گھر میں تشریف فرما ہے۔

کہئیے اب جب حضور اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر مسلمان کے گھر میں جلوہ افروز ہیں تو ہر مسلمان کے گھر میں جو کچھ نیک و بد اعمال اچھے برے احوال ہوتے ہیں سب حضور کے پیش نظر ہوئے یا نہیں کہئیے ملا علی قاری پر آپ پر کیا فتویٰ ہے علامہ اسمٰعیل حقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی تفسیر روح البیان شریف جلد ۳ صفحہ ۱۸۰ میں فرماتے ہیں

"فی الحدیث سألنی ربی ای لیلة المعراج فلم استطع ان اُجیبه فوضع یدہ بین کتفی بلا تکییف ولا تحدید ای ید قدرته لانه سبحنه منزہ عن الجارحة فوجدت بردها فاورثنی علوم الاولین والاخرین وعلمنی علوما شتی فعلم اخذ عهدا علی کتمه وهو علم لا یقدر علی حمله غیری وعلم خیرنی فیه وعلم امرنی بتبلیغه الی الخاص والعام من اُمتی وهی الانس والجن والملک

اسی مضمون کو حضرت شیخ محقق دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدارج النبوۃ شریف جلد اول صفحہ ۱۹۳ پر یوں فرماتے ہیں

"پس نزدیک گردانید مرا بخود پروردگار من وچناں شدم کہ فرمودہ است ثم دنی فتدلی فکان قاب قوسین او ادنیٰ وپرسید از من پروردگار من چیزے پس نتوانستم کہ جواب گویم پس نہاد دست قدرت خود درمیان دو شانہ من بے تکییف و بے تحدید پس یافتم برد آں را در سینہ خود پس داد مرا علم اولین و آخرین وتعلیم کرد انواع علم را علمے بود کہ عہد گرفت از من کتمان آں را کہ باہیچکس نگویم و ہیچکس طاقت برداشتن آں ندارد جز من و علمے دیگر بود کہ مخیر گردانید در اظہار و کتمان آں و علمی بود کہ امر کرد مرا بہ تبلیغ آں بخاص و عام از امت من"

یعنی اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے سے نزدیک کیا اور میں ایسا ہو گیا جیسا کہ اس نے فرمایا ہے ثم دنی فتدلی فکان قاب قوسین او ادنیٰ! اور مجھ سے میرے رب نے کچھ باتیں پوچھیں جن کا میں جواب نہ دے سکا تو اس نے بغیر کسی کیفیت و حد کے اپنا دست قدرت میرے دونوں شانوں کے درمیان رکھا جس کی ٹھنڈک میں نے اپنے سینے میں پائی تو اس نے مجھکو تمام اگلوں اور تمام پچھلوں کے سب علوم دیئے اور مجھ کو تین قسم کے علوم عطا فرمائے ایک قسم کے وہ علوم تھے جن کے چھپانے کا مجھ سے عہد لیا کہ کسی سے نہ کہوں اور میرے سوا کوئی ان کو برداشت کرنے کی طاقت نہیں رکھتا اور ایک قسم کے وہ علوم تھے جن کو میری امت میں سے ہر خاص و عام تک تبلیغ کرنے کا مجھے حکم دیا۔

کہئیے اب بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم ماکان وما یکون پر ایمان لائیے گا یا نہیں۔ آپ نے مجھے بدحواس کہا لیکن آپکے مقتدا اسمٰعیل دہلوی نے تقویۃ الایمان صفحہ ۶۴ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں لکھا۔ مارے دہشت کے بدحواس ہو گئے! یہ بھی

بارگاہِ رسالت کی توہین ہے اور حضور کی توہین کفر ہے تو اگر مجھے آپ جو اس کہیں تو مجھ کو کیا جائے
شکایت ہو سکتی۔ آپ نے پھر فخریہ کہا ہے کہ مناظرہ اور منظور دونوں کے عدد ایک ہیں۔ آپ بُرا نہ مانیں
تو کہوں اس سے تو یہ ثابت ہوا کہ آپ مناظر نہیں بلکہ مناظرہ ہیں کیونکہ منظور اور مناظر کے ایک عدد نہیں
بلکہ منظور اور مناظرہ کے عدد ایک ہیں یہ تھانوی جی کے زعمی بہشتی زیور میں عمر گنوانے کا نتیجہ ہے
اسی لیئے مناظرہ میں آپ کا عجز و گریز ہی ہمیشہ ظاہر ہوتا رہتا ہے اَوَمَنْ يُّنَشَّؤُا فِي الْحِلْيَةِ
وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِيْنٍ ؕ آپ کی خواہش کو میں نے پورا کر دیا وصایا شریف الملفوظ
شریف کی عبارتوں کا صحیح مطلب میں نے بتا دیا اب تو آپنے اکابر کے کفریات اُٹھائیے میں
مسئلہ علم غیب میں دہلوی گنگوہی انبہٹی تھانوی صاحبان کے کفریات پیش کر چکا جن کے
آپ جواب نہیں دے سکتے یا تو انکا کفر قبول کیجئے یا اُن کفریات کا جواب دیجئے یا تحریر لکھ
دیجئے کہ میں اپنے بڑوں کی کفریات پر مناظرہ سے عاجز ہوں پھر جس ادنیٰ سے ادنیٰ ہلکے سے
ہلکے فرعی مسئلہ پر چاہیں گے مناظرہ میں آپ کے ساتھ کر دونگا بتلائیے ان تینوں میں سے کونسا قبول ہے
آپ نے حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معجزۂ قاہرہ علم غیب کا کئی عنوان سے انکار
کیا ہے کبھی کہا کہ ہم دنیوی علوم حضور کے لیے نہیں مانتے کبھی کہا کہ شیطانی علوم نہیں مانتے کبھی
کہا کہ ناپاک اور رذیل علوم حضور کے لیے ماننا حضور کی توہین ہے اور مسلمانوں کو دھوکے
دینے کے لیے کبھی کہا کہ ہم تمام دینی علوم حضور کے لیے مانتے ہیں کبھی کہا کہ جسقدر علوم شریف اور
پاکیزہ ہیں وہ سب ہم حضور کے لیے مانتے ہیں۔ اسکے ساتھ آپ حضور کے لیے بڑے شد و مد
سے علم قیامت کا انکار کرتے ہیں تو براہ مہربانی اتنا اور بتا دیجئے کہ یہ علم قیامت علوم دنیویہ
میں سے ہے یا دینی علوم میں سے ہے اور علم قیامت آپکے نزدیک شیطانی اور ناپاک اور رذیل علم ہے
یا نہیں۔ مجھکو نہ اپنے علم پر ناز ہے نہ اپنے فضل و کمال پر افتخار ہے مجھکو صرف اسی پر ناز ہے
کہ میں اُس شہنشاہ دو عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سرکار عرش مدار کا ایک سگ بے ہنر ہوں۔
کتے کا کام یہ ہے کہ اپنے آقا کا ٹکڑا کھائے اُس کی بھولی بھیڑوں کو بھیڑیوں سے بچائے اور اس

کی ساحتِ عزت کا پہرہ دے۔ اسکے دشمنوں پر بھونکتا رہے آپ مجھ کو گالیاں سنائیں میرا مذاق
اڑائیں مجھ کو اسکی کچھ پرواہ نہیں جب تک آپ لوگ اللہ تعالیٰ اور حضور سیدنا محمد رسول اللہ
صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب و توہین میں مبتلا ہیں ہم آپ کے دشمن ہیں ہماری آپسے دشمنی اللہ
و رسول جل جلالہ و صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے واسطے ہے كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ
وَالْبَغْضَاءُ أَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ آپ کی درشت کلامی و بدگامی میرے لیے باعث
افتخار ہے اُس کتے کی خوبیٔ قسمت کا کیا پوچھنا جو آپنے آقا کے گرد پھر کر آقا پر آنے والے پتھروں
کو خود اپنے اوپر لے اور آقا کے لیے سپر بن جائے ؎

فان ابي ووالده وعرضي ۔۔۔ لعرض محمد منكم وقاء

صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ آپ میری دراز نفسی کو معاف کریں میں نے اس بار آپکی اجازت لیکر زائد
وقت خرچ کیا اب میری طرف سے آپ کو اجازت ہے کہ میرے اعتراضات کے جواب میں جس قدر وقت چاہیں
صرف کریں لیکن تمام سوالات و ایرادات و ردود و مطالبات کا مفصل جواب سنائیں کمی وقت
کا عذر نہ فرمائیں۔ آپکے پیشواؤں دہلوی گنگوہی انبہٹی و تھانوی کا کفر و ارتداد آفتاب سے زائد
روشن طور پر ثابت کر چکا ہوں جسکے جواب میں آپ ایک حرف نہیں بول سکتے سب سے پہلے
اُن کفروں سے توبہ کیجئے ورنہ اپنے اکابر کے مسلمان ہونے کا ثبوت دیجئے اسکے بعد پھر
مسئلہ علم غیب کے متعلق مسائل فرعیہ پر آئیے۔

روباہ دشتِ دیوبندیت

آپنے اسقدر طول طویل تقریر کی مگر الحمد للہ میری کسی دلیل کو ہاتھ نہ لگا سکے نہ مسئلہ علم غیب
پر کوئی دلیل لا سکے پبلک نے دیکھ لیا کہ آپکے پاس اس مسئلہ پر مکڑی کے جالے کے برابر بھی کوئی
کمزور دلیل نہیں آپ کی شکست واضح ہو چکی اب اس مسئلہ پر کسی مزید تقریر کی ضرورت
نہیں لیکن میں چاہتا ہوں کہ خود آپکے منہ سے اقرار کرا دوں کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کے ماکان و مایکون کا عقیدہ باطل و گمراہی ہے۔ آپ نے بڑے فخر سے آپنے آپکو جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا کتا کہا ہے مگر آپ کو معلوم نہیں بارگاہ رسول سے بڑی بے عزتی کے ساتھ کتے نکال لے جاتے ہیں ایک مرتبہ جبریل علیہ السلام آپ سے آنے کا وعدہ کر گئے تھے مگر اپنے وعدہ پر تشریف نہ لائے رسول خدا صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم متحیر تھے کہ جبریل علیہ السلام نے وعدہ خلافی کیوں کی جب باہر نکلے تو جبریل علیہ السلام باہر کھڑے تھے پوچھا کہ اندر کیوں نہیں آتے تو جواب دیا کہ مکان میں کتا ہے اور جس مکان میں کتا ہوتا ہے یا تصویر ہوتی ہے اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے آخر تلاش کی گئی تو بچھونے کے نیچے ایک پلّا نکلا اسکو گھر سے نکالا تب جبریل علیہ السلام گھر میں آئے آپ بھی اسی دربار کے کتے بنتے ہیں یاد رکھیئے بڑی ذلت کے ساتھ نکال دیے جائیں گے۔

آپنے شیخ عبدالحق محقق دہلوی کی عبارتیں بڑے زور کے ساتھ نقل کی ہیں چلیئے انہیں کے اقوال پر فیصلہ رکھ دیجئے اُن کو اور صاحب تفسیر خازن اور امام رازی کو اس مناظرے میں حکم مان لیجئے جو کچھ اُن کا فیصلہ اس مسئلہ ماکان و مایکون میں اُسی کو مان لیجئے تفسیر کبیر و تفسیر خازن کی عبارات میں پیش کر چکا ہوں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ قیامت کا علم ذاتِ باری کے ساتھ خاص ہے اس پر اللہ نے کسی نبی مرسل و ملک مقرب کو اطلاع نہیں دی ان عبارتوں کا آپ کوئی جواب نہیں دے سکے شیخ محقق دہلوی اشعۃ اللمعات میں ابن صیاد کے متعلق لکھتے ہیں

”کہ بالجملہ حال وے مبہم ست و دریں باب بر آں حضرت صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم وحی نشدہ وحال وے مبہم داشتند“

یعنی ابن صیاد کا حال مبہم ہے اور اس بارے میں حضور پر وحی نہ ہوئی اور اللہ تعالےٰ نے اس کا حال مخفی رکھا ابن صیاد بھی ماکان و مایکون کا ایک فرد ہے جب ایک فرد کا علم منتفی ہوا تو کل ماکان و مایکون کا بھی علم منتفی ہوگیا۔ آیئے شیخ محقق کے اقوال پر فیصلہ رکھیئے دیکھیئے کون میدان میں ٹھہرتا ہے اور کون بھاگتا ہے آپنے حدیث پڑھی۔

فعلمت مافی السموٰت والارض مگر تفسیر خازن میں لکھا ہے روی بطرق

علایدۃ کلہا ضعاف یعنی یہ حدیث چند طریقوں سے روایت کی گئی اور وہ سب طریقے ضعیف ہیں اس کی شرح آپنے اشعۃ اللمعات سے یہ پڑھی

”عبارت است از حصول تمامہ علوم جزوی و کلی و احاطہ آں“

یہ تو آپکے دعوے کے بھی خلاف ہے آپ کا دعوی تو صرف ماکان و مایکون کے متعلق ہے اور اس عبارت سے ثابت ہوتا ہے کہ تمام جزوی کلی علوم کا حضور نے احاطہ کر لیا اس سے معلوم ہوا کہ حضور کو خدا کے برابر علوم ہیں پھر وہ کون سا قرینہ ہے جس سے آپ اس عبارت کو ماکان و مایکون سے خاص کرتے ہیں۔ آپنے روح البیان اور مدارج النبوۃ سے حدیث معراج پڑھی کہ حضور کو علوم اولین و آخرین دیئے گئے مگر یہ تو بتائیے کہ جب تمام ماکان و مایکون کا علم شب معراج ہی میں حاصل ہو گیا تو پھر وہ کونسے علوم ہیں جن کا وقت تمامی نزول قرآن تک آپ تدریجاً حاصل ہونا مانتے ہیں آپ نے ایسے دلائل پیش کیے ہیں جو خود آپکے دعوے کے مخالف ہیں آپنے آیت پڑھی وما ھو علی الغیب بضنین ہ اسمیں اگر الف لام عہد کا مانا جائے تو آپ کا دعوے علم ماکان و مایکون اس سے ثابت نہیں ہو سکتا اور اگر الف لام استغراق کا آپ کہیں تو یہ آپ کے دعوے کو ثابت نہیں کریگا اس کا نتیجہ کل غیبوں کے علم کا حاصل ہونا ہے اور آپ کا دعوے ماکان و مایکون کے علم کا حاصل ہونا ہے اور کل علم غیب عام ہے اور علم ماکان و مایکون خاص ہے تو دلیل عام ہوئی دعویٰ خاص ہوا اور دلیل عام سے دعوی خاص ثابت نہیں ہو سکتا حیوانیت کے ثبوت سے انسانیت کیونکر ثابت ہو گی آپنے مشکوٰۃ شریف سے حدیث پڑھی جس میں مامضی من قبلکم وما ھو کائن بعدکم کا لفظ ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا علم خدا کے علم کے برابر ہے کیونکہ اس لفظ میں جملہ معلومات الٰہیہ داخل ہیں اور اس کو خود آپ بھی نہیں مانتے تو ایسی دلیل آپنے پیش کی جو خود آپکے دعوے کے مخالف ہے آپنے بڑے زور کے ساتھ آیت پیش کی وعلمک مالم تکن تعلم ط اور اسمیں ما کو عام بتایا۔ مہربان آپ کو عام خاص کے معنی بھی معلوم نہیں تو میرے کسی شاگرد سے پوچھ لیجئے

اچھا بتائیے اس مآ سے کیا مراد ہے اگر شئے مراد ہے تو معنی یہ ہوں گے کہ جو شئے آپ نجانتے تھے
وہ خدا نے آپ کو سکھا دی اسسے علم خداوندی اور علم نبوی میں مساوات لازم آتی ہے جو خود
آپ کے مدعا کے خلاف ہے میرے دوست! میں آپ کو بتاتا ہوں کہ ما ہرگز عموم کے لیے
نہیں بلکہ جس قضیہ کا موضوع ما ہوتا ہے وہ قضیہ مہملہ ہوتا ہے اور مہملہ قوت میں جزئیہ کی ہوتا
ہے اور اگر آپ کو یہی شوق ہے کہ ما کو عام ہی کہیں تو لیجئے ما کو عام کہیے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے
وعلمتم مالم تعلموا انتم ولا اٰباؤکم۔ یعنی اے یہودیو! تم کو سکھایا گیا جو نہ تم جانتے
تھے نہ تمہارے باپ دادا۔ اب اگر ما کو عام کہئے تو لازم آئے گا کہ یہودیوں کا علم اور رسول مقبول
صلے اللہ علیہ وسلم کا علم دونوں برابر ہیں حضرت مولانا تھانوی پر تو الزام دیتے تھے کہ انہوں نے
علم نبی کو مجانین و بہائم کے علم سے تشبیہ دی ہے مگر آپ تو رسول کے علم کو کافروں کے علم کے
برابر مانتے ہیں کہئے آپنے توہین کی یا نہیں اور آپ کافر ہوئے یا نہیں۔ دیکھئے چور اسطرح
پکڑا جاتا ہے کافروں کا کفر یوں ثابت کیا جاتا ہے۔ آپنے ملا علی قاری کی شرح شفا
سے یہ عبارت پڑھی لان روحہ صلے اللہ علیہ وسلم حاضرۃ فی بیوت اھل
الاسلام مگر آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ اگرچہ تمام مطبوعہ نسخوں میں یہی عبارت ہے، میرے پاس
بھی اسوقت مصر کا چھپا ہوا نسخہ ہے اس میں بھی یہ عبارت اسی طرح ہے مگر یہ عبارت غلط
ہے اصل میں یہ عبارت یوں ہے، لا لان روحہ الخ یعنی اس لیے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی
روح مسلمانوں کے گھروں میں حاضر نہیں اگر آپ کو یقین نہ ہو تو میرے ساتھ فرنگی محل لکھنؤ
چلیئے مولانا عبد الحی صاحب فرنگی محلی رحمۃ اللہ علیہ کے کتب خانہ میں جو قلمی نسخہ شرح شفا کا
ہے اسمیں یہ عبارت یونہی ہے جیسے میں نے سنائی میں آپکو وہاں چلکر دکھا سکتا ہوں جو کچھ
دلیلیں مسئلہ علم غیب پر آپنے پیش کی تھیں اُن سب کے جواب میں دے چکا میری کسی دلیل
کو آپنے ہاتھ نہیں لگایا مگر میرے پاس اس مسئلہ پر ایک ہزار دلیلیں ہیں میں اپنی ہر تقریر
میں نئے نئے دلائل پیش کروں گا سنیئے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے قل لا اقول لکم عندی

خزائن اللہ ولا اعلم الغیب ولا اقول لکم انی ملک۔
یعنی اے محمد کہدو کہ میں تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور میں غیب نہیں
جانتا اور میں تم سے نہیں کہتا کہ میں فرشتہ ہوں دیکھئے یہ آیت کریمہ قرآن مجید کی نص صریح ہے کہ محمد
رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو ہرگز علم غیب نہیں، اب جو شخص آپکے لیے علم غیب ثابت کرتا ہے
وہ قرآن عزیز کا مخالف ہے اسلام کا دشمن ہے خدائے قدوس کا مکذب ہے۔ ہاں آپنے آیت
پیش کی ہے وما ھو علی الغیب بضنین ۔ تو جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے علم
غیب بتانے میں بخل نہیں کیا یعنی اپنا سب علم غیب سکھا دیا تو صحابہؓ کو بھی حضور کے برابر علم
غیب ثابت ہو گیا کیا آپ اس بات کے قائل ہیں۔ اگر آپ یہ نہیں مانتے تو اس اشکال کو
دفع کرنا آپ کا فرض ہے۔ آپ ما کو عام کہتے ہیں قرآن عزیز میں ہے علم الانسان
مالم یعلم یعنی انسان کو خدا نے سکھا دیا جو وہ نہیں جانتا تھا اب یہاں بھی ما کو عام
کہئے تو معنے یہ ہوں گے کہ ہر انسان کو جو کچھ وہ نہیں جانتا تھا سب سکھا دیا تو اب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا اور ہر انسان کا علم برابر ہو گیا۔ کہیے آپنے علم محمدی اور علم ہر انسان میں مساوات مانی
یا نہیں پھر آپ کا کفر ثابت ہوا یا نہیں۔ مہربان اسقدر نہ گھبرائیے یہ محفل وعظ گوئی نہیں میدان مناظرہ ہے
میں پہلے بتا چکا ہوں کہ علوم رذیلہ انبیاء و مرسلین کے لیے ماننا اُن کی توہین ہے
براہین قاطعہ کی عبارت کا مطلب یہ ہے کہ شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت یعنی علم عطائی
کی وسعت نص سے ثابت ہے، فخر عالم کی وسعت علم ذاتی کی کونسی نص قطعی ہے جس سے تمام
نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے کہیے کیا آپ اس کا انکار کر سکتے ہیں
کیا غیر خدا کے لیے ذاتی علم ماننے والا قطعاً یقیناً کافر مشرک نہیں پس براہین قاطعہ
کی عبارت کا مطلب صاف ہو گیا کہ شیطان و ملک الموت کو عطائی علم کی وسعت نص سے
ثابت ہے، فخر عالم علیہ السلام کو ذاتی علم کی وسعت ثابت نہیں جو شخص آپکے لیے ذاتی علم
کی وسعت ثابت کرتا ہے وہ نصوص کو رد کرنے والا اور مشرک ہے۔ پس اب اکابر اہل اسلام کو

کافر کہنا چھوڑ دیجئے اور مسئلہ علم غیب کی بحث پیدا کیجئے پھر دیکھئے دلائل کے انبار لگا دونگا۔

شیر بیشہ سنت،

میرے مخاطب مناظر نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا مگر اکابر دیوبندیہ کا کفر نہیں اٹھا سکا
پسینے چلے آرہے ہیں ایک رنگ جا رہا ہے ایک آرہا ہے چہرے پر ہوائیاں اُڑ رہی ہیں سانس
پھول گئی ہے چاہتے ہیں کہ کسیطرح دیوبندیوں کے کفر و اسلام کی بحث سے جان بچے
اور مسئلہ علم غیب کے مباحث فرعیہ میں گفتگو آپڑے مگر خصم الیسا زبردست ہے کہ بفضلہ تعالےٰ
بھاگنے نہیں دیتا برابر پیچھے لگا ہوا ہے میرے مخاطب کا عجز و فرار الیسا روشن ہے کہ کہنے کی ضرورت
نہیں سارا مجمع دیکھ رہا ہے۔ آپنے مجھ پر ہنسی اڑائی کہ بارگاہِ رسالت سے کُتّے ذلّت کے ساتھ
نکال دیے جاتے ہیں۔ مولوی صاحب کیا ہر جگہ ہر لفظ کے حقیقی معنے مراد لینے ضروری ہیں یہاں
تو کُتّا مجازی معنے میں بولا گیا ہے آپ کو معلوم نہ ہو تو بتاؤں کتے کے مجازی معنے ہیں آقا
کا وفادار غلام جو اس کے دشمنوں پر رد کرے اور اس کے نام لیوؤں کو دشمنوں سے بچائے
اُس کی طرف میں نے اپنی تقریر میں اشارہ بھی کر دیا تھا لیکن اگر آپ کو ہر جگہ حقیقی معنی ہی
مراد لینے کا شوق ہے تو سنیے آپ لوگ مرتضیٰ حسن دربھنگی کو شیرِ خدا کہتے ہیں آپنے اپنے کو
روداد مناظرہ سنبھل میں شیر نیستان مناظرہ لکھا ہے تو کیا آپ اور دربھنگی جی دونوں چاروں
ہاتھ پیروں سے چلتے ہیں اور کیا آپ دونوں برہنہ مادر زاد رہتے ہیں اور کیا آپ دونوں نرکل
کی جھاڑیوں میں بسیرا لیتے ہیں اور کیا آپ دونوں دم دار شیر ہیں یا للہ دورے بیدمے ہیں شیر
کے بچے بغیر نکاح کے پیدا ہوتے ہیں تو کیا آپ بھی کیا اپنی زوجہ کو بغیر نکاح کے تصرف میں
لاتے ہیں کیا آپکی اور دربھنگی جی کی اولاد بے نکاحی اولاد ہے شیر کے ماں باپ کا بھی باہم
نکاح نہیں ہوتا تو آپ اور دربھنگی جی دونوں بغیر نکاح کے پیدا ہوئے ہیں کچھ تو سمجھ کر کہی
ہوتی۔ آتنا اور سن لیجئے آپکے پیشوا بانی مدرسۂ دیوبند مولوی قاسم نانوتوی نے قصائد
قاسمی صفحہ نمبر ۹ میں لکھا ہے ۔

اُمیدیں لاکھوں ہیں لیکن بڑی اُمید یہ ہے ۔۔۔ کہ ہو سگانِ مدینہ میں میرا نام شمار

کہیئے نانوتوی صاحب نے بارگاہ رسالت کا اپنے آپ کو کُتّا کہا یا نہیں پھر وہ بارگاہ رسالت
سے ذلت و رسوائی کے ساتھ نکال دیئے گئے یا نہیں اور وہ بارگاہ نبوّت کے مردود اور راندۂ
درگاہ ہوئے یا نہیں۔ آپنے مجھکو اپنے شاگرد سے عام و خاص کا فرق پوچھنے کے لیے کہا ہے
اسکی آپ سے کیا شکایت آپ لوگوں کو بارگاہِ الوہیت و سرکارِ رسالت میں بدلگامی و دریدہ
دہنی اور مونہہ زوری کی عادت پڑی ہوئی ہے آپ کے پیشوا مولوی خلیل احمد انبہٹی و مولوی رشید
احمد گنگوہی صاحبان براہین قاطعہ صفحہ ۲۶ پر لکھتے ہیں

"مدرسہ دیوبند کی عظمت حق تعالےٰ کی درگاہ پاک میں بہت ہے کہ صدہا عالم یہاں
سے پڑھ کر گئے اور خلق کثیر کو ظلمات ضلالت سے نکالا یہی سبب ہے کہ ایک صالح
فخر عالم علیہ السلام کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے تو آپ کو اردو میں
کلام کرتے دیکھ کر پوچھا کہ آپ تو عربی ہیں آپکو یہ کلام کہاں سے آگئی فرمایا کہ جب
سے علمائے مدرسۂ دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا ہم کو یہ زبان آگئی سبحٰن اللہ
اس سے رتبہ اس مدرسہ کا معلوم ہوا"

جب آپ لوگ حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو اردو زبان میں دیوبندی مولویوں
کا شاگرد بنانے سے نہ چوکے تو میں تو ایک سگِ آستانہ مصطفےٰ ہوں علیہ الصلاۃ والسلام
مجھے اگر آپ اپنے شاگردوں سے سبق پڑھنے کو کہیں تو مجھے کیا شکایت ہو سکتی ہے آپنے مسئلہ
علم غیب کے مباحث کے فیصلہ کی ایک نہایت آسان صورت پیش کی جسے ہم بھی منظور کرتے ہیں
آئیے ایک تحریر لکھ دیجئے کہ حضرت شیخ محقق و محدث شاہ عبدالحق صاحب دہلوی رضی
اللہ تعالےٰ عنہ کو مسئلہ علم غیب میں ہم دونوں فریق اپنا حکم بناتے ہیں اس مسئلہ میں جو کچھ
اُن کا مذہب ہوگا وہی ہم دونوں تسلیم کر لیں گے اور اس تحریر پہ ہم آپ دونوں دستخط
کر دیں پھر یہ مناظرہ تو بعونہٖ تعالیٰ ختم ہو ہی جائیگا۔ سنیے! حضرت شیخ محقق قدس سرّہٗ

مدارج النبوۃ شریف جلد اول صفحہ ۱۶۵ پر فرماتے ہیں

"ہر چہ در دنیا است از زمان آدم تا نفخہ اولیٰ بروے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منکشف ساختند تا احوال ہمہ را از اول تا آخر معلوم کرد و یاران خود را نیز از بعضے ازاں احوال خبر داد"

یعنی آدم علیہ السلام کے زمانے سے صور پھونکے جانے کے وقت تک دنیا میں جو کچھ ہے سب حضور پر منکشف فرما دیا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اول سے آخر تک تمام مخلوقات کے احوال کو معلوم کر لیا اور اپنے صحابہ کو بھی اُن احوال میں سے بعض کی خبر دی ۔ بتائیے اس عبارت میں روشن تصریح ہے یا نہیں کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام کو دنیا بھر کے شریف و رذیل و ناپاک و پاک دینی و دنیوی تمام واقعات کا تفصیلی علم محیط وقتِ وقوعِ قیامت کا علم جملہ ماکان و مایکون کا علم تمام جزئیاتِ خمس کا علم سب کچھ اُن کے رب عزوجل نے عطا فرما دیا کہئے آپ حضرت شیخ کو حکم مانتے ہوئے اُن کے اس فیصلہ کو مانتے ہیں یا نہیں ۔ یہی حضرت شیخ رضی اللہ تعالےٰ عنہ مدارج النبوۃ شریف جلد اول صفحہ ۳ پر وھو بکل شیء علیم کی تفسیر اسطرح فرماتے ہیں؛

"و وے صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم دانا است بر ہمہ چیز از شیونات ذات وصفات حق و اسماء و افعال و آثار و بجمیع علوم ظاہر و باطن و اول و آخر احاطہ نمودہ و مصداق فوق کل ذی علم علیم شدہ"

یعنی حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اللہ تعالےٰ کی ذات و صفات کی شانوں اور اسکے ناموں اور اس کے افعال اور نشانوں کو سب کو جانتے ہیں اور حضور نے ظاہر و باطن اول و آخر تمام علوم کا احاطہ فرما لیا ہے اور حضور اس آیت کریمہ کے مصداق ہیں وفوق کل ذی علم علیم ۔ یعنی حضور ہر علم والے سے بڑھ کر جاننے والے ہیں ۔

کہئے! آپکے حکم مسلم حضرت شیخ محقق قدس سرہ کا یہ فیصلہ آپ کو تسلیم ہے یا نہیں اپنے

پھر وہی کہہ دیا کہ رذیل علوم انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کے لیے ماننا اُنکی توہین ہے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ہم نے آدم علیہ الصلاۃ والسلام کو تمام چیزوں کے سب نام سکھا دیئے ۔ بتائیے الاسماء میں اچھی بُری شریف و رذیل تمام چیزوں کے نام داخل ہیں یا نہیں اگر آپ ان تمام چیزوں کے ناموں کا علم آدم علیہ السلام کے لیے مانتے ہیں تو اپنے قول سے آدم علیہ السلام کی توہین کر کے آپ کافر ہو گئے اور اگر نہیں مانتے تو آیت قرآنی کا انکار کر کے کافر ہو گئے بہر حال آپکے دونوں راستے بند ہیں ۔ تفسیر خازن و تفسیر کبیر کا آپ کیوں نام لیتے ہیں ہم نے تفسیر خازن سے حضور اکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے لیے تمام ماکان و مایکون کا علم ثابت کیا تفسیر کبیر سے اللہ کے پسندیدہ رسولوں کے لیے وقت وقوع قیامت کا علم ثابت کیا اگر آپ ان تفسیروں کو آپ مانتے ہیں تو ان ارشادات پر کیوں ایمان نہیں لاتے ہیں در حقیقت مسلمانوں کو دھوکے دینے کے لیے آپ اسلامی کتابوں کا نام لیا کرتے ہیں ۔ ابن صیاد بھی زمان آدم علیہ الصلاۃ والسلام سے قیامت تک اسی درمیان کی ایک مخلوق ہے یا نہیں اگر ہے تو میری سُنائی ہوئی عبارات مدارج شریف سے اُس کے احوال کا علم بھی حضور کے لیے ثابت ہوا یا نہیں ۔

عبارات اشعۃ اللمعات کا مفاد صرف اسقدر ہے کہ ہم پر ابن صیاد کا حال مبہم ہے حضور اکرم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم پر اس کے متعلق کوئی وحی نازل نہیں ہوئی مگر اس سے صرف علم بالوحی کی نفی ہوئی یہ بات ہرگز ثابت نہ ہوئی کہ حضور کو کسی اور ذریعہ سے ابن صیاد کے حال کا علم اللہ عزوجل نے نہ دیا ایک ذریعہ علم کی نفی کل ذرائع علم کی نفی تو نہیں ہو سکتی بلکہ اللہ عزوجل نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو عظیم قوت مشاہدہ عطا فرمائی ہے جس کے سامنے کوئی چیز مخفی نہیں اسکے ذریعہ سے اسکا حال مشاہدہ فرما لیا حال و مبہم داشتند کا مطلب تو صرف اسقدر ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اُس کا حال مبہم رکھا اس کا یہ مطلب کیونکر ہوا کہ حضور پر بھی مبہم رکھا بلکہ اُس کا حال بیان کرنے کے متعلق کوئی وحی حضور پر

نہیں ہوئی تو حضور نے اسکا حال ظاہر نہ فرمایا اس طرح اللہ عزوجل نے عوام پر ابن صیاد کا حال مخفی رکھا۔

عبارت اشعۃ اللمعات کا یہی مطلب متعین ہے کہ یہ مطلب مراد لینے میں حضرت شیخ قدس سرہ کے کلام میں تخالف نہیں ہوتا۔ آپ نے حدیث شریف فعلمت مافی السمٰوٰت والارض پر یہ اعتراض کیا کہ تفسیر خازن میں لکھا ہے روی بطرق علیہا کلہا ضعاف مگر آپکو اتنا بھی معلوم نہیں یا جان بوجھ کر حضور محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی عداوت کے نشہ میں جاہل بن رہے ہیں کہ باب فضائل میں ضعاف بھی مقبول ہیں حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے لیے علم ماکان ومایکون کا اثبات باب فضائل ہی کا تو ایک مسئلہ ہے اور حضور کی ایک فضیلت ہی تو ہے کہ اللہ عزوجل نے اپنے حبیب علیہ الصلاۃ والسلام کو جملہ ماکان ومایکون کا تفصیلی علم محیط عطا فرما دیا تو اس بارے میں اگر کوئی ضعیف حدیث بھی ہوگی وہ اثبات مدعا کے لیے کافی ہوگی۔ پھر آپ کو اصول حدیث کا یہ مسئلہ بھی نہیں معلوم کہ کوئی حدیث اگر متعدد طرق سے مروی ہوں اور وہ طرق سب کے سب ضعیف ہوں تو تعدد طرق اس حدیث کو صحیح لغیرہ یا حسن کے درجے تک پہنچا دیتا ہے تو صاحب تفسیر خازن نے یہ جملہ لکھکر بتا دیا کہ یہ حدیث لااقل حسن ہے مگر افسوس حضور محمد مصطفےٰ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی عداوت آپ کو کچھ دیکھنے نہیں دیتی۔

اس حدیث شریف کی شرح کی عبارت کہ

"عبارت است از حصول تمامہ علوم جزوی وکلی واحاطۂ آں"

اس سے ماکان ومایکون کا علم مراد ہونے کا قرینہ خود حدیث شریف کے لفظ فعلمت ما فی السمٰوٰت والارض ہیں حدیث شریف بتا رہی ہے کہ عبارت شرح کا مطلب یہی ہے کہ زمین وآسمان کے متعلق جس قدر جزوی وکلی علوم ہیں سب حضور کو حاصل ہوگئے اور حضور نے ان سب کا احاطہ فرما لیا حدیث شریف معراج شریف پر آپنے یہ اعتراض کیا کہ جب شب معراج میں تمام علوم حضور کو حاصل ہوگئے تو پھر وہ کون سے علوم ہیں جو وقت تمامی نزول

قرآن تک حضور کو حاصل ہوتے رہے۔ تو کیا آپ کے نزدیک تکرار افادہ باطل ہے کیا قرآن عظیم کی متعدد سورتیں اور کثیر آیتیں بار بار نازل نہ ہوئیں کیا اون کا دوبارہ نازل ہونا آپکے نزدیک لغو وفضول تھا والعیاذ باللہ تعالیٰ آیت کریمہ وما ھو علی الغیب بضنین ؕ میں اگر لام عہد ذہنی کا مانا جائے تو اس سے یہ مراد ہوگا کہ ماکان ومایکون کے غیب پر حضور بخیل نہیں۔ اور اگر لام عہد خارجی کا مانا جائے تو معنے یہ ہونگے کہ جس غیب کا دوسری آیات کریمہ میں حضور کو عطا ہونا بیان کیا گیا ہے اس پر بخیل نہیں اب وہ کون سا غیب ہے جس کا حصول دوسری آیات کریمہ میں حضور کے لیے بتایا گیا ہے تو سنئیے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ونزلنا علیک الکتٰب تبیانا لکل شیءٍ یعنی اے محبوب ہم نے تم پر کتاب نازل فرمائی جو ہر شے کا روشن بیان ہے اور فرماتا ہے ما فرطنا فی الکتٰب من شیءٍ یعنی ہم نے اس کتاب میں کوئی چیز اٹھا نہ رکھی ہر چیز کا بیان کر دیا ہے۔ اور فرماتا ہے ماکان حدیثا یفتری ولکن تصدیق الذی بین یدیہ وتفصیل کل شیءٍ یعنی یہ کتاب کوئی گڑھی ہوئی چیز نہیں بلکہ اگلی کتابوں کی تصدیق اور ہر چیز کی تفصیل ہے۔ تو اب متعین ہوگیا کہ اس الغیب سے مراد ماکان ومایکون کا تفصیلی علم ہے اور اگر لام استغراق مانا جائے تو یہ معنے ہونگے کہ حضور اکرم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم تمام غیبوں پر بخیل نہیں تو یہ سلب الکل ہوا سلب الکلی نہ ہوا۔ اور سلب الکل ایجاب جزئی کا منافی نہیں تو معنے یہ ہوئے کہ تمام غیبوں پر حضور نے بخل نہ فرمایا بلکہ جسقدر غیوب کے علم کے غلامان سرکار متحمل ہوسکتے تھے وہ سب تعلیم فرما دیے اور وہ غیوب جو حضور کے سوا کوئی برداشت نہیں کر سکتا وہ کسی کو نہ سکھائے رہا یہ کہ کل غیوب کو آپنے عام بتایا اور ماکان ومایکون کو خاص کہا یہ منطق سے آپ کی ناواقفی کی دلیل ہے کل کا صدق خاص ہے اور بعض کا صدق عام ہے موجبہ کلیہ کے صدق کو موجبہ جزئیہ کا صدق لازم آتا ہے اور موجبہ جزئیہ کے صدق کو موجبہ کلیہ کا صدق لازم نہیں کل انسان حیوانٌ کو بعض الانسان حیوانٌ لازم ہے لیکن بعض الحیوانِ انسانٌ کو کلُّ

حیوان انسان کو لازم نہیں

تو جب ماکان و مایکون بھی بعض غیوب ہے تو علم ماکان و مایکون کا حاصل موجبہ جزئیہ ہوا کہ بعض الغیوب معلوم للنبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو اس قضیہ کو کل الغیوب معلوم للنبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیونکر منافات ہو گئی۔ یہ آپ کی جدید منطق ہے کہ موجبہ جزئیہ کو موجبہ کلیہ کا نقیض ٹھہرایا پھر آپنے جملہ معلومات الٰہیہ کو ما مضی من قبلکم وما ھو کائن بعد کم میں داخل کرالیا۔ حالانکہ معلومات الٰہیہ میں ذات وصفاتِ الٰہیہ بھی تو آپنے ذات وصفات الٰہیہ کو بھی معاذاللہ ماضیہ وکائنہ ٹھہرادیا ہمارے نزدیک تو اللہ عزوجل مضی وکون سے پاک ہے کیونکہ گزشتگی و آئندگی حوادث کی صفت ہے آپنے اللہ تعالےٰ کی ذات وصفات کو معاذاللہ حادث ٹھہرایا یہ آپ کا جدید کفر ہوا پھر معلومات الٰہیہ میں جملہ معدومات وممتنعات بھی داخل ہیں مثلاً شریک باری عزوجل کو بھی علم الٰہی محیط ہے تو آپنے جملہ معلومات الٰہیہ کو ماضیہ وکائنہ بتاکر شریک الباری کو بھی معاذاللہ حادث وموجود ٹھہرایا یہ آپ کا اور جدید کفر ہوا۔ اب تو آپ سمجھ گئے ہونگے کہ ما مضی من قبلکم وما ھو کائن بعد کم سے صرف حوادث وکائنات ہی مراد ہیں ذات وصفات الٰہیہ حدوث وکون سے پاک ومنزہ ہیں اور معدومات محضہ وممتنعات اس میں داخل ہی نہیں علمک مالم تکن تعلم میں ما سے مراد کائناً یا حادثاً یا مخلوقاً ہے اور اگر ہم آپ کی ہی مان لیں کہ اس سے مراد شیئاً ہے تو یہاں شے کے وہی معنے ہیں جو آیہ کریمہ خلق کل شیٔ میں ہیں۔ اس قدر سے آپ سمجھ گئے ہوں گے اور اگر نہ سمجھے ہوں تو مجھ سے کہیے میں دوبارہ واضح کرکے آپکو سمجھادوں گا۔ آپنے کہا کہ ما ہرگز عموم کے لیے نہیں ہوتا میں کہتا ہوں یہ بدحواسی کا کرشمہ ہے کہ بات بات پر کفر بکتے چلے جارہے ہیں۔ سنیئے! رب عزوجل فرماتا ہے للّٰہ ما فی السمٰوٰت وما فی الارض ہمارے ایمان میں تو اس کے یہ معنے ہیں کہ آسمان وزمین جو کچھ ہے سب اللہ ہی کے ملک ہے مگر آپنے اس کے یہ معنے ٹھہرائے کہ آسمان

وزمین کی بعض چیزوں کا تو اللہ مالک ہے اور معاذاللہ بعض چیزوں کا وہ مالک نہیں اب آپ کو معلوم ہوا کہ شریعت مطہرہ میں ما کلیہ کا سور ہے لیجیے آپ کا ایک اور کفر ثابت ہوا کاش آپ کو توبہ کی توفیق ہو۔ افسوس آپنے اپنی نادانی وجہالت یا عناد وعداوت سے آیہ کریمہ وعلمتم مالم تعلموا انتم ولا اباؤکم کو یہودیوں کی شان میں بتادیا حالانکہ آیت کریمہ کا ٹکڑا اصحاب کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شان میں نازل ہوا ہے۔ سنیئے! یہ میرے ہاتھ میں امام ابن جریر رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ کی تفسیر طبری کی ساتویں جلد ہے اس کے صفحہ ۱۶۴ پر فرماتے ہیں

القول فی تاویل قولہ (وعلمتم مالم تعلموا انتم ولا اباؤکم قل اللہ ثم ذرھم فی خوضھم یلعبون) یقول تعالیٰ ذکرہ وعلمکم اللہ جل ثناؤہ بالکتاب الذی انزلہ الیکم مالم تعلموا انتم من اخبار من قبلکم ومن انباء من بعدکم وما ھو کائن فی معادکم یوم القیامۃ ولا اباؤکم یقول ولم یعلمہ اباؤکم ایھا المومنون باللہ من العرب وبرسولہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کالذی حدثنی المثنی قال ثنا الحجاج بن المنھال قال ثنا حماد عن ایوب عن مجاھد وعلمتم معشر العرب مالم تعلموا انتم ولا اباؤکم حدثنا القاسم قال ثنا الحسین قال ثنی حجاج عن ابن جریج قال قال عبداللہ بن کثیر انہ سمع مجاھدا یقول فی قولہ تعالیٰ وعلمتم مالم تعلموا انتم ولا اباؤکم قال ھذہ للمسلمین یعنی اس آیت کریمہ میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وہ لوگ جو عرب میں سے مجھ پر اور میرے حبیب صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم پر ایمان لائے ہو اللہ تعالےٰ نے اس کتاب کے ذریعہ سے جو اس نے تمہاری طرف نازل فرمائی تم کو تم سے پہلے لوگوں کی خبریں اور تمہارے بعد والے لوگوں کے حالات اور جو کچھ تمہاری حیات اخروی میں قیامت کے دن ہونے والا ہے سب کا علم سکھایا۔ اس تفسیر کے ثبوت میں امام جریر طبری رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ امام مجاہد تابعی شاگرد خاص حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دو حدیثیں لائے

ایک مضمون تو یہ ہے کہ آیت کریمہ کے اس ٹکڑے کے مخاطب عرب ہیں دوسری حدیث کا مضمون یہ ہے کہ آیت کریمہ کا یہ ٹکڑا مسلمانوں کی شان میں نازل ہوا ہے اب بتلائیے! آپنے معاذ اللہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم کو یہودی بتایا یہ آپ کا جدید کفر ہوا یا نہیں آپنے تو میرا کفر ثابت کرنا چاہا تھا مگر آپ ہی کا کفر ثابت ہو گیا۔ کہیے اس آیت کریمہ سے عرب صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کیلئے بھی ماکان ومایکون کا علم ثابت ہوا یا نہیں رہی مساوات و برابری تو اسکا وہم کسی مسلمان کو تو ہو نہیں سکتا کوئی استاد اپنی کسی شاگرد خاص کو اپنا سارا علم سکھادے تو کسی بے ادب ہی کو یہ وہم گزریگا کہ استاد و شاگرد دونوں برابر ہو گئے۔ سُنیے حدیث شریف میں ہے یہ دیکھیے میرے ہاتھ میں مشکوٰۃ شریف ہے اس کا صفحہ ۵۰۶ ہے عن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قام فینا رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم مقاما فاخبرنا عن بدء الخلق حتی دخل اھل الجنۃ منازلھم واھل النار منازلھم حفظ ذلک من حفظہ ونسیہ من نسیہ رواہ البخاری۔ یعنی سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے ہم میں کھڑے ہو کر ابتدائے آفرینش سے لیکر جنتیوں اور دوزخیوں کے اپنی اپنی منزلوں میں داخل ہونے تک کی خبر دی یاد رکھا اس کو جس نے یاد رکھا اس کو اور بھلا دیا جس نے بھلا دیا اسکو امام بخاری نے روایت کیا اسی مشکوٰۃ شریف کا باب المعجزات ہے یہ دیکھیے صفحہ ۵۴۳ ہے عن عمرو بن الاخطب الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال صلے بنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوما الفجر وصعد علی المنبر فخطبنا حتی حضرت الظھر فنزل فصلےٰ ثم صعد المنبر فخطبنا حتی حضرت العصر ثم نزل فصلےٰ ثم صعد المنبر فخطبنا حتی غربت الشمس فاخبرنا بما ھو کائن الی یوم القیمۃ قال فاعلمنا احفظنا رواہ مسلم۔

یعنی سیدنا عمرو بن اخطب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا کہ ایک دن

جناب رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے ہم کو فجر کی نماز پڑھائی اور منبر پر تشریف لے گئے تو ہمارے سامنے خطبہ پڑھا یہاں تک کہ ظہر کا وقت آگیا تو حضور منبر سے نیچے تشریف لائے اور نماز پڑھائی پھر منبر پر تشریف لے گئے اور ہم کو خطبہ سنایا یہاں تک کہ عصر کا وقت آگیا پھر حضور منبر سے نیچے تشریف لائے اور نماز پڑھائی پھر منبر پر تشریف لے گئے اور ہم کو خطبہ دیا یہانتک کہ آفتاب غروب ہو گیا تو حضور نے اس خطبہ میں جو کچھ قیامت تک ہونے والا تھا سب کی ہم کو خبر دی حضرت عمرو رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تو ہم لوگوں میں سب سے زائد علم والا وہ ہے جس نے اس روز کے بیان کو زیادہ یاد رکھا اس کو مسلم نے روایت کیا۔ بخاری ومسلم کی ان دونوں حدیثوں نے وما ھو علی الغیب بضنین ؕ کی تفسیر بھی فرمادی اور علمتم مالم تعلموا اور یعلمکم مالم تکونوا تعلمون ؕ دونوں آیتوں کا صحیح مطلب بھی فرمادیا یعنی حضور اکرم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے تو ماکان ومایکون کا علم عطا فرمانے میں کچھ بخل نہ فرمایا تمام ماکان ومایکون کا مفصل بیان فرمادیا لیکن سننے والے حضرات میں سے ہر شخص کو اسی قدر یاد رہا جتنا اسکا حافظہ تھا کہیئے! اب بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم ماکان ومایکون پر ایمان لائیں گے یا نہیں۔ آیت کریمہ علم الانسان مالم یعلم میں الانسان مطلق فرمایا گیا ہے یا نہیں اور لفظ جب مطلق بولا جائے تو اس سے فرد کامل مراد ہوتا ہے یا نہیں نوع انسانی کے فرد اکمل حضور اکرم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم ہیں یا نہیں تو کیا یہ ثابت نہیں ہوا کہ آیت کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے انسان کامل محمد صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو سکھادیا جو کچھ وہ نہیں جانتے تھے میں نے تفسیر خازن کی عبارت سنائی تھی کہ خلق الانسان علمہ البیان میں الانسان سے حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم مراد ہیں علامہ اسمٰعیل حقی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ تفسیر روح البیان دسویں جلد ۲۷۴ پر فرماتے ہیں

اللہ الذی خلق الانسان علی صورتہ الحقیقۃ خلقہ من علقۃ التجلی الاولی الحبی المشار الیہ بقولہ کنت کنزا مخفیا فاحببت

ان اعرف فخلقت الخلق فصارت المحبة الذاتية علقة بالایجاد الحبی وهو اکرم الاکرمین اذ هو جامع محیط لجمیع الاسماء الدالة علی الکرم کالجواد والواهب والمعطی والرازق وغیرها (علم الانسان ما لم یعلم) بدل اشتمال من علم بالقلم وتعیین للمفعول ای علمه به وبدونه من الامور الکلیة والجزئیة والجلیلة والخفیة ما لم یخطر بباله اصلاً فان قلت، فاذا کان القلم والخط من المنن الالهیة فما باله علیه السلام لم یکتب قلت لانه لو کتب لقیل قرأ القرآن من صحف الاولین ومن کان القلم الاعلیٰ یخدمه واللوح المحفوظ مصحفه ومنظره لا یحتاج الی تصویر الرسوم وتشکیل العلوم بآیات الجسمانیة۔

یعنی اللہ وہ ہے جس نے انسان کامل صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو اپنا حقیقی مظہر اتم بنا کر پیدا فرمایا اور حضور کو سب سے پہلی تجلی حُبّی کے علقہ سے پیدا کیا جس کی طرف اس قول الٰہی میں اشارہ ہے کہ میں پوشیدہ خزانہ تھا تو میں نے محبوب رکھا اس بات کو کہ میں پہچانا جاؤں تو میں نے مخلوق کو پیدا کیا تو محبت ذاتیہ ایجاد حُبّی کی وجہ سے علقہ بن گئی اور اللہ عزوجل سب کرم والوں سے بڑھ کر کرم والا ہے کیونکہ وہ کرم پر دلالت کرنے والے تمام اسماء کا جامع و محیط ہے جیسے جواد، واہب و معطی و رزاق اور ان کے سوا۔ عَلَّمَ الانسان مالم یعلم یعنی انسان کامل صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے وہ تمام امور کلیہ و جزئیہ ظاہرہ و باطنہ قلم کے ذریعہ سے اور بغیر واسطہ قلم کے سکھا دیے جن کا خطرہ بھی حضور کے قلب مبارک پر ہرگز نہ گزرا تھا اور اگر تو کہے کہ جب قلم اور خط اللہ تعالےٰ کی نعمتوں میں سے ہے تو حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی کیا شان ہے کہ حضور نے کبھی نہ لکھا تو میں جواب دوں گا کہ اس لیے کہ اگر حضور لکھتے تو کفار کو کہنے کا موقع ملتا کہ معاذ اللہ اگلے انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کے صحیفوں سے قرآن پڑھ لیا ہے اور قلم اعلیٰ جس کی خدمت کرتا ہو اور لوح محفوظ جس کے پڑھنے کی کتاب اور آئینہ ہو وہ اس کا

محتاج نہیں کہ جسمانی نشانیوں سے حروف کے نقوش بنائے اور خطوط کی شکلیں کھینچے۔ الحمد للہ کہ جو آیتیں آپ نفی میں پڑھتے ہیں انہیں سے حضور کا علم ماکان و مایکون ثابت ہوتا جا رہا ہے آپ نے آیت کریمہ قل لا اقول لکم پڑھی اس کی تفسیر تفسیر خازن و تفسیر جمل میں یہ ہے کہ بغیر خدا کے بتائے میں غیب کا علم نہیں یعنی مجھے ذاتی علم غیب نہیں تفسیر کبیر میں اس کی تفسیر کی کہ جمیع غیوب کا علم محیط خدا کے برابر مجھے حاصل نہیں۔ اور علامہ نیشاپوری تفسیر غرائب القرآن جلد نمبر ۷ صفحہ ۱۲۷ پر اس کی تفسیر یوں فرماتے ہیں (قل لا اقول لکم) لم یقل لیس (عندی خزائن اللہ) لیعلم ان خزائن اللہ وهی العلم بحقائق الاشیاء وماهیاتها عنده صلے اللہ تعالیٰ علیه وسلم باستجابته دعاءه صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فی قوله ارنا الاشیاء کما هی ولکنه یکلم الناس علی قدر عقولهم (ولا اعلم الغیب) ای لا اقول لکم هذا مع انه قال صلی اللہ تعالےٰ علیه وسلم علمت ماکان وما سیکون یعنی ارشاد ہوا کہ اے محبوب تم فرما دو کہ میں تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں یہ نہیں فرمایا کہ اللہ کے خزانے میرے پاس نہیں بلکہ یہ فرمایا کہ میں تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس ہیں تاکہ معلوم ہو جائے کہ اللہ کے خزانے حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے پاس ہیں مگر حضور لوگوں سے اُنکی سمجھ کے قابل باتیں بیان فرماتے ہیں اور وہ خزانے کیا ہیں تمام اشیاء کی ماہیت و حقیقت کا علم حضور نے اسکی ملنے کی دعا کی اور اللہ عزوجل نے قبول فرمائی پھر فرمایا اور نہ یہ کہ میں غیب جانتا ہوں یعنی تم سے نہیں کہتا کہ مجھے غیب کا علم ہے ورنہ حضور تو خود فرماتے ہیں کہ مجھے ماکان و مایکون کا علم ملا یعنی جو کچھ ہو گزرا اور جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے سب میں نے جان لیا تو آیت کریمہ کا مطلب یہ ہوا کہ اے کافرو میں تم سے نہیں کہتا کہ مجھے غیب کا علم ہے اس لیے کہ تم ان باتوں کے اہل نہیں ہو ورنہ واقع میں مجھے ماکان و مایکون کا علم ملا ہے کہیے یہ تفسیر آپکے نزدیک صحیح ہے یا نہیں آپ ہی کی پیش کی ہوئی آیت کریمہ نے حضور اقدس صلے اللہ

تعالےٰ علیہ وسلم کے لیے بعطائے الٰہی ماکان ومایکون کا علم ثابت فرمادیا یا نہیں پھر آپ نے پھر ذیل چیزوں کے علم کو مرسلین عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے لیے ماننا انکی توہین بتادیا میں نے جو اسپر جو رد کیے آپ نے ان سب کو ہضم کرلیا۔ اچھا اب بتایئے اللہ عزوجل نے حضرت سیدنا میکائیل علیہ الصلاۃ والسلام کے ذمہ تمام مخلوق کو روزی پہنچانے اور پانی برسانے کی خدمت سپرد فرمائی ہے یا نہیں بتایئے کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے مقاربت کے وقت کوئی مقوی باہ غذا تھانوی صاحب کے بہشتی زیور کے کسی نسخہ سے بنا کر کھائے تو اسمیں میکائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تصرف شامل ہوگا یا نہیں یا اگر کوئی شخص ایسے وقت کہ ہلکی ہلکی پھوار پڑ رہی ہو اپنی بیوی سے مجامعت کرے تو سیدنا میکائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام اُس کی برہنگی وحالت جماع کا مشاہدہ فرمائیں گے یا نہیں حضرت سیدنا عزرائیل علیہ الصلاۃ والسلام قابض الارواح ہیں تو جو لوگ پاخانوں غسل خانوں شراب خانوں میں یا حالت جماع میں مرتے ہیں اُنکی روحیں قبض فرماتے وقت اُن لوگوں کی برہنگی اور دوسرے واقعات وکیفیات کا مشاہدہ فرماتے ہیں یا نہیں حضرت سیدنا میکائیل وحضرت سیدنا عزرائیل علیہما الصلوٰۃ والسلام رسل ملائکہ میں ہیں یا نہیں ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی عبارت میں ایک لا بڑھادیا افسوس فریب اور دھوکے دیتے ہوئے آپ کو شرم نہیں آئی شرافت کے ساتھ آپ کا یہ برتاؤ ہے شرح شفا کا چھپا ہوا نسخہ میرے پاس بھی موجود ہے آپکے پاس بھی موجود ہے دنیا بھر میں اسکے قلمی ومطبوعہ نسخے شائع ہیں اس ڈھٹائی کی کچھ حد بھی ہے کہ جب واضح وروشن ایمان افروز شیطان سوز عبارت کا جواب نہیں بن پڑا تو ان سب کتابوں کو غلط ٹھہرا کر اُس قلمی نسخہ کا حوالہ دیدیا جو فرنگی محل کی کتابوں کی کوٹھری میں مولوی عبدالحی صاحب کی الماری کے اندر رکھا ہوا ہے جس کو آج تک کسی نے دیکھا بھی نہیں جب وہ قلمی نسخہ نادر الوجود نسخہ ہے اور دنیا بھر کے قلمی ومطبوعہ نسخوں کو غلط بتا کر اسی قلمی مستور ومخفی نسخے پر آپ مدار رکھتے ہیں تو کیا یہ ممکن نہیں کہ خود آپنے یا اور کسی وہابی نے یہ کارروائی کی ہو کہ اپنے ہاتھ سے قلم پکڑ کر اسمیں ایک لا بنادیا

ہو اور بالفرض اگر یہ عبارت یوہیں ہو تو مطلب یہ ہوگا کہ جب گھروں میں جاؤ تو حضور پر سلام عرض کرو۔ اس لیے کہ حضور گھر میں تشریف فرما نہیں ہیں جیسے کوئی کہے کہ مولوی منظور حسین صاحب سنبھلی کو کھانا کھلادو اسلیے کہ مولوی صاحب بھوکے نہیں ہیں مگر اس سے یہ تو ثابت ہوگیا کہ عبارت کے مہمل ہوجانے کی آپ کو پرواہ نہیں مطلب خبط ہوجائے اس سے آپ کو غرض نہیں مگر کسی طرح حضور کی فضیلت جلیلہ مٹ جائے اسی کی آپ کو کوشش ہے کیا ایسی کارسوائی کرنیوالا حضور اکرم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایسی عداوت رکھنے والا کافر نہیں ہے کیا آپ کی تقریروں سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ آپ لوگ قرآن پاک واحادیث صاحب لولاک کی صرف اسی لیے تلاوت کرتے ہیں کہ اپنے گمان ناپاک میں حضور کی توہینیں اور تنقیصیں ڈھونڈیں۔ آپنے براہین کی عبارت میں شیطان وملک الموت کے لیے علم عطائی کا اثبات اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے علم ذاتی کا انکار بتایا اس سے معلوم ہوا کہ آپ کی اگلی تاویل علوم شریفہ ورذیلہ والی خود آپکے نزدیک باطل ہے اور اُس سے گنگوہی کا کفر نہیں اٹھتا۔ اسی لیے اب آپنے یہ دوسری پیش کی مگر عبارت میں براہین کے نہ ذاتی وعطائی کا لفظ ہے نہ شریف ورذیل کا اس کی عبارت تو صاف یہ ہے کہ

"کہ شیطان وملک الموت کو یہ وسعت (یعنی علم کی زیادتی) نص (یعنی قرآن وحدیث) سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم (یعنی علم کی زیادتی) کی کونسی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کرکے ایک شرک ثابت کرتا ہے"

اگر یہاں علم ذاتی مراد ہوتا تو صاف کہنا چاہیئے تھا کہ علم ذاتی مطلقاً غیر خدا کیلئے باطل ومحال ہے لفظ وسعت کی کیا ضرورت تھی کیا اگر کوئی شخص غیر خدا کیلئے ذاتی علم وسیع مانے جبھی مشرک ہوگا لیکن اگر غیر وسیع علم ذاتی غیر خدا کیلئے مانے تو مشرک نہ ہوگا پھر نص قطعی طلب کرنے کے کیا معنی۔ کیا انبیٹھی صاحب کے نزدیک اگر معاذ اللہ نص قطعی سے غیر خدا کے لیے ذاتی علم ثابت ہوجائے تو وہ ماننے کے لیے تیار ہوجائیں گے کیا نص غیر قطعی سے غیر خدا کے لیے ذاتی علم ثابت ہے۔ یہ کس علم کو کہہ رہے ہیں کہ عقائد میں قطعیات کا اعتبار ہے یہاں آحاد وصحاح

بھی معتبر نہیں۔ کیا صحاح ستہ کی احادیث آحاد سے حضور اکرم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کے لیے معاذ اللہ ذاتی علم ثابت ہوتا ہے غرض یہ تاویل عبارت براہین کی ہرگز تاویل نہیں بلکہ تحریف وتحویل ہے ہمارا تو بحمدہٖ تعالیٰ ایمان ہے کہ جو شخص کسی غیر خدا کے لیے ذرہ کے کروڑویں حصہ کا ذاتی علم بے عطائے خداوندی ثابت کرے وہ قطعاً یقیناً ایسا کافر ہے کہ جو شخص اسکے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر مشرک مرتد ہے مگر آپکے گنگوہی صاحب نے فتاوٰے رشیدیہ حصہ اول صفحہ ۹۰ پر لکھا۔

"جو یہ عقیدہ کہ خود بخود آپ کو علم تھا بدُوں اطلاع حق تعالیٰ کے تو اندیشہ کفر کا ہے لہٰذا امام نہ بنانا چاہیے اگرچہ کافر کہنے سے بھی زبان کو روکے اور تاویل کرے۔"

فتوائے تکذیب باری عز وجل و براہین قاطعہ کے علاوہ گنگوہی صاحب کا یہ ایک اور قطعی یقینی و اجماعی کفر وارتداد ہے والعیاذ باللہ تعالے دیکھیے جو شخص حضور اقدس صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کے لیے بے عطائے خداوندی ذاتی علم غیب ثابت کرے گنگوہی صاحب نے اُسپر کفر کا اندیشہ بتایا مگر کافر کہنے سے روکا تکفیر سے منع کیا اسکے اس کفر ملعون میں تاویل کرنے کا حکم دیا۔ بتائیے مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی ایسا کہہ کر کافر مشرک مُرتد ہوئے یا نہیں اور ان کو مسلمان کہہ کر اپنا پیشوا ماننے والے خود بھی کافر مشرک مرتد ہوئے یا نہیں۔ بہرحال مسئلہ علم ما کان و ما یکون بحمدہٖ تعالیٰ واضح ہو چکا :۔

گنگوہی و انبہٹی و تھانوی و دہلوی صاحبان کے کفریات بھی واضح ہو چکے اب یا تو کفریات سے توبہ کیجئے کلمہ طیبہ صدقِ دل سے پڑھ کر اسلام لائیے ورنہ ان کفریات کا ایسا مطلب بتائیے جو ان کے قائلین کو کفر وارتداد سے بچا سکے۔ بغیر اسکے آپکا پیچھا نہیں چھوٹ سکتا میں نے آپ کی اجازت سے وقت زائد اس مرتبہ بھی صرف کیا اور میری اجازت ہے کہ آپ بھی میری اس تقریر کے جواب میں جسقدر وقت چاہیں صرف کریں لیکن میرے ہر ایک سوال ہر ایک مطالبہ کا صاف جواب دیں اب بعد ظہر پھر مناظرہ ہوگا اتنا وقت آپکو سوچنے سمجھنے ڈیڑھ سو دیوبندی وغیر مقلد سے مشورہ لینے کے لیے آپ کو مل گیا ہے اس کو غنیمت سمجھئے اور سہ پہر کو طیار ہو کر آئیے

کارروائی مناظرہ دوشنبہ ۲۵ جمادی الاخری ۱۳۵۲ھ

بعد ظہر

روباہ دشت دیوبندیت

الحمد للہ ساری پبلک پر واضح ہو چکا ہے کہ آپ میرے دلائل کا جواب دینے سے عاجز ہیں میں براہین قاطعہ صفحہ ۵۱ والی عبارت کی مکمل توضیح کر چکا ہوں اسکے متعلق اب میں ایک لفظ نہیں بولوں گا جو کچھ کہہ چکا ہوں وہی کافی ہے۔ آپنے براہین قاطعہ صفحہ ۲۶ کی عبارت پیش کر کے مسلمانوں کو مغالطہ دیا ہے کہ حضرت مولانا خلیل احمد صاحب انبہٹی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے رسول خدا صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کو مدرسہ دیوبند کا شاگرد بنایا مگر آپ اسکا مطلب نہیں سمجھے۔ سُنیئے اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ جب سے مدرسہ دیوبند قائم ہوا اسوقت سے میری حدیثیں اردو زبان میں شائع ہوئیں اور لوگ میرا کلام سمجھنے لگے گویا مجھ کو اُردو زبان آگئی افسوس ایسی واضح عبارت کو آپ توہین پر ڈھال رہے ہیں۔ آپ نے حدیث پڑھی ہے قام فینا رسول اللہ۔ اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے اپنے اس وعظ میں تمام ما کان و ما یکون تبلادیا کیونکہ ظاہر ہے کہ حضور نے یہ تو بیان کیا ہی نہ ہوگا کہ شراب اس طرح بنائی جاتی ہے جوا یوں کھیلا جاتا ہے فلاں دن زید غسلخانے میں جائیگا فلاں وقت پاخانے میں فلاں وقت کلکتے کے بازار میں گندم کا یہ نرخ ہوگا جو کا یہ نرخ ہوگا۔ ہندوستان میں ایک شہر بریلی ہوگا اسمیں فلاں فلاں پاگل ہونگے۔

الغرض میرے نزدیک کوئی عقلمند اس کو گوارا نہیں کریگا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر دنیا کی اس خرافات کو بیان کیا ہو بلکہ یہ کہنا ایک درجہ میں شان نبوت کی توہین کرنا ہے آنحضرت صلے اللہ تعالے علیہ وسلم اس کام کے لیے تشریف نہیں لائے تھے بلکہ بعثت کی غرض دین الٰہی کی تعلیم تھی لہٰذا اس کا مطلب یہ ہوگا کہ آنحضرت صلی اللہ تعالے

نے اس وعظ میں بدا الخلق سے لے کر دخول جنت و دوزخ تک کی تمام وہ بیان فرمادیں جو دین سے متعلق تھیں اور اس کے بھی کلیات نہ ہر ہر جزئی۔ آپ نے حضرت مولانا تھانوی دام فیضہ پر بھی کفر کا الزام لگایا ہے حالانکہ اس عبارت میں اُن لوگوں سے مخاطبہ ہے جو یہ کہتے ہیں کہ جس کو بعض غیبوں کا علم ہو اُسی کو عالم الغیب کہنا جائز ہے اسی بنا پر وہ لوگ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو عالم الغیب کہتے ہیں حضرت مولانا تھانوی دام مجدہٗ اُن لوگوں سے فرما رہے ہیں کہ اے عقل کے دشمنو ذرا یہ تو بتلادو کہ تم جو رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی ذات پر عالم الغیب کا اطلاق کرتے ہو اور آپ پر اس کا لفظ کا بولنا جائز جانتے ہو اس سے تمہاری کیا مراد ہے بعض غیب یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اسمیں آنحضرت صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب یعنی اسقدر اور اتنا علم غیب کہ جس کے حاصل ہونیکے سبب سے تم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو عالم الغیب کہتے ہو اور جتنی علم غیب کے حاصل ہونیکی وجہ سے آپ کو عالم الغیب کہنا جائز کہتے ہو اسقدر اور اتنا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنوں بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے کہیئے اسمیں کفر کی کونسی بات ہے یہ آپ لوگوں کے بیہودہ اصول کا رد کیا گیا ہے آپ لوگوں کا اصول یہ ہے کہ جس کو مطلق بعض مغیبات کا علم ہو اُسپر عالم الغیب کا اطلاق کرنا جائز ہے کہ اس اصول پہ یہ لازم آتا ہے کہ جانوروں پاگلوں کا علم غیب بھی آنحضرت کے علم کے برابر ہو جائے اور جب یہ برابری باطل ہے تو آپ کا یہ اصول بھی باطل ہوا حضرت مولانا کے نزدیک تو یہ برابری ایسی باطل ہے کہ اُس کے ابطال سے آپکے اصول کا ابطال کر رہے ہیں مولوی احمد رضا خان صاحب نے مولانا اشرف علی صاحب کی یہی عبارت اس کا ماقبل و مابعد حذف کر کے اسی طرح علمائے حرمین شریفین کے سامنے پیش کی جس طرح آپ اپنی گذشتہ تقریر میں پیش کر چکے ہیں بلکہ انہوں نے ایک یہ کمال بھی کیا کہ حضرت مولانا تھانوی کی اس عبارت کے لکھنے سے پہلے ہی اسکا مطلب بھی ان الفاظ میں بیان کر دیا کہ

"کہ اسمیں یعنی حفظ الایمان میں تصریح کی کہ غیب کی باتوں کا جیسا علم کہ رسول

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ہے ایسا تو ہر بچہ ہر پاگل اور ہر جانور اور ہر چارپائے کو بھی حاصل ہے۔"

حرمین شریفین کے علمائے کرام کو کیا خبر تھی کہ اس عبارت میں کیا کیا قطع برید کی گئی ہے انہوں نے اتنی ہی عبارت کا وہی مطلب سمجھا جو خان صاحب بریلوی نے سوال میں لکھا تھا اور حضرت مولانا تھانوی پر کفر و ارتداد کا فتوےٰ دیدیا اور مولوی احمد رضا خان صاحب کے فتوائے کفر کی تصدیق کردی یہ ہے اس فتوےٰ کی حقیقت جس کا حوالہ آپ نے دیا ہے۔ اگر میرے سامنے بھی وہ پیش کیا جاتا اور حقیقت حال مجھے معلوم نہ ہوتی تو میں بھی حضرت مولانا تھانوی پر کفر کا فتوےٰ دیدیتا اور اسی فتوےٰ کی تصدیق کر دیتا۔ لائیے ہم ابھی لکھنے کو تیار ہیں کہ حفظ الایمان کی اسقدر عبارت ضرور کفر ہے جیسے یہ عبارت کہ لا تقربوا الصلوٰۃ ضرور کفر ہے مگر سیاق و سباق دیکھنے سے معلوم ہو جاتا ہے کہ اس عبارت کو کفر سے کوئی تعلق نہیں۔ تو علمائے حرمین نے جو کچھ لکھا خوب سوچ سمجھ کر لکھا لیکن سوال میں انکو دھوکا دیا گیا اصل عبارت کی قطع برید کی گئی نہ اس سے اگلی عبارت پیش کی گئی نہ اس سے پچھلی عبارت پیش کی گئی اور اس کا مطلب اپنی طرف سے گڑھ کر بیان کر دیا

میری اس تقریر سے ثابت ہو گیا کہ عبارت حفظ الایمان بے غبار ہے

شیر بیشۂ سنت

الحمد للہ براہین گنگوہی کے متعلق اقرار کر لیا کہ آئندہ اسکے متعلق آپ کچھ نہیں بولیں گے یعنی گنگوہی و انبیٹھی صاحبان کے کفر و ارتداد کی تاویل و تحویل کرنے میں آپ کا سارا مصالحہ ختم ہو چکا اور عبارت پر میرے اعتراضات و سوالات و مطالبات کا آپ بالکل جواب نہیں دے سکتے، للہ الحمد یہ اہلسنت کی فتح مبین ہے براہین قاطعہ ۲۶ کی عبارت کفریہ کا آپنے یہ مطلب گڑھا کہ دیوبند سے اُردو زبان ہیں حدیثیں شائع ہوئیں تو یہ تاویل آپ کو اجازت دے رہی ہے کہ آپ ایک اور خواب گڑھ کر چھاپیے کہ اللہ تعالےٰ کو اُردو بولتے دیکھکر پوچھا کہ تجھکو یہ کلام کہاں سے آگئی۔ فرمایا جب سے علمائے مدرسہ دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا ہم کو یہ زبان آگئی پھر جب کوئی

مسلمان اسپر اعتراض کرے کہ اللہ عزوجل کو معاذ اللہ اردو زبان میں دیوبندی مولویوں کا شاگرد بنایا تو اس کا مطلب ایسا ہی گڑھ کر سنا دیجئے گا کہ مدرسۂ دیوبند سے قرآن پاک کے بکثرت اردو ترجمے شائع ہوئے سمجھئے ان دونوں تاویلوں میں کیا فرق ہے۔ آپ تو حفظ الایمان کی عبارت کی تاویل کر رہے ہیں مگر آپ کا امام الوہابیہ اسمٰعیل دہلوی تو بے ادبی آمیز کلام اور توہین آمیز عبارت کی تاویل کرنے سے منع کر چکا ہے یہ دیکھئے تقویۃ الایمان مطبوعہ مرکنٹائل پرنٹنگ دہلی کے صفحہ ۴۶ پر لکھتا ہے،

"یہ بات محض بے جا ہے کہ ظاہر میں لفظ بے ادبی کا بولے اور اس سے کچھ اور معنی مراد لے کہ معمّا اور پہیلی بولنے کی اور بہت جگہ ہے اکچھ اللہ کی جناب میں ضرور نہیں کوئی شخص اپنے بادشاہ سے یا اپنے باپ سے ٹھٹھا نہیں کرتا اور جگت نہیں بولتا اس کام کے واسطے دوست آشنا ہیں نہ باپ اور بادشاہ"

اور یہ تقویۃ الایمان وہ ہے جس کی تعریف آپکے رشید احمد گنگوہی صاحب یوں لکھتے ہیں کہ "اس کا رکھنا اور پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام اور موجب اجر کا ہے"

، فتاویٰ رشیدیہ حصہ اول مطبوعہ ہندوستان پرنٹنگ دہلی صفحہ ۱۱۵،

قرآن عظیم کا ماننا اور اس پر ایمان لانا عین اسلام ہے مگر اس کا گھر میں رکھنا اور اس کو پڑھنا عین اسلام نہیں لیکن گنگوہی صاحب نے تقویۃ الایمان کے گھر میں رکھنے اور اس کے پڑھنے کو عین اسلام بتا دیا اب بتائیے گنگوہی صاحب تقویۃ الایمان کو قرآن پاک سے زائد مرتبہ والا بتا کر اور آپ انکو مسلمان کہکر کافر مرتد ہوئے یا نہیں عین اسلام کے یہی معنی ہیں کہ وہ اگر ہو تو اسلام ہے اور اگر وہ نہیں تو اسلام ہی نہیں تو جن لوگوں کے گھروں میں تقویۃ الایمان نہیں اور جو لوگ تقویۃ الایمان نہیں پڑھ سکتے وہ سب کے سب گنگوہی فتوے سے کافر مرتد ہوئے ولاحول ولا قوۃ الا باللہ یہ ہے دیوبند کی کفری مشین۔

خیر ا کہنا تو یہ ہے آپکے عین اسلام کا فتوے یہ ہے کہ جن عبارتوں میں توہین کا

پہلو ظاہر ہو ان کی تاویل کرنا محض بے جا ہے آپ نے عبارت تھانوی کی تاویل گڑھی تو تقویۃ الایمان پر آپنے عمل نہ کیا اور گنگوہی فتوے سے اُسپر عمل کرنا بھی عین اسلام ہے اب بتائیے آپ عین اسلام کو چھوڑ کر گنگوہی فتوے سے کافر مرتد ہوئے یا نہیں آپ کو عبارت حفظ الایمان میں توہین نظر نہیں آتی سنئیے میں کہتا ہوں مولوی اشرف علی تھانوی کی ذات پر علم کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس سے مراد بعض علم ہے یا کل علم اگر بعض علوم مراد ہیں تو اسمیں تھانوی صاحب کی کیا تخصیص ہے ایسا علم تو ہر گدھے، کتے، اُلو، سوئر کو بھی حاصل بتائیے اسمیں تھانوی صاحب کی توہین ہے یا نہیں اور اگر نہیں تو تھانوی صاحب کی شان میں یہ عبارت لکھ کر اپنے دستخط اسپر کر کے ہمیں دیدیجئے۔ اگر کسی مجسٹریٹ ضلع کے متعلق یہ کہا جائے کہ مجسٹریٹ کی ذات پر حکومت کا کیا حکم جانا اگر بقول گورنمنٹ صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس سے مراد بعض حصص زمین پر حکومت ہے یا کل زمین پر اگر بعض پر حکومت مراد ہے تو اسمیں مجسٹریٹ کی کیا تخصیص ہے ایسی حکومت تو ہر چوہے کو اپنے سوراخ پر ہر اُلو کو اپنے گھونسلے پر ہر لومڑی کو اپنے بھٹے پر حاصل ہے بتائیے اس میں مجسٹریٹ کی توہین ہوئی یا نہیں اگر ہوئی تو تھانوی نے بھی ایسی ہی عبارت حضور کی شان میں لکھ حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین کی یا نہیں اور اگر نہیں تو کم از کم ضلع اعظم گڈھ کے مجسٹریٹ کا نام لیکر ایسی عبارت لکھ کر اپنے دستخطوں سے شائع کیجئے پھر دیکھئے اگر ڈاکٹر نے پاس کر دیا تو پاگل خانہ نصیب ہوگا ورنہ جیلخانہ۔ اگر خود آپ کو کہا جائے کہ منظور سنبھلی کی ذات پر آنکھوں والا ہونے کا حکم کیا جانا اگر بقول دیوبندیہ صحیح ہو تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس سے مراد تمام آنکھیں ہیں یا بعض۔ اگر بعض آنکھیں مراد ہیں تو اسمیں سنبھلی کی کیا تخصیص ہے ایسی آنکھیں ہر کتے سوئر بیل گدھے بچو اُلو سب کو حاصل ہیں کہئیے اسمیں آپ کی توہین ہوگی یا نہیں۔ آپنے ہمارا یہ اصول بتایا کہ جس کو بعض غیبوں کا بھی علم ہو اگرچہ ایک غیب کا اُس کو عالم الغیب کہا جائے گا۔ بتائیے یہ عقیدہ کس کا ہے کس عالم نے کس کتاب میں اس کی تصریح کی ہے اور جب آپ نہیں بتا سکتے اور ہرگز نہیں بتا سکتے تو اپنے کذب

وافتراء کا اقرار کیجئے۔ آپنے جوشِ تقریر میں اس کا اقرار بھی کر لیا کہ حفظ الایمان کی جسقدر عبارت پر
حسام الحرمین شریف میں کفر کا فتوے دیا گیا ہے اُسپر کفر کا فتوائے ضرور صحیح ہے۔ ہمت و جرأت
اگر ہے اور آپ اپنی بات کے سچے ہیں تو مردانگی سے کام لیکر اس مضمون کی تحریر لکھکر اسپر دستخط کر کے
ہم کو دیدیجئے اور قدرت خداوندی کا تماشا دیکھیے ماشاءاللہ آپنے تو مناظرہ ختم ہی کر دیا ہم بھی
یہی کہتے ہیں کہ یہ عبارت کفر ہے آپنے بھی اسقدر مان لیا کہ آتنی عبارت ضرور کفر ہے البتہ اتنا
اور آپ کہتے ہیں کہ اس عبارت کے آگے اور پیچھے جو عبارتیں ہیں انہوں نے اس کفر کو اسلام
بنا دیا اس کا ثبوت آپکے ذمہ ہے اور آپ بلکہ آپ کا سارا گروہ قیامت تک اسکا ثبوت نہیں
دے سکتے۔ آپنے یہ کہا کہ اعلیحضرت قبلہ قدس سرہٗ نے عبارت حفظ الایمان کا مطلب پہلے
لکھدیا اور یہ بھی کہا کہ علمائے حرمین طیبین نے خوب سوچ سمجھ کر فتویٰ لکھا تو آپنے اسکا اقرار کر لیا
کہ علمائے حرمین محترمین کے نزدیک اس عبارت کا وہی مطلب ہے جو حضور اعلیحضرت قدس سرہٗ
نے تحریر فرمایا اب آپ کا اور دربھنگی و کاکوروی صاحبان کا وہ شور مچانا کہ عبارت حفظ الایمان
کا غلط مطلب بنا کر اسپر فتوائے کفر لیا گیا سب پادر ہوا ہو گیا اور پادر ہوا تو پہلے بھی تھا کہ جو مطلب
حضور اعلیحضرت قبلہ نے پیش کیا وہ بھی عربی زبان میں تھا اور عبارت تھانویہ کا ترجمہ بھی عربی
زبان میں تھا اگر وہ مطلب اس عبارت سے کسی طرح نکل ہی نہیں سکتا تھا تو علمائے کرام
حرمین شریفین نے کیونکر کفر کا فتویٰ دیدیا۔ کیا انپر لازم نہ تھا کہ وہ صاف لکھدیتے کہ جو مطلب
تم نے لکھا ہے وہ عبارت تھانوی سے کسی طرح مفہوم نہیں ہوتا اور جب ایسا نہ ہوا تو کیا صاف
ثابت ہو گیا کہ تمام علمائے حرمین طیبین کے نزدیک عبارت حفظ الایمان کا وہی مطلب ہے
جو اعلیحضرت قبلہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے تحریر فرمایا کسی عالم سے سوال کیا جائے کہ زید نے تصریح
کی کہ خدا دو ہیں اور اس کی عبارت یہ ہے کہ لا الٰہ الا اللہ تو زید کافر ہے یا نہیں اسپر وہ
عالم اس کا کیا یہ جواب نہ دیگا کہ او سائل تو جھوٹا ہے تیرا سوال غلط ہے زید کی عبارت کا ہرگز
وہ مطلب نہیں جو تو نے گڑھا بلکہ اس کی عبارت صاف بتا رہی ہے کہ وہ اللہ عزوجل کے سوا

کسی دوسرے کو ہرگز خدا نہیں مانتا مگر خیر آپنے تو ان سوالوں کی ضرورت ہی نہ رکھی آپنے تو صاف اقرار
کر لیا کہ یہ عبارت ضرور کفر ہے اب آپ تھانوی جی کی وہ اگلی پچھلی دکھا دیجئے جس نے اس کفر کو اسلام
بنا دیا۔ آپنے کہا کہ عبارت حفظ الایمان اُن لوگوں کے رد میں ہے جو یہ کہتے ہیں کہ جس کو بعض غیب
کی خبر ہو اگرچہ ایک غیب کی اُس کو بھی عالم الغیب کہنا جائز ہے جلد بتائیے یہ کس کا عقیدہ ہے
اور کتاب میں کس عالم نے اس کی تصریح کی ہے۔

افسوس! ہزاروں کے مجمع میں آپ کو سفید و سیاہ جھوٹ بولتے ہوئے حیا نہیں آتی
آپنے کہا کہ تھانوی صاحب لفظ عالم الغیب کے اطلاق پر بحث کر رہے ہیں میں کہتا ہوں کہ جس سوال کے
جواب میں حفظ الایمان لکھی گئی ہے اسمیں استدلال اور عقیدہ اور عمل تینوں سے سوال ہے مسئلہ علم
غیب کے متعلق زید کا استدلال تو پیش نہیں کیا گیا البتہ اللہ عزوجل کے عطا فرمائے ہوئے علم غیب
کی بنا پر حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو عالم الغیب کہنے اور حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ
کے لیے بعطائے الٰہی علم غیب ثابت ماننے کو ذکر کیا گیا ہے پہلی بات عمل ہے اور دوسری عقیدہ اگر
تھانوی صاحب کی دونوں دلیلوں کو لفظ عالم الغیب کے اطلاق پر محمول کیا جائے تو لازم آئے گا کہ
تھانوی نے سوال کے صرف ایک جُز کا جواب دیا اور دوسرا جُز بالکل ہضم کر لیا کیا آپ
اس کو ماننے کے لیے تیار ہیں۔ بلکہ عبارت تھانوی میں پہلی دلیل کے الفاظ یہ ہیں

"عالم الغیب کا اطلاق جائز نہ ہوگا"

دوسری دلیل کے الفاظ یہ ہیں

"آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا"

ان دونوں دلیلوں پر نظر کرنے سے کیا صاف ثابت نہیں ہوتا کہ تھانوی نے پہلی دلیل سے حضور
علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات پاک پر لفظ عالم الغیب کے اطلاق کا ابطال کیا ہے اور دوسری دلیل میں حضور
علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے ثبوت علم غیب کا انکار کیا ہے۔ اس دوسری دلیل کو بھی اطلاق لفظ عالم
الغیب پر محمول کرنے کے یہ معنے ہیں کہ آپکے نزدیک حکم اور اطلاق دونوں ایک ہی چیز ہیں

یہ آپکی جہالت فاحشہ ہے میں آپ کو بتاتا ہوں کہ کسی ذات پر کسی شی کو ایجاباً یا سلباً حمل کرنے کا نام حکم ہے اور کسی ذات پر کسی لفظ کے بولنے کو اطلاق کہتے ہیں۔ کہئے یہ تعریف آپکو مسلم ہے یا نہیں اگر ہے تو حکم کو اطلاق کے معنی میں لینا کیسی بے تمیزی ہے۔ آپنے عبارت حفظ الایمان میں زید سے مراد ہے اہلسنت کو بتایا اور واقعی ہے بھی ایسا ہی۔ ایسا اور یہ بھی معلوم ہے کہ ہم اہلسنت اپنے مالک و آقا صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کے لیے بعطائے الٰہی تمام ماکان و مایکون کا تفصیلی محیط علم غیب مانتے ہیں تو اگر تھانوی کا خانہ ساز سوال صحیح ہو اور زید سنّی بالفرض حضور اقدس صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی ذات اقدس پر لفظ عالم الغیب کا اطلاق ہی کرتا ہو تو اس کا منشا یہی تو ہوگا کہ چونکہ اللہ تعالے نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جملہ ماکان و مایکون کا تفصیلی محیط علم غیب عطا فرمایا ہے لہٰذا حضور عالم الغیب ہیں تو زید سنّی اپنے آقا و مولیٰ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کو نہ کل علم غیب کے حصول کے سبب عالم الغیب کہیگا نہ مطلق بعض علم غیب کے حصول کے سبب بلکہ بعطائے خداوندی جملہ ماکان و مایکون کے تفصیلی محیط علم غیب کے حاصل ہونے کے سبب۔ اور آپنے عبارت تھانوی کا مطلب یہ بتایا کہ حضور اقدس صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کو جبقدر علوم غیبیہ حاصل ہونے کے سبب اہلسنت حضور اقدس صلعم کو عالم الغیب کہتے ہیں اسقدر اور اتنا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر بچے ہر پاگل ہر جانور ہر چارپائے کو بھی حاصل ہے تو معلوم ہوگیا کہ تھانوی کے نزدیک اور دیوبندی دھرم میں معاذاللہ زید عمرو بلکہ ہر بچے ہر پاگل ہر جانور و ہر چارپائے کو بھی جملہ ماکان و مایکون کا محیط تفصیل علم غیب حاصل ہے۔ اِنا للّٰہِ وَاِنا الیہِ راجعون اس تاویل باطل نے آپ لوگوں کا کفر وارتداد اور زائد واضح کر دیا آپنے فراراً عن المبحث پھر حضور اقدس صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کے علم ماکان و مایکون پر تمسخر اڑایا ہے اور افسوس یہ ہے کہ محض اپنی اندھی اور اوندھی عقل میں حدیث شریف کا مضمون نہ آنے کے سبب فرمان مصطفےٰ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم میں تاویل کر رہے ہیں بل کذبوا بما لم یحیطوا بعلمہٖ ولما یأتہم تاویلہٗ ہاں ہاں ہمارا ایمان ہے کہ بے شک حضور اکرم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے بدء الخلق سے لیکر دخول جنت و نار تک کے جملہ ماکان و مایکون کے ہر ہر ذرے ہر ہر قطرے ہر ہر

پتے پتے ہر ہر ریزے کا تفصیلی حال اپنی مجلس شریف میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے سامنے بیان فرمادیا اور یہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا معجزہ قاہرہ ہے تو اس میں صدیقین شہداء و صالحین کے تمام اعمال صالحہ اور فساق و فجار و کفار و مرتدین کے جملہ اعمال سیئہ و خبیثہ سبھی کچھ آگئے گندم جو کا نرخ آٹے دال کا بھاؤ سب اسمیں شامل ہے اسمیں یہ بھی آگیا کہ ہندوستان میں ایک شہر بریلی ہوگا اسی میں ایک پاگلخانہ ہوگا جسمیں ہر جگہ کے پاگلوں کی مرمت کرکے انکی پگلیت کا علاج کیا جائیگا اسمیں دیوبند و تھانہ بھون و سنبھل کے فلاں فلاں پاگل لاکر بند کیے جائیں گے اور انکی چاند پوری مار مار کر اُن کا دماغ درست کیا جائے گا اور اسمیں اللہ عزوجل کی یہ حکمت ہوگی فلاں بات میں قدرت الٰہیہ کا یہ ظہور ہوگا فلاں وقت آٹے دال کے فلاں بھاؤ میں حکمت الٰہیہ کی یہ شان ظاہر ہوگی غرض اہل اللہ اور خاصان حق کے لیے ہر شے کا علم شیونات الٰہیہ کا آئینہ ہے ؎

وفی کلِ شیءٍ لہ شاھدٌ   یدلُّ علیٰ انّہٗ واحدٌ

روباہ دشت دیوبندیت

الحمد للّٰہ فاضل مخاطب کی ایک طول طویل تقریر سن کر آپنے یہ نتیجہ تو نکال لیا ہوگا کہ مولانا کا ہاتھ دلائل سے خالی ہے ہاں گالیاں دینا خوب آتا ہے حضرت مولانا تھانوی مجدد ام مجددہ کے علم کو جانوروں کے علم سے تشبیہ دیدی میری آنکھوں کو کتے سؤر کی سی آنکھیں بتادیا ہم ان گالیوں کے جواب میں صرف یہ شعر سنائے دیتے ہیں ؎

بدم گفتی و خرسندم عفاک اللہ نکو گفتی   جواب تلخ می زیبد لب لعل شکر خارا

حضرت مولانا تھانوی صاحب پر جو فوٹو بناکر آپنے پیش کیا اسمیں یقیناً حضرت مولانا کی توہین ہے اور عبارت حفظ الایمان میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی کوئی توہین نہیں۔ فرق یہ ہے کہ حضرت مولانا کو ہم نہ کل علوم کی بنا پر عالم کہتے ہیں نہ ایک دو باتوں کے جاننے کی بنا پر بلکہ علوم شرعیہ کثیرہ کے جاننے کی بنا پر مولانا تھانوی کو ہی عالم کہتے ہیں اور شریعت نے علوم شرعیہ کثیرہ کے جاننے والے پر

لفظ عالم کا اطلاق جائز رکھا ہے اور لفظ عالم الغیب کا اطلاق بوجہ ایہام شرک کسی مخلوق پر کسی طرح جائز نہیں اسیطرح مجسٹریٹ صاحب کے فوٹو میں مجسٹریٹ صاحب کی توہین ہے کیونکہ مجسٹریٹ صاحب کو نہ اسوجہ سے حاکم کہا جاتا ہے کہ انکو کل زمین پر حکومت حاصل ہے نہ اسوجہ سے کہ انکو بعض حصہ زمین پر حکومت حاصل ہے اگرچہ وہ حصہ تھوڑا سا ہی ہے بلکہ ایک معتد بہ خطہ ملک پر حکومت حاصل ہونے کے سبب انکو حاکم کہا جاتا ہے اور اس کو شریعت نے جائز رکھا ہے اسیطرح آپنے میری آنکھوں کا جو فوٹو پیش کیا اسمیں میری توہین ہے کیونکہ جس کے پاس دو آنکھیں ہوں اسکو بصیر کہنا شریعت میں وارد ہے اور کسی مخلوق کو عالم الغیب کہنا ہرگز کسی طرح جائز نہیں۔

افسوس! آپنے حضرت مولانا تھانوی پر الزام توہین لگایا ہے حضرت مولانا کی وہ ذات ہے کہ خود بسط البنان میں اس کی تصریح فرما رہے ہیں کہ جو شخص ایسا اعتقاد رکھے یا بلا اعتقاد صراحۃً یا اشارۃً یہ کہے کہ جیسا کہ علم غیب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہے ایسا علم غیب ہر بچے ہر پاگل ہر جانور ہر چارپائے کو بھی حاصل ہے وہ شخص دائرہ اسلام سے خارج ہے کہ وہ تکذیب کرتا ہے نصوص قطعیہ کی اور تنقیص کرتا ہے حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی۔ پھر جو شخص خود ایسا کہنے والے پر کفر کا فتوے دے رہا ہے اسی پر ایسا کہنے کا الزام لگانا کیسا ظلم عظیم ہے۔ آپنے حسام الحرمین کو اپنے استدلال میں پیش کیا ہے یہ وہی حسام الحرمین ہے جس میں ایسی خیانت اور فریب دہی کی گئی ہے کہ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی صاحب کی تحذیر الناس سے پہلے صفحہ ۱۴ کی عبارت نقل کی پھر صفحہ ۲۸ کی عبارت نقل کی پھر صفحہ ۳ والی عبارت نقل کی اور تینوں عبارتوں کے درمیان نہ کوئی ایسا نشان دیا جس سے پتہ چلتا کہ یہ عبارتیں الگ الگ ہیں نہ صفحوں کا حوالہ دیا اس طرح تین عبارتیں تین مقام سے لیکر انکو الٹ پلٹ کر لکھا اور یوں تحذیر الناس میں کفر بنایا۔ یوں جس کتاب سے کہئے میں علیحدہ علیحدہ مقامات سے مختلف فقرے لیکر ایک مسلسل عبارت بنا کر کفری مضمون بنا دوں۔ بلکہ ایک آریہ کہہ سکتا ہے کہ دیکھو قرآن شریف میں آیا ہے ان الذین امنوا وعملوا الصٰلحٰت اولٰئک ھم

شر البریۃ، پھر کیا اسکا یہ اعتراض صحیح ہے ہرگز نہیں اسی طرح مولوی احمد رضا خان صاحب کا اعتراض تحذیر الناس پر محض عناد ہے۔ پھر سن لیجئے حضرت مولانا اشرف علی صاحب عالم الغیب ہونے کی کسی شق کو حضور کے لیے تسلیم نہیں کرتے یعنی حضور کے لیے نہ کل مغیبات کا علم مانتے ہیں نہ بعض کا تو جس صفت کو ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے مانتے ہی نہیں اسکی کسی شق کو ذلیل چیزوں سے تشبیہ دینا ہرگز توہین نہیں اور مولوی اشرف علی صاحب کے لیے ہم علوم شرعیہ کثیرہ مانتے ہیں مجسٹریٹ صاحب کے لیے ہم بعض حصہ زمین پر حکومت مانتے ہیں اس لیے مولوی تھانوی اور مجسٹریٹ صاحب کے فوٹوؤں میں ان صاحبوں کی توہین ہے تو آپ کی یہ دونوں عبارتیں عبارت حفظ الایمان کا فوٹو نہیں اس کا فوٹو مجھ سے سنئیے کوئی شخص کسی گاؤں کے مکھیا یا زمیندار کی نسبت کو یوں کہے کہ وہ رازق ہیں اسکے جواب میں اگر یوں کہا جائے کہ زمیندار صاحب کو اگر تم اس بنا پر رازق کہتے ہو کہ وہ ساری دنیا کو کھلاتے پلاتے ہیں تو یہ عقلاً و نقلاً باطل ہے اور اگر اسوجہ سے انکو رازق کہتے ہو کہ وہ بعض لوگوں کو کھلا دیتے ہیں تو اسمیں زمیندار صاحب کی کیا تخصیص ہے ایسے تو ہر چمار اور ہر بھنگی بھی اپنی بیوی اور اپنے بچوں کو کھلاتا پلاتا ہے تو اسمیں اس زمیندار صاحب کی کوئی توہین نہ ہوگی انتہی گزارش یاد رہے کہ حسام الحرمین میں علمائے حرمین کو دھوکا دیکر فتوی لیا گیا مگر جب ان کو اس دھوکے کی خبر ہوئی تو انکو بہت افسوس ہوا اور انہوں نے حضرت مولانا خلیل احمد صاحب انبہٹی کی خدمت میں چھبیس ۲۶ سوال بھیجے حضرت مولانا خلیل احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جوابات میں اصل حقیقت سے اُن حضرات کو آگاہ کیا اور اصل حقیقت سے واقف ہونے کے بعد علمائے حرمین نے فتوے دیا کہ حضرت علمائے دیوبند ہرگز کافر مرتد نہیں اور تحذیر الناس و براہین قاطعہ و حفظ الایمان کی عبارت کے سبب اُن پر کفر کا فتوے دینا یقیناً غلط و باطل ہے۔ افسوس آپ لوگ حضرات دیوبند کو کافر بنانے کے درپے ہیں آج دنیا میں خدمت حدیث کی علمبردار صرف جماعت دیوبند ہے مدرسہ دیوبند میں ایک ہزار طالب علم دونوں وقت کھانا کھاتے ہیں حدیث پڑھتے ہیں اور سال بھر کے بعد سوڈیڑھ سو طلباء عالم فاضل ہو کر سند فضیلت لے کر نکلتے ہیں اگر یہی

مقدس گروہ کافر ہے تو میں کہتا ہوں واللہ دنیا میں کوئی مسلمان نہیں سارا جہان کافر ہے

شیر بیشۂ سنت

تمام حاضرین کو معلوم ہے کہ مناظرہ اس وقت اس بات پر تھا کہ عبارت حفظ الایمان حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی توہین ہے یا نہیں میرا دعویٰ یہ تھا کہ اس میں توہین سرکارِ رسالت ہے مولوی منظور صاحب اس کے منکر تھے میں نے اسی عبارت تھانوی کے تین فوٹو بنا کر تھانوی صاحب کے علم پر مجسٹریٹ صاحب کی حکومت پر اور سنبھلی صاحب کی آنکھوں پر پیش کیے آپنے بہت کچھ ضبط کرنا چاہا مگر نہ ہو سکا اور یہ کہنا ہی پڑا کہ یہ تینوں فوٹو تھانوی و مجسٹریٹ و سنبھلی صاحبان کے حق میں گالیاں ہیں بس فیصلہ ہو گیا کہ جیسی عبارت تھانوی نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق لکھی بالکل ویسی ہی تین عبارتیں میں نے آپ تینوں کے حق میں کہیں جب میری عبارتیں آپ تینوں کے حق میں گالیاں ہیں تو آپکے مُنہ سے ثابت ہوا کہ تھانوی کی عبارت بھی بارگاہِ رسالت میں گالی ہے۔

الحمد للہ یہ میری فتح مبین ہے میرے مدعا کا آپنے اپنی زبان سے اقرار کر لیا میں اپنی فتح کا اعلان کرتا ہوں۔ البتہ آپنے تھانوی کی عبارت کو توہین سے خالی بتایا اور میری عبارت کو تھانوی کے حق میں توہین کہہ دیا کیا اس سے یہ ثابت نہ ہوا کہ آپکے دل میں حضور اکرم محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے تھانوی کی عظمت زائد ہے اسی لیے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں گالی آپکے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک ہے مگر آپکے مذہبی پیشوا کو جب بالکل ویسی ہی عبارت کہی جاتی ہے تو آپ کہتے ہیں یہ گالی ہے اور توہین ہے کہیے اب بھی آپکے کافر و مرتد ہونے میں کوئی شبہہ باقی ہے آپنے مجسٹریٹ والے فوٹو کو بھی توہین بتا دیا اس سے ثابت ہوا کہ ایک دنیوی مجسٹریٹ کا تو آپ کو خوف ہے جس کی وجہ سے آپنے اقرار کر لیا کہ مجسٹریٹ کو ایسا کہنا توہین ہے مگر آپکے دل میں نہ اللہ کا ڈر ہے نہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خوف ہے اسی لیے توہین مصطفےٰ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم آپ کو ناگوار نہیں معلوم ہوتی بتائیے یہ آپکے کافر و مرتد ہونے کا واضح و روشن ثبوت ہوا یا نہیں میں نے عبارت تھانوی کا فوٹو جو خود آپ کی آنکھوں پر منطبق کر کے دکھایا اس سے آپ کی آنکھیں چندھیا گئیں اور اتنا کہنا ہی پڑا

کہ ایسا کہنا آپکے حق میں گالی ہے یعنی معاذ اللہ آپ کے دل میں خود آپ کی عظمت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظمت سے بدرجہا زائد ہے کہ ایک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں تھانوی لکھتا ہے وہ آپ کو مقبول و منظور ہوتی ہے مگر جب ویسی ہی عبارت خود آپ کو کہی جاتی ہے تو آپ کو ناگوار ہوتی اور اس میں آپ کو اپنی توہین نظر آتی ہے کہیے کیا آپکے کافر و مرتد ہونے میں اب بھی کسی ایماندار کو کچھ شک ہو سکتا ہے پہلے آپنے یہ کہا تھا کہ تھانوی صاحب اطلاق لفظ عالم الغیب پر بحث کر رہے ہیں لہٰذا یہ عبارت توہین نہیں اور جب میں نے اس پر رد قاہر نازل کیا اور آپ اسکے جواب سے عاجز ہو گئے تو اب یہ سوجھی کہ تھانوی صاحب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم غیب سے مطلقاً منکر ہیں یہ تاویل آپ کی نہیں بلکہ آپکے استاد مولوی عبد الشکور صاحب کاکوروی کی ہے جن کے یہاں آپ ملازم ہیں یہ تاویل انہوں نے نصرت آسمانی میں پیش کی ہے پہلے تو یہی بتائیے کہ ان دونوں تاویلوں میں آپ کی اگلی سچی ہے یا پچھلی۔ پھر یہ بتائیے کہ اس تاویل کی بنا پر آپ اور تھانوی و کاکوروی صاحبان حضور اکرم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے علم غیب سے مطلقاً انکار کر کے کافر مرتد ہوئے یا نہیں۔ اس تاویل کی بنا پر عبارت تھانوی کا مطلب یہ ہوا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تو غیب کا مطلقاً علم نہیں نہ کل کا نہ بعض کا مگر بچوں، پاگلوں جانوروں کو ضرور بعض غیبوں کا علم ہے تھانوی نے تو تشبیہ دی تھی یہ بچوں پاگلوں، جانوروں کی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر معاذ اللہ تفضیل ہو گئی اس سے بڑھ کر اور ڈبل کفر و ارتداد ہو گیا۔ آپنے کہا کہ تھانوی صاحب نے خود ایسا اعتقاد رکھنے یا بلا اعتقاد صراحۃً یا اشارۃً ایسا کہنے والے کو کافر کہا ہے میں کہتا ہوں کہ انکی حفظ الایمان موجود ہے دیکھ لیجیے انہوں نے اس عبارت میں علم غیب کی دو قسمیں کہیں کل علم غیب جس سے ایک فرد بھی خارج نہ رہے اور بعض علم غیب تھوڑا ہو یا بہت۔ پہلے قسم کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے عقلاً و نقلاً باطل بتایا اب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے نہ رہا مگر بعض علم غیب اسکو وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے مانتا ہے چنانچہ وہ کہتا ہے۔

"عموم و استغراق اضافی مراد ہے یعنی باعتبار بعض علوم ہے"

تو بعض علوم غیبیہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے مان کر کہنا ہے،

"اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے۔

یعنی معاذ اللہ حضور کی کچھ تخصیص نہیں ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر بچے ہر پاگل ہر جانور ہر چارپائے کو بھی حاصل ہے تو اس کا مطلب یہی ہوا یا نہیں کہ جیسا علم غیب واقع میں رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کو حاصل ہے ایسا علم غیب ہر بچے ہر پاگل ہر چارپائے کو بھی ہے اور بسط البنان میں اس مضمون کے لکھنے والے کو کافر کہا تو تھانوی صاحب نے خود اپنے ہی اوپر کفر کا فتویٰ دیا یا نہیں۔ کوئی شخص بت کی پوجا کرے اور مسلمان اسپر اعتراض کریں تو وہ اپنا پیچھا چھڑانے کے لیے کہدے کہ بت پوجنے والا کافر ہے تو یہ کہنا اس کا خود اپنے ہی اوپر کفر کا فتویٰ ہوا یا نہیں۔

میری اس تقریر سے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ عبارت تھانوی کی یہ تاویل کہ چونکہ قائل کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم غیب سے مطلقاً انکار ہے لہٰذا یہ تشبیہ توہین نہیں یہ تاویل باطل اور توجیہ القول بما لا یرضے بہ قائلہ ہے آپ نے کہا کہ لفظ عالم کا اطلاق انسانوں پر جائز ہے اور لفظ عالم الغیب کا اطلاق بوجہ ایہام شرک کسی مخلوق پر کسی طرح جائز نہیں۔ مہربانم! یہ تو وہی پہلی دلیل ہے اگر دوسری دلیل کا بھی خاصہ یہی ہو کہ بوجہ ایہام شرک عالم الغیب کا اطلاق جائز نہیں تو علم غیب کی دو قسمیں بیان کرنے کی کیا ضرورت اور اس سے کیا فائدہ۔ صرف اتنا کہدینا کافی تھا کہ بوجہ ایہام شرک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر لفظ عالم الغیب کا اطلاق جائز نہیں اور اتنی بات تھانوی صاحب پہلی دلیل میں بہت تفصیل کے ساتھ کہہ چکے ہیں تو دوسری دلیل مہمل یا مہمل و لغو ہو جائیگی نہیں نہیں پہلی دلیل میں لفظ کے اطلاق کو منع کیا ہے اور دوسری دلیل میں یہ بتایا ہے کہ حضور اقدس صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کو جو علم غیب حاصل ہے یہ کوئی فضل و کمال نہیں ایسا علم غیب تو پاگلوں جانوروں کو بھی حاصل ہے دوسری بات یہ ہے کہ جسطرح انسانوں پر عالم کا اطلاق جائز ہے اسیطرح اگر حضور اکرم صلے اللہ تعالے پر لفظ عالم الغیب کا اطلاق اسطرح کیا جائے کہ ایہام شرک باقی نہ

رہے تو یہ بھی جائز ہے مثلاً یوں کہا جائے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بالواسطہ یا بعطائے الٰہی یا بتعلیم خداوندی عالم الغیب ہیں شریعت مطہرہ سے اس کی ممانعت پر ہرگز کوئی دلیل نہیں اور سوال میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بالواسطہ عالم الغیب کہا گیا ہے اب تو عبارت تھانوی اور اسکے فوٹوؤں کے درمیان آپ کا نکالا ہوا فرق باطل ہو گیا اب بتائیے عبارت تھانوی میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین ہے یا نہیں اب آپ کی سمجھ میں آیا کہ وہ جو آپنے کہا تھا کہ تھانوی صاحب کو نہ کل علوم کی بناء پر عالم کہا جاتا ہے نہ مطلق بعض علوم کی بنا پر بلکہ علوم شرعیہ کثیرہ کے جاننے کی بنا پر لہٰذا تھانوی صاحب کے لیے یہ تشبیہ ضرور توہین ہے مہربان من! حضور اقدس صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کو بھی جو اہلسنت باعلام اللہ تعالے عالم الغیب کہیں گے وہ بھی نہ کل غیب کے علم کی بنا پر کہیں گے نہ مطلق بعض علم غیب کی بنا پر بلکہ علوم غیبیہ کثیرہ کی بنا پر اپنے آقا کی یوں مدح و ثنا کریں گے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام باذن رب تعالے عالم الغیب ہیں جب تھانوی کے لیے وہ تشبیہ توہین ہو گئی تو حضور اکرم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کے لیے تھانوی کی تشبیہ کیونکر توہین نہ ہو گی آپنے گاؤں کے مکھیا کو رازق کہنے کا فوٹو پیش کیا ہے مگر یہ فوٹو اصل پر منطبق نہیں رازق کا اطلاق شرعاً غیر خدا پر ممنوع ہے مگر عالم الغیب باعلام رب تعالے کا اطلاق ہرگز ممنوع نہیں اس کا صحیح فوٹو ہم سے سنئے ایک زمیندار صاحب نے لنگر جاری کر دیا ہو گاؤں کے رہنے والوں اور آنے جانے والوں کو کھانا کھلاتے صدقات خیرات بانٹتے ہوں اُن کو کوئی شخص کہے کہ زمیندار صاحب سخی ہیں اُسپر کوئی بے تمیز کہے کہ زمیندار صاحب کی ذات پر سخاوت کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس سے مراد تمام دنیا کے لیے سخاوت کرنا ہے یا بعض لوگوں پر اگر بعض لوگوں پر سخاوت کرنا اور بعض کو کھانا کھلانا مراد ہے تو اسمیں زمیندار صاحب کی کیا تخصیص ہے ایسی سخاوت تو ہر کتیا سور گائے، بھینس کو بھی حاصل ہے جانوروں کی ہر ایک مادہ اپنے بچوں کی پرورش کرتی اُن کا پیٹ بھرتی ہے۔ اب بتائیے اس عبارت میں زمیندار صاحب کی توہین ہو گی یا نہیں

اگر ہوگی تو یہ عبارت تھانوی کی عبارت کا بالکل مطابق فوٹو ہے یا نہیں اگر ہے تو عبارت تھانوی
کی عبارت کا توہین ہونا ثابت ہوا یا نہیں لہٰذا پھر کہتا ہوں کہ جو تصویر آپنے گڑھ کر پیش کی ہے
اُسمیں بھی توہین ہوگی آپ نہ مانیں تو سنیئے شرعاً اللہ عزوجل کی ذات پاک پر مبدأ فیاض کا اطلاق
جائز نہیں کیونکہ اسمائے الٰہیہ توقیفیہ ہیں تو اب اگر کوئی ناواقف اپنے رب عزوجل کی یوں مدح
کریں کہ اللہ تعالیٰ مبدأ فیاض ہیں کیونکہ ہر چیز کی ابتداء اُسی سے ہے اُس پر ایک بے دین یوں
کہے کہ اللہ عزوجل کی ذات پر مبدأیت فیض کا حکم کیا جاتا اگر بقول اُس ناواقف کے صحیح ہو تو
دریافت طلب یہ امر ہے کہ اِس سے مراد کل اشیاء کی مبدئیت ہے یا بعض کی اللہ تعالیٰ کا مبدأ کل اشیاء
ہونا تو عقلاً نقلاً باطل ہے کہ وہ خود اپنی ذات کا مبدأ نہیں اور اگر بعض اشیاء کی مبدئیت مراد ہے
تو اسمیں اللہ تعالےٰ کی کیا تخصیص ہے ایسی مبدئیت تو جانوروں اور کافروں کے لیے بھی حاصل ہے جو بنج
بنانے کی ابتداء ہبے سے ہے بتوں کے نام پر بحار چھوڑنے کی ابتداء عمرو بن لحی سے ہے آل مصطفےٰ
پر ظلم و ستم ڈھانے کی ابتداء یزید پلید سے ہے اب یہ بتائیے کہ وہ بیدین اپنی اس تقریر کی وجہ سے
کافر ہوگیا یا نہیں کیا اس کا یہ کہنا کہ شرعاً ذات الٰہی پر مبداءِ فیاض کا اطلاق جائز نہیں اس کی اس
توہین پر پردہ ڈالے گا کیا یہ بہانہ اُس کو کفر سے بچالے گا اب آپ سمجھیں جس ملکھیا پر آپنے
وہ فوٹو پیش کیا ہے اگر وہ سمجھدار ہوگا تو آپکے دماغ کا علاج کرانے کے لیے آپ کو بریلی بھجوائے
گا اور آپ کو بتائے گا کہ اگر تجھے اتنی ہی بات بنانی منظور تھی تو صرف یہ کہدینا کافی تھا کہ غیر خدا پر رازق
کا اطلاق شرعاً ممنوع ہے تو نے یہ تشبیہ کیوں دی تیرا مقصد ہی یہ تھا کہ تو مجھے چمار بھنگی سے تشبیہ
دے کر میری توہین کرے کیا اسی طرح تھانوی سے نہیں کہا جائیگا کہ اگر تجھے اتنی ہی بات کہنی
تھی تو پہلی دلیل ہی میں تو یہ بات کہہ چکا ہے پھر دوسری دلیل بیکار کیوں دی نہیں نہیں بلکہ تیرا مقصود
ہی یہ تھا کہ پاگلوں جانوروں کے ساتھ تشبیہ دیکر رسالت کو گالی دے کہئیے اب آپکی سمجھ
میں آیا یا نہیں مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ سے وہاں کے علماء کرام و مفتیان اعلام کا قادیانیوں دیوبندیوں
پر کفر و ارتداد کا جو متفقہ فتوائے حسام الحرمین شریف سالہا سال سے ہندوستان میں شائع ہوتا

ہے اُس سے اپنے پیشواؤں کا پیچھا چھڑانے کے لیے آپنے اس فتوائ مبارکہ کو بے اعتبار بنانے
کی کوشش کی ہے کہتے ہیں کہ اسمیں قاسم نانوتوی کی تین عبارتیں صفحہ ۲۸ و صفحہ ۳ کی نقل کی گئیں عبارتوں
کو اُلٹ پلٹ کر دیا صفحوں کا حوالہ بھی نہیں دیا درمیان میں خط فصل بھی نہیں دیا مگر آپ کا یہ اعتراض اسوقت
صحیح ہوتا کہ تینوں عبارتوں کو اُلٹ پلٹ کر لکھدینے سے نانوتوی کا کفر ثابت کیا جاتا مگر حقیقت
یہ ہے کہ ختم نبوت کے متعلق تین مسئلے ضروریاتِ دین سے ہیں پہلا یہ کہ آیت کریمہ میں خاتم النبیین
کے صرف یہی معنی ہیں کہ حضور سب سے پچھلے نبی ہیں دوسرا یہ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں
بھی کسی کو نبوت ملنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ختم نبوت کے خلاف ہے تیسرا یہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام
کے بعد کسی کو نبوت ملنا ختم نبوت کا منافی ہے نانوتوی صاحب نے تحذیر الناس صفحہ ۳ پر لکھا

”عوام کے خیال میں رسول اللہ کا خاتم ہونا بایں معنے ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق
کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخر نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم
یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں ولکن رسول اللہ
وخاتم النبیین فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے“

اس عبارت میں صاف لکھدیا کہ خاتم النبیین کے یہ معنی سمجھنا کہ حضور سب سے پچھلے نبی ہیں
یہ جاہلوں کا خیال ہے سمجھدار لوگوں کے نزدیک یہ معنے صحیح نہیں بلکہ اگر یہ معنے ہوں تو کلام الٰہی
صحیح نہ رہے گا یہ پہلے مسئلہ کا انکار ہوا صفحہ ۱۴ پر لکھا بلکہ اگر بالفرض آپکے زمانہ میں بھی کہیں اور
کوئی نبی ہو تو بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے اس عبارت میں صاف کہدیا کہ حضور
کے زمانہ میں کسی اور نبی کا پیدا ہونا ختم نبوت کے خلاف نہیں یہ دوسرے مسئلہ کا انکار ہوا
صفحہ ۲۸ پر لکھا بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں
کچھ فرق نہ آئے گا اس عبارت میں صاف کہدیا کہ حضور کے بعد کسی نئے نبی کا پیدا ہونا حضور
کے وصف ختم النبیین کا مزاحم و منافی نہیں یہ تیسرے مسئلہ کا انکار ہوا تو تین عبارتوں میں تین مستقل
کفر ہیں اگر تینوں عبارتیں بالترتیب نقل کی جاتیں تو بھی تین کفر ہوتے بے ترتیب نقل کردی گئیں

اب بھی تین کفر ہی ہیں کیا آپ میں یہ ہمت وجرأت ہے کہ ان تینوں میں سے دو اٹھا کر نانوتوی صاحب پر صرف ایک تیسرا ہی قائم رکھیں آپ نے حسام الحرمین شریف کے مقابلہ میں خلیل احمد صاحب انبہٹی کی جعلی جھوٹی بناوٹی کتاب "المهند" پیش کی تعجب ہے آپ کو اس ناپاک کتاب کا نام لیتے ہوئے شرم نہیں آتی بفضلہ تعالیٰ میں نے اپنے رسالے رد المهند علی التنهیق الانبهٹی المفند میں اسکو ذبح کر ڈالا ہے اسکے پرخچے اڑا دیے ہیں آپ کی پارٹی پر لازم تھا کہ المهند کا نام لینے سے پہلے رد المهند کے اعتراضات قاہرہ کے جواب دیکر اُن سے عہدہ برآ ہو لیتے جس کتاب کی دھجیاں اڑا دی گئیں ہوں اسکے رد کا ذکر زبان پر نہ لانا اور اسی مردودہ مذبوحہ کو پیش کرنا کتنی بڑی ڈھٹائی اور حیا وشرافت کے ساتھ آپ کا کیسا سلوک ہے آپ نے المهند کا مقصود یہ بتایا کہ حسام الحرمین شریف میں معاذ اللہ علمائے حرمین کو دھوکا دیکر فتوی لیا گیا تھا اس لیے المهند میں علمائے حرمین شریفین کو اصل حقیقت سے آگاہ کیا گیا اور اُنہوں نے اصلی عبارتوں پر واقف ہو کر فتوی دیا کہ دہابیہ دیوبندیہ ان عبارتوں کے سبب کافر و مرتد نہیں ہیں لیکن اس مقصد کے لیے لازم وضروری تھا کہ گنگوہی و نانوتوی وانبہٹی و تھانوی صاحبان کی اصل عبارت کے صحیح اور مطابق اصل ترجمے کر کے علمائے حرمین کے سامنے پیش کیے جاتے مگر المهند میں ایسا نہیں کیا گیا بلکہ جن عبارات کفریہ پر حسام الحرمین شریف میں فتوائے کفر ہے اُن میں سے کسی ایک کا بھی ترجمہ پیش نہیں کیا بلکہ اپنی طرف سے اُردو عبارتیں گڑھیں جو دنیا بھر کی تحذیر الناس وبراہین قاطعہ وحفظ الایمان میں موجود نہیں اور انہیں کے ترجمے کیے اور بزعم خود انہیں پر فتوے لیے کیا اس سے بڑھ کر المهند کی جعلی جھوٹی فریبی بناوٹی ہونے کا اور ثبوت درکار ہے مگر کیا انبہٹی صاحب کی اس شرمناک کار روائی سے یہ ثابت نہ ہو گیا کہ خود انبہٹی صاحب بھی جانتے تھے اور یقیناً جانتے تھے کہ نانوتوی وگنگوہی وتھانوی صاحبان کی عبارات یقیناً کفریات سے بھری ہوئی ہیں اور وہ ڈرتے تھے کہ اگر ہم انہیں عبارتوں کے ترجمے پیش کر دیں گے تو پھر وہی کفر کے فتوے ملیں گے جو حسام الحرمین شریف میں مل چکے ہیں کیا خود انبہٹی صاحب کے اقرار سے ثابت نہ ہوا کہ یقیناً

نانوتوی وگنگوہی وانبہٹی وتھانوی کافر مرتد ہیں ورنہ اُن کی اصل عبارات کفریہ کو چھپانے اپنی طرف سے نئی عبارتیں گڑھنے اور اپنی گڑھی ہوئی عبارتیں پیش کرنے کی وجہ کیا ہے اتنا اور سن لیجے کہ ہم نانوتوی گنگوہی انبہٹی تھانوی صاحبان کو اُن عبارتوں کی وجہ سے کافر کہتے ہیں جو انہوں نے تحذیر الناس وبراہین قاطعہ وحفظ الایمان میں لکھیں اور انبہٹی صاحب نے اُن عبارتوں پر فتوی نہیں لیا بلکہ اپنی گڑھی ہوئی عبارتوں پر بزعم خود فتوے لیا تو بالغرض المهند پر علمائے کرام حرمین شریفین کی اصل مہریں بھی ہوتیں تو بھی یہ فتوی تحذیر وبراہین وحفظ الایمان کی عبارتوں پر نہ ہوا تو اس سے حسام الحرمین شریف کی دھار پر کیا حرف آیا بلکہ انبہٹی صاحب نے عبارت تھانوی کی تاویل میں تو یہ غضب ڈھایا کہ اپنی طرف سے یہ عبارت گڑھی "

"حضرت کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا اطلاق اگر بقول سائل صحیح ہو تو ہم اسی سے دریافت کرتے ہیں کہ اس غیب سے مراد کیا ہے یعنی غیب کا ہر ہر فرد یا بعض غیب کوئی غیب کیوں نہ ہو پس اگر بعض غیب مراد ہے تو رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کی تخصیص نہ رہی کیونکہ بعض غیب کا علم اگرچہ تھوڑا سا ہو زید وعمرو بلکہ ہر بچہ اور دیوانہ بلکہ جملہ حیوانات اور چوپاؤں کو بھی حاصل ہے کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے کہ دوسرے کو نہیں تو اگر سائل کسی پر لفظ عالم الغیب کا اطلاق بعض غیب کے جاننے کیوجہ سے جائز رکھتا ہے تو لازم آتا ہے کہ مذکورہ بالا تمام حیوانات پر جائز سمجھے اور اگر سائل نے اُس کو مان لیا تو یہ اطلاق کمالات نبوت میں سے نہ رہا کیونکہ سب شریک ہو گئے اور اگر اس کو نہ ملنے تو وجہ فرق پوچھی جائیگی اور وہ ہرگز بیان نہ ہو سکیگی۔"

تحذیر الناس وبراہین قاطعہ کی عبارتوں میں تو انبہٹی جی نے اتنی ہی بے ایمانی کی تھی کہ نئی عبارتیں لکھ کر کہہ دیا کہ یہ تحذیر الناس وبراہین قاطعہ کی عبارتوں کے خلاصے ہیں جس سے ایک سمجھ دار سمجھ سکتا تھا کہ یہ اصل کفری عبارتیں نہیں مگر یہاں تو انبہٹی جی کی مکاری وعیاری کے جوبن ابھار پر

ہاں اس گڑھی ہوئی عبارت کو لکھ کر صاف لکھ دیا کہ

"مولانا تھانوی کا کلام ختم ہوا خدا تم پر رحم فرمائے ذرا مولانا کا کلام ملاحظہ فرماؤ۔ بدعتیوں کے جھوٹ کا کہیں پتہ بھی نہ پاؤ گے"

یعنی لعنت الٰہی کے پھندے اڑا کر صاف کہدیا کہ یہ عبارت بعینہا تھانوی کا کلام ہے ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ آپنے دیکھا خیانت اور دغابازی اس کا نام ہے کیا اب بھی المہند کا نام لیتے شرم نہ آئے گی۔ اتنا اور سن لیجئے تحذیر الناس کی عبارات پیش کرنے پر آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ ایک بددین کہہ سکتا ہے کہ قرآن شریف میں ہے،

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ وَالْمُشْرِکِیْنَ اُولٰٓئِکَ ھُمْ خَیْرُ

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِکَ ھُمْ شَرُّ الْبَرِیَّۃِ ۝

کیونکہ اس بیدین نے قرآن پاک کے دو آیتوں کے دو ٹکڑے کر ڈالے پہلی آیت کے پہلے ٹکڑے کو دوسری آیت کے دوسرے ٹکڑے سے ملادیا اور دوسری آیت کے پہلے ٹکڑے کو پہلی آیت کے دوسرے ٹکڑے سے ملادیا یوں معنی کفری پیدا ہو گئے بخلاف عبارات تحذیر الناس کی کہ تینوں عبارتیں تین مستقل جملے ہیں اور مستقل جملوں کو ترتیب لکھ دینے سے ہرگز معنے نہیں بدلتے قرآن پاک میں اس ترتیب سے فرمایا گیا ہے؛

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ وَالْمُشْرِکِیْنَ فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا اُولٰٓئِکَ ھُمْ شَرُّ الْبَرِیَّۃِ۔ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِکَ ھُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّۃِ ۝

لیکن اگر کوئی شخص غلطی سے پہلی آیت کریمہ پیچھے اور دوسری آیت کریمہ پہلے پڑھ جائے تو ہرگز نماز فاسد نہ ہوگی نہ معنی بگڑیں گے۔ آخر میں آپنے مدرسہ دیوبند کی تعریف کا خطبہ پڑھا ہے مگر اسی طرح قادیانی بھی کہتے ہیں کہ خدمت اسلام ہم کر رہے ہیں یورپ کے مختلف مقامات پر لاکھوں روپے خرچ کر کے اسلام کی تبلیغ کر رہے ہیں جسکا عشر عشیر بھی دیوبندیوں کو نصیب نہیں تو کیا ان کا یہ کہنا ان کو کفر سے بچالے گا۔

مہربانم اپہلے دیوبندی وہابیوں کا اسلام ثابت کر لیجئے پھر ان کی تعریف کے گیت گائیے ورنہ ہم اسکے جواب میں صرف یہ آیہ کریمہ تلاوت کر دیں گے،

وَقَدِمْنَآ اِلٰی مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰہُ ھَبَآءً مَّنْثُوْرًا ۝ آپنے یہ بھی فرمایا کہ اگر دیوبندی کافر ہیں تو ساری دنیا کافر ہے میں نہیں سمجھ سکتا کہ یہ قضیہ متصلہ لزومیہ ہے یا اتفاقیہ لزومیہ ہے تو اسکے مقدم وتالی کا درمیان میں لزوم کیسا ہے یا یہ بات ہے کہ ساری دنیا صرف انہیں چار شخصوں نانوتوی گنگوہی انبٹھی تھانوی کا نام ہے اور اب ان میں کے تین مر چکے ہیں تو آپکے نزدیک کل دنیا کا صرف ایک چوتھائی حصہ زندہ ہے اور جب تھانوی صاحب بھی مر کر مٹی میں ملجائیں گے تو آپکے نزدیک ساری دنیا مر جائے گی افسوس گستاخان بارگاہ رسالت کی محبت آپسے کیسے کیسے کفریات کہلوا رہی ہے خدا آپ کو توبہ کی توفیق دے اتنا اور سن لیجئے کہ ہند و سندھ و پنجاب و بنگال و مدارس و دکن و کوکن و گجرات و کاٹھیاواڑ کے دو سو اڑسٹھ علمائے کرام و مفتیان اعلام و مشائخ عظام نے حسام الحرمین شریف کی تصدیق میں فتوے دیے ہیں کہ مرزائیہ قادیانیہ و وہابیہ دیوبندیہ سب کافر مرتد ہیں ملاحظہ ہو الصوارم الھندیہ۔

روباہ دشت دیوبندیت

آپ لوگوں نے ہمارے فاضل مولانا حشمت علی صاحب کی ایک لمبی تقریر دیر تک سنی جس کو سنتے سنتے آپ لوگ گھبرا گئے ہونگے آپ لوگوں کا وقت بھی بیکار ضائع ہوا مگر اسکی ذمہ داری مجھ پر نہیں بلکہ ہمارے دوست کا یہ فعل ہے کہ میرا اور آپ لوگوں کا اتنا وقت ضائع کیا اور کوئی کام کی بات نہ کی۔

کاش! بجائے اس کے کہ آپ حضرات علمائے دیوبند کو کافر بنا رہے ہیں اتنا وقت کافروں کو مسلمان بنانے میں صرف کرتے تو کیا خوب ہوتا۔ افسوس آج نمازیوں روزہ داروں حاجیوں عالموں اور محدثوں کی جماعت مقدسہ کو بیدریغ کافر بنایا جا رہا ہے ساری پبلک نے فیصلہ کر لیا ہوگا کہ میں تو علمائے اسلام کے مقدس گروہ کو مسلمان ثابت کرنا چاہتا ہوں اور ہمارے مولانا علمائے

اسلام کو کافر بنا رہے ہیں۔ آپنے بڑے زور سے حضرت مولانا خلیل احمد صاحب پر اعتراض کیا ہے کہ انہوں نے "المہند" میں "حفظ الایمان" کی اصل عبارت نہیں لکھی۔ میں کہتا ہوں کہ حفظ الایمان اردو میں ہے اور المہند و حسام الحرمین دونوں عربی میں ہیں تو اصل عبارت نہ حسام الحرمین میں ہے نہ المہند میں، البتہ دونوں میں ترجمہ پیش کیا گیا ہے تو آپکے اعلیحضرت نے حسام الحرمین میں عبارت حفظ الایمان کا لفظی ترجمہ پیش کر دیا اسی لفظی ترجمہ کی وجہ سے یہ مصیبت پیش آگئی کہ علمائے حرمین نے کفر کا فتوے دیدیا اور حضرت مولانا انبہٹی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا مقصد یہ تھا کہ علمائے حرمین حفظ الایمان کی عبارت کا پورا صحیح مطلب سمجھ کر علی وجہ البصیرۃ فتوے دیں اسلئے مولانا تھانوی کے کلام کا خلاصہ اور مطلب اپنے لفظوں میں لکھکر اسپر فتوی لیا آپکے اعلیحضرت کا پیش کیا ہوا ترجمہ بیشک صحیح اور مطابق اصل ہے مگر ایسا جیسے کوئی عربی یوں بولے کانت فاطمۃ بنت محمد تحت علی بن ابی طالب۔ اسپر کوئی بریلوی اس کا ترجمہ یوں کرے کہ محمدؐ کی بیٹی فاطمہ ابی طالب کے بیٹے علی کے نیچے تھی اور یہی عبارت لکھکر ہندوستان کے علمائے کرام کے سامنے استفتاء پیش کرے کہ اس عربی نے حضورؐ کی توہین کی یا نہیں۔ اسپر دیوبند کا ایک فاضل کہے کہ تم نے لفظی ترجمہ کیا ہے جس کی وجہ سے توہین پیدا ہو گئی بھائی اس عربی کے کلام کا صحیح محاورہ ترجمہ یوں ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی فاطمہ رضی اللہ عنہا ابو طالب کے بیٹے علی کرم اللہ وجہہ کی زوجہ مطہرہ تھیں تو دونوں ترجموں میں کچھ بھی فرق نہیں البتہ پہلا ترجمہ لفظی ہونے کی وجہ سے توہین آمیز ہو گیا ہے اور دوسرا ترجمہ بامحاورہ ہونے کے سبب تعظیم بن گیا۔ اسیطرح حسام الحرمین میں پیش کیا ہوا ترجمہ لفظی ہونے کی وجہ سے توہین ہو گیا اور المہند میں پیش کیا ہوا ترجمہ بامحاورہ ہے اس لیے توہین نہیں۔ اس المہند پر پچاس ۵۰ علمائے کرام حرمین شریفین کی مہریں ہیں حسام الحرمین میں کل پینتیس ۳۵ علما کی مہریں ہیں پینتیس عالموں کا فتوی زیادہ معتبر ہو گا یا پچاس ۵۰ علماء کا۔ بہرحال اسوقت کل سے جو تقریریں ہو رہی ہیں ان سے تمام حاضرین نے یہ نتیجہ نکال لیا ہے کہ مولوی حشمت علیخاں صاحب عاجز ہو چکے ہیں دلائل سے ان کا ہاتھ خالی ہے حضرات علمائے دیوبند کا اسلام میں پورے طور پر ثابت کر چکا ہوں میرے دلائل کا مولوی صاحب کچھ جواب نہیں دے سکے

دنیا نے دیکھ لیا کہ ایک فرزند دیوبند کے مقابلہ میں رضاخانیوں کے شیر بیشۂ سنت کا کیا حال ہے آپنے الصوارم الہندیہ کو بھی پیش کیا ہے میں کہتا ہوں آپنے اپنے گروہ کے علماء سے فتوے لے کر شائع کر دیے یہ ضابطہ کے علما نہیں۔ اگر آپ کہیں تو میں صرف ضلع اعظم گڑھ کے ضابطہ والے علماء سے فتوے لیکر چھپوا دوں وہ دو سو اڑسٹھ سے زائد ہونگے کہ حضرات علمائے دیوبند کافر و مرتد نہیں۔ اب آج تو وقت ختم ہونے والا ہے صرف ایک تقریر کا وقت باقی ہے وہ آپ لے لیں گے کل پھر صبح سے مناظرہ ہو گا کل کے مناظرہ میں میں اپنا خاص میگزین کھولوں گا اور حضرات علمائے دیوبند بالخصوص حضرت مولانا تھانوی دام مجدہ کے اسلام و ایمان پر وہ اٹل دلائل پیش کروں گا کہ آپ سنتے ہی گھبرا اُٹھیں گے پریشان ہو جائیں گے اتنا اور سن لیجئے کہ رسول اللہ کے علوم غیبیہ خواہ کتنے ہی زائد ہوں اور پاگلوں جانوروں کے علوم غیبیہ اگرچہ کتنے ہی تھوڑے ہوں شریعت کے نزدیک اس بات میں دونوں یکساں ہیں کہ عالم الغیب کے اطلاق کی علت نہیں بن سکتے۔

شیر بیشۂ سنت،

المہند پر میرے لاجواب اعتراضات کے جواب سے عاجز ہو کر مولوی سنبھلی صاحب نے یہ تو قبول دیا کہ حسام الحرمین شریف میں عبارت تھانوی کا جو ترجمہ پیش کیا گیا ہے وہ صحیح اور مطابق اصل ہے مگر اتنے ہی پر اکتفا کرتے تو ہمارا اُن کا اتفاق ہو جاتا لیکن افسوس کہ اتنا کہنے کے بعد پھر احبار پرستی کی رگ پھڑک اٹھتی ہے تو تھانوی صاحب کے کفر پر پردہ ڈالنے کے لیے یوں کہتے ہیں کہ یہ بامحاورہ نہیں لفظی ترجمہ ہے اسی وجہ سے یہ مصیبت تھانوی صاحب پر آگئی کہ ان پر خدا و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے گھروں سے کفر کا فتویٰ لگ گیا الحمد للہ

والحق ما شہدت بہ الاعداء ع

مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

اب میں آپ کو چیلنج دیتا ہوں کہ آپ اس بات کا ثبوت دیں کہ وہ ترجمہ عربی محاورے

کے خلاف ہے اور وہ کون سی بات ہے جس پر اصل عبارت تھانوی دلالت نہیں کرتی مگر ترجمہ ترجمہ اسپر دلالت کرتا ہے آپنے جو جملہ کانت فاطمة بنت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه ثم عليها و بارك وسلم تحت علي بن ابي طالب كرم الله وجهه پیش کیا ہے اس پر قیاس مع الفارق ہے عربی میں کسی معظم کے لیے واحد کی ضمیر بولنا توہین نہیں اردو میں واحد کی ضمیر سے اگر مقصود اظہار عظمت و محبت نہ ہو تو توہین ہے۔

عربی میں کانت فلانة تحت فلان کے یہی معنے ہوتے ہیں کہ فلاں عورت فلاں کی مرد کی بیوی تھی اردو میں اس رشتہ کو یوں نہیں بتاتے کہ فلاں عورت فلاں کے نیچے تھی بلکہ یہی کہتے ہیں کہ فلاں عورت فلاں مرد کی بیوی تھی ان وجوہ سے اس جملہ کا لفظی ترجمہ توہین ہوگیا لیکن عبارت حفظ الایمان میں یہ لفظ ہے

"اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے"

اسکا ترجمہ عربی میں صرف یہی ہے ای خصوصية فيه لحضرة الرسالة عبارت تھانوی میں یہ ہے ایسا علم غیب عربی میں اسکا ترجمہ اس کے سوا کچھ اور ہو ہی نہیں سکتا کہ مثل هذا العلم بالغيب پھر اب آپ کیونکر کہہ سکتے ہیں کہ ترجمہ بامحاورہ نہیں پہلے آپ یہ بتا دیتے کہ عربی محاورے میں اس کا ترجمہ یوں ہونا چاہیئے تھا اور اسپر کلام عرب سے دلائل پیش کرتے اس کے بعد یہ کہنا کچھ زیبا تھا کہ ترجمہ بامحاورہ نہیں۔ رہا آپ کا ترجمہ المہند کو بامحاورہ بتانا تو یہ آپ کا ایسا سفید جھوٹ ہے جس کے بولنے کی انبیٹھی صاحب کو بھی ہمت نہ ہو سکی ورنہ وہ اپنی گڑھی ہوئی عربی عبارت کے مقابل اصل عبارت حفظ الایمان لکھ دیتے کوئی انکا کیا کر لیتا یہی نا کہ اہل انصاف اس کذب و فریب پر لعنت الٰہی کا تحفہ بھیجتے تو وہ اب کیا کریں گے آپنے بزور زبان یہ کہدیا کہ المہند اور حفظ الایمان دونوں کی عبارتوں کے مطلب میں کچھ فرق نہیں سُنیے حفظ الایمان میں ہے،

"آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا"

اور المہند میں ہے علم غیب کا اطلاق کہئے ان دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہوا یا نہیں۔ حکم اور اطلاق دونوں کے درمیان فرق عظیم ہے یا نہیں حفظ الایمان میں ہے

"ایسا علم غیب تو حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے"

المہند میں ہے۔

"بعض غیب کا علم اگرچہ تھوڑا سا ہو زید و عمرو بلکہ ہر بچہ اور دیوانہ بلکہ جملہ حیوانات اور چوپاؤں کو بھی حاصل ہے"

حفظ الایمان میں لفظ ایسا حرف تشبیہ تھا۔ المہند میں کی عبارت میں تشبیہ پر دلالت کرنے والا کونسا لفظ ہے جو اصل کفر تھا اسی کو اڑا دیا گیا فرق ہوا یا نہیں آپنے کہا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام کو جو علوم غیبیہ کثیرہ حاصل ہیں انمیں اور پاگلوں جانوروں کے علوم غیبیہ قلیلہ میں اس بات کا کچھ فرق نہیں کہ شریعت نے حضور پر عالم الغیب کا اطلاق جائز رکھا ہو اور پاگلوں جانوروں پر اسکی اطلاق سے منع کیا ہو بلکہ اس بات میں دونوں ایک سے ہیں کہ نہ انکی وجہ سے حضور پر عالم الغیب کا اطلاق جائز ہے نہ انکی وجہ سے پاگلوں جانوروں پر عالم الغیب کا اطلاق جائز ہے اسکا مطلب یہی تو ہوا کہ آپکے دھرم میں پاگلوں جانوروں کو جو ایک آدھ بات غیب کی معلوم ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو علوم غیبیہ کثیرہ جلیلہ اللہ تعالےٰ نے عطا فرمائے ان دونوں میں شریعت مطہرہ نے کچھ فرق نہیں کیا۔ پاگلوں جانوروں کے علوم غیبیہ قلیلہ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علوم غیبیہ کثیرہ عظیمہ مورث مدح و سبب تعریف نہ ہونے کے اندر شریعت مطہرہ کی نگاہ میں دونوں یکساں ہیں یعنی شریعت کے نزدیک جسطرح پاگلوں جانوروں کے علوم غیبیہ اس قابل نہیں کہ انکے سبب پاگلوں جانوروں کی مدح کی جائے ایسی طرح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علوم غیبیہ عظیمہ جلیلہ کثیرہ کو بھی شریعت مطہرہ نے کچھ قدر کی نگاہ سے نہ دیکھا اور یہ جائز نہ رکھا کہ انکی وجہ سے حضور کی یوں مدح و ثنا کی جائے کہ حضور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اپنے رب جل جلالہ کی عطا سے عالم الغیب ہیں کہیے یہ آپ کا کھلا ہوا کفر اور

ہے یا نہیں۔ المہند والے ترجمہ کے متعلق ایک اور بات سُن لیجئے اگر انبیٹھوی صاحب کو یہی مقصود ہوتا کہ علمائے حرمین محترمین تھانوی کی عبارت کا پورا مطلب بخوبی سمجھ کر علی وجہ البصیرۃ فتوی دیں تو اُن پر لازم تھا کہ پہلے اصلی عبارت تھانوی کا صحیح ترجمہ پیش کرتے اسکے بعد جو چاہتے اس کا مطلب لکھتے اور یوں پوچھتے کہ ہم اس عبارت کا یہ مطلب سمجھتے ہیں آپ کے نزدیک یہ مطلب اس عبارت سے نکلتا ہے یا نہیں اور اس عبارت کا لکھنے والا کافر ہے یا نہیں مگر انبیٹھی صاحب نے ایسا نہ کیا بلکہ عبارت تھانوی کا مطلب اور خلاصہ اپنے جی سے گڑھا اور اُسی کو عبارت تھانوی بتا دیا مطلب بھی وہ گڑھا جس کو عبارت حفظ الایمان سے کچھ بھی لگاؤ نہیں۔ کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ انبیٹھی کے نزدیک تھانوی صاحب کی عبارت یقیناً کفر و ارتداد ہے اسی لیے مجبور ہو کر انہوں نے یہ فریب کیا آپنے پھر المہند کی تعریف کا خطبہ پڑھا ہے۔

سنئے۔ المہند نے علامہ برزنجی کے رسالہ تنقیف الکلام کے اول سے ایک عبارت نقل کی اور ایک عبارت بیچ میں سے نقل کی اور ایک عبارت آخر میں سے نقل کی اور باقی رسالہ پورے کا پورا ہضم کر لیا اور اُس کو المہند کی تقریظ بتایا کہئے یہ کھلا ہوا فریب اور دھوکا ہے یا نہیں برزنجی صاحب کے اُس رسالہ پر تیئیس مہریں تھیں وہ تیئیس مہریں سب کی سب المہند پر اُتار لیں کیا یہ انبیٹھی صاحب کا ڈبل فریب نہیں کیا ہر شخص اسطرح اپنی کتاب پر دنیا بھر کی کتابوں سے مہریں نہیں اُتار سکتا ہے۔ اسی المہند کے صفحہ ۶۶ و ۶۷ پر مفتی مالکیہ اور انکے بھائی صاحب کی تقریظیں چھاپی ہیں اور بمصداق چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد یہ بھی لکھ دیا۔

"کہ مفتی مالکیہ اور انکے بھائی صاحب نے بعد اسکے کہ تصدیق کر دی تھی مخالفین کی سعی کی وجہ سے بحیلہ تقویت کلمات واپس لے لیا اور پھر واپس نہ کیا اتفاق سے انکی نقل کر لی گئی تھی سو ہدیہ ناظرین ہے۔"

کیا انبیٹھی صاحب سے سیکھ کر اسی طرح ایک شخص اپنی تحریر پہ دنیا بھر کے موافق و مخالف

تمام علماء کی تقریظیں چھاپ کر یہ نہیں کہہ سکتا کہ ان حضرات نے بعد اسکے کہ تصدیق کر دی تھی مخالفین کی سعی کی وجہ سے اپنی تصدیقات کو بحیلہ تقویت کلمات واپس لے لیا اور پھر واپس نہ کیا اتفاق سے انکی نقلیں کر لی گئیں تھیں سو ہدیہ ناظرین ہیں پھر یہ بات بھی قابل لحاظ ہے کہ اگر مفتی مالکیہ اور اُن کے بھائی صاحب نے انبیٹھی صاحب کا مکر و فریب معلوم کرنے کے بعد اپنی تقریظوں کو واپس لیا تو وہ المہند کے مقرظ و مصدق ہی نہیں رہے پھر انکی تصدیق چھاپنا کتنی بڑی بے ایمانی ہے اور اگر مخالفین کی خوشامد کی وجہ سے انہوں نے حق کو چھپایا تو وہ حضرات معاذ اللہ حق پوش باطل کوش ٹھہرے پھر بھی انکی تقریظ کو چھاپنا کتنی بڑی بددیانتی ہے اسی المہند کے صفحہ ۶۰ پر علمائے مکہ مکرمہ کی تصدیقات نقل کیں جن کا عنوان یہ ہے۔

هذه خلاصة تصديقات السادة العلماء بمكة مكرمة

جس کا ترجمہ یہ لکھا یہ مکہ مکرمہ کے علماء کی تصدیقات کا خلاصہ ہے سوال یہ ہے کہ انبیٹھی صاحب اپنا کونسا نقصان دیکھ کر علماء مکہ کی تصدیقات کا خلاصہ کرنے پر مجبور ہوئے ان کی پوری عبارتیں کیوں نہ چھاپیں اُن کی تحریرات میں وہ کونسی عبارات تھیں جن کو انبیٹھی صاحب نے اپنے لیے مضر و مخالف سمجھ کر حذف کر دیا کیا اب بھی کوئی دیوبندی المہند کا نام لیتے نہ شرمائے گا کیا اسی پر آپ کو ناز تھا کہ المہند پر علمائے حرمین طیبین کی ۵۰ مہریں ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون یہاں پر مجھے ایک ہندو بُت پرست کا شعر یاد آگیا کالکا پرشاد ایک ہندو ہے وہ میرے مالک و مولیٰ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی یوں تعریف کرتا ہے

گر شمس و قمر کو کوئی دامن میں چھپالے ؛ اور دولت دارین کو ہاتھوں میں اٹھالے
پھر کالکا پرشاد سے پوچھے کہ تو کیا لے ؛ نعلین محمد کو وہ آنکھوں سے لگالے

افسوس! ایک ہندو دھوتی باندھنے والا بُت کا پجاری میرے آقا صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی یوں تعریف کرے اور گنگوہی و انبیٹھی و تھانوی صاحبان نمازی حاجی روزہ دار ہو کر لمبی داڑھیاں رکھ کر ماتھے پر کالے ٹیکے بنا کر یوں گالیاں دیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے زائد شیطان کو علم ہے شیطان معاذ اللہ خدائے پاک جل جلالہ کی صفت خاصہ میں

میں اس کا شریک ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا سا علم غیب تو بچوں پاگلوں جانوروں چوپاؤں
کو بھی حاصل ہے کہئیے گنگوہی وانبہٹی وتھانوی صاحبان اس کا لکا ہر ارشاد سے بھی بدتر کافر
ومرتد ثابت ہوئے یا نہیں آپنے الصوارم الہندیہ پر یہ کہا کہ تم نے اپنے گروہ کے علماء سے
فتوے لے لیے اپنے اس گروہ سے کیا مراد ہے اگر حضور پُر نور مرشد برحق امام اہلسنت مجدد
دین وملت سیدنا اعلیحضرت قبلہ فاضل بریلوی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے مریدین ومتوسلین مراد
ہیں تو یہ غلط ہے۔ الصوارم الہندیہ میں بہت سے ایسے علمائے کرام کے فتوے ہیں جو حضور اعلیحضرت
قبلہ قدس سرہٗ کے نہ مرید ہیں نہ تلمیذ اور اگر اپنے گروہ سے آپنے گروہ اہلسنت مراد لیا ہے تو بیشک
اس کتاب سے مجھے یہی بات دکھانی مقصود تھی کہ جسقدر علمائے اہلسنت میں ہند وسندھ وپنجاب
وبنگال ومدراس ودکن وکوکن وگجرات وکاٹھیاواڑ ہیں وہ سب مرزائیوں ودیوبندیوں کے کافر مرتد
ہونے پر اجماع واتفاق رکھتے ہیں کوئی سُنی عالم کہیں کا ہو اس مسئلہ میں ہرگز مخالف نہیں۔
آپنے ایک لفظ کہا۔ ضابطہ کے علماء تو آپکے ضابطہ والے علماء ایسے ہی ہونگے جیسے اسوقت
ڈیڑھ سو دیوبندی وغیر مقلد فضلائے قریۃ العین آپکے پشت پر ہیں کل سے پوچھ رہا ہوں۔
مغیبات کونسا صیغہ ہے نہ آپ بتا سکے نہ یہ آپ کے پشت پناہ مولوی صاحبان آپ کو
بتا سکے۔ یا آپ کے نزدیک ضابطہ کے علماء وہ لوگ ہونگے جن سے بقول گنگوہی وانبہٹی
صاحبان حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے معاذ اللہ اردو زبان سیکھی ولاحول ولا
قوۃ الا باللہ۔ اسوقت کا مناظرہ اسی تقریر پر ختم ہے اسوقت سے صبح آٹھ بجے تک آپ
کو سوچنے مشورہ کرنے اپنے استاد مولوی حبیب الرحمٰن مئوی اور دوسرے پشت پناہ مولوی
صاحبوں سے سمجھنے کا کافی وقت ہے کل آپ اپنا خاص میگزین کھولیں گے میں امید کرتا ہوں کہ آج
کی طرح کل کا وقت بھی محض فضول بکا بک معاندہ میں صرف نہ کرینگے بلکہ کم از کم کل صبح اپنے
خاص میگزین سے ایسے گولے برسائیں گے جن سے گنگوہی وانبہٹی ونانوتوی وتھانوی صاحبان کا
کفر وارتداد اُڑ جائے آپنے ابتک عبارت حفظ الایمان کی تین متضاد تاویلیں کی ہیں۔

۱ جسقدر عبارت حسام الحرمین شریف میں پیش کی گئی ہے یہ ضرور کفر ہے مگر سیاق وسباق
اس کفر کو مٹا دیتا ہے۔ ۲ عبارت حفظ الایمان میں علم غیب کے حکم کی بحث نہیں بلکہ لفظ عالم الغیب
کے اطلاق کی بحث ہے لہذا کفر نہیں ۳ مولوی تھانوی صاحب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم
غیب سے مطلقاً منکر ہو کر یہ عبارت لکھ رہے ہیں لہذا کفر نہیں اگر حضور کے لیے علم غیب مانکر
ایسا کہتے تو بے شک کفر ہوتا یہ تینوں باہم ایک دوسری کا رد وابطال کر رہی ہیں کل آپ سوچ کر
آئیے اور اسکا جواب لائیے کہ ان تینوں تاویلوں میں کونسی صحیح ہے اور باقی دو کونسی غلط ہیں

وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین ہ

کارروائی روز دوشنبہ ۲۶ جمادی الاخریٰ ۱۳۵۲ ہجری

۱۷۔ اکتوبر ۱۹۳۳ء از ۸ بجے صبح

یہ بات رات ہی کو وثوق کے ساتھ سُنی جاچکی تھی کہ آج رات میں یا پولیس المدد وادریا
تھانہ دار الغیاث کہ کر مناظرہ بند کرانے کی کوششیں کیجارہی ہیں اس لیے کہ دیوبندیہ کے
منظور نظر مادر وہابیہ کے لخت جگر مولوی منظور صاحب سنبھلی کا سارا اسٹاک ختم ہوچکا تھا
اور مئو وکوپا گنج ومبارکپور وادری وغیرہ مقامات کے ڈیڑھ سو غیر مقلد ودیوبندی مولویاں نے باہم
ملکر جو مصالحہ تیار کرکے سنبھلی صاحب کے ہاتھ میں دیا وہ سب خرچ ہوچکا اور مولوی منظور اور
انکے پشت سوا مولویوں کے ہاتھ خالی ہوچکے تھے اور ان سب کے پاس رشید احمد گنگوہی وخلیل
احمد انبہٹی واشرف علی تھانوی وقاسم نانوتوی صاحبان کو مسلمان ثابت کرنے کے لیے مکڑی
کے جالے کے برابر بھی کوئی کمزور سی بودی سی بودی دلیل باقی نہ رہی تھی اور ہزاروں کے مجمع
نے کل ہی انکی کمزوری وعاجزی کو مشاہدہ کرلیا تھا۔ مگر وقت ختم ہوجانے کے سبب دیو کے
بندوں کو یہ کہہ کر اندھیری ڈالنے کا موقع ملا کہ وقت ہی ختم ہوگیا ایسے مناظر صاحب شیر بیشہ
سُنت کے اعتراضات کا جواب نہ دے سکے کل یوں تقریر کریں گے ایسا جواب دیں گے

اشرف علی صاحب تھانوی کا کفر اُٹھا دیں گے سنیوں کے مناظر کو بھگا دیں گے بخیر خدا خدا کرکے رات گزری اہلسنت نے فجر کی نماز ادا کی اور شیر بیشۂ سنت کو لیکر میدان مناظرہ میں پہنچے۔ وہاں جاکر یہ گل کھلا کہ مناظرہ گاہ سے علیحدہ چارپائیاں اور کچھ کرسیاں پڑی ہوئی ہیں جن پر کچھ آدمی اور گوپا گنج کے نائب تھانہ دار اور ہیڈ محرر اور مئو کے تین چار دیوبندی مولوی بادستار و ریش دراز بیٹھے ہیں اور تذکرہ ہو رہا ہے کہ آج آخری دن ہے یقیناً فساد کا قوی احتمال ہے اس لیے آج مناظرہ ہرگز نہیں ہونا چاہیئے اس گفتگو کو سنکر کچھ اہلسنت بھی وہیں پہنچ گئے اور انہوں نے اطمینان دلایا کہ دو روز اس طرح خیر و خوبی کے ساتھ مناظرہ ہوا دیوبندیوں نے تالیاں بھی بجائیں شور بھی مچایا اشتعال انگیز کلمات بھی بکے مگر سنیوں کی طرف سے کوئی اشتعال نہ ہوا وہابیوں نے قہقہے لگائے تمسخر اڑائے مگر سنیوں نے اُس کا کچھ جواب نہیں دیا صبر اور تحمل سے کام لیا اور اپنی امن پسندی و شرافت کا ثبوت دیا آج بھی آپ مناظرہ ہو جانے دیں اور اہلسنت کے صبر و ضبط و تحمل کا منظر اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں۔ مگر نائب تھانیدار کے سامنے وہابیہ ایسے ہولناک خطرے پیش کر چکے تھے کہ وہ کسی طرح تیار نہ ہوتے تھے اہلسنت کا مناظرہ پر اصرار بسیار دیکھ کر دیوبندیوں نے بھی اپنا بھرم رکھنے کے لیے پہلے تو نائب تھانہ دار صاحب کو علیحدہ لیجا کر سرگوشیاں کیں اب پھر سب کے سامنے آکر بظاہر خوشامدیں کرنے لگے کہ ہماری بھی خوشی ہے کہ مناظرہ ہو جانے دیجئے اسی لیت و لعل میں ساڑھے دس بج گئے بالآخر بعد اصرار بسیار نائب تھانہ دار صاحب نے کہا کہ میں صرف آج مناظرہ کی اجازت دیتا ہوں اور مناظرہ شروع ہوا۔

روباہ دشت دیوبندیت

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

یسئلونک عن الساعۃ ایان مرسٰہا قل انما علمہا عند ربی لا یجلیہا لوقتہا الا ہو ثقلت فی السمٰوت والارض لا تاتیکم الا بغتۃ یسئلونک کانک حفی عنہا قل انما علمہا عند اللہ

ولٰکن اکثر الناس لا یعلمون ۰ اور تفسیر خازن و تفسیر کبیر و تفسیر بیضاوی و تفسیر جامع البیان کی بہت سی عبارتیں پڑھ کر اپنے زعم میں یہ ثابت کیا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام کو قیامت کا علم اللہ عزوجل نے نہ دیا اور نہ کبھی دیگا اسی تقریر میں خطیب شربینی کا نام لیا تو شربینی کہا شیر بیشۂ سنت نے پوچھا یہ کیا لفظ ہے تو شُرم بینی کہا جب اس پر بھی اعتراض کیا تو گھبرا گئے اور خطیب شربینی کی عبارت ہی پیش کرنا بھول گئے غرض انہیں باتوں میں سارا وقت گزار دیا

شیر بیشۂ سنت

(درود شریف پڑھنے کے بعد) میں تو اس خیال میں تھا کہ رات بھر کی مہلت میں آپ ڈیڑھ سو مولویان وہابیہ غیر مقلدین و دیوبندیہ سے مشورہ لیکر کوئی ایسی دلیل پیش کریں گے جس سے اشرف علی صاحب تھانوی اور انکے متبعین کا کفر اُٹھ جائیگا مگر معلوم ہوا کہ رات بھر کی مہلت میں بھی تمام وہابیہ دیوبندیہ و غیر مقلدین مئو و گوپا گنج وغیرہ مقامات سے آئے ہوئے آپکی مشکلکشائی نہ کر سکے۔ آپ نے تو کل سینہ ٹھونک کر کہا تھا کہ کل میں اپنا خاص میگزین کھولوں گا اور اُسکے گولے میں کل چلاؤں گا آج اپنا میگزین آپ کیوں نہیں کھولتے کیا میری طرح آپ بھی یہی سمجھتے ہیں کہ وہابیہ دیوبندیہ و غیر مقلدین کے میگزین کے گولے ہوائی ہوا کرتے ہیں جن کا نتیجہ بجز اسکے اور کچھ نہیں ہو سکتا کہ فضا کو تھوڑی دیر کے لیئے گندا اور بدبودار کر دیا جائے۔ پرسوں میں نے رشید احمد گنگوہی و خلیل احمد انبیٹھی صاحبان کا کفر و ارتداد واضح سے واضح تر کیا تھا کل میں نے اشرف علی تھانوی صاحب اور انکے متبعین کا مرتد و کافر ہونا بعونہٖ تعالےٰ آفتاب سے زائد روشن طور پر ثابت کر دیا المہند کا جعلی جھوٹی فریبی بناوٹی کتاب ہونا آنکھوں سے دکھا دیا حسام الحرمین شریف کی حقانیت کے چمکتے ہوئے آفتاب عالمتاب کے حضور خورشید فلک کو شرما دیا۔ آپنے ان میں سے کسی کو ہاتھ نہ لگایا بہتر ہے کہ پہلے اپنے اکابر کے اور اپنے مسلمان ہونے کا ثبوت دیں یا اپنا کفر قبول کرکے توبہ کریں سچے دل سے کلمۂ طیبہ پڑھ کر مسلمانی کے سائے میں آ جائیں

اس کے بعد علم قیامت و علم خمس وغیرہ جس مسئلہ پر چاہیں گفتگو فرمائیں ۔ اصولاً مجھے آپ کے استدلال کیطرف توجہ ہی نہیں کرنی چاہیئے لیکن تبرعاً عرض کیے دیتا ہوں کہ آیت کریمہ ہرگز اس امر کے منافی نہیں کہ حضور عالم غیوب باذن ربہ تعالٰے صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کے لیے تعیین وقت قیامت کا علم بعطائے الٰہی حاصل ہے چنانچہ حضرت علامہ اسمٰعیل حقی آفندی رحمۃ اللہ تعالٰے علیہ تفسیر روح البیان شریف جلد سوم کے صفحہ ۲۹۳ پر اسی آیت کریمہ کے تحت میں فرماتے ہیں۔

قد ذهب بعض المشائخ الى ان النبى صلى الله تعالٰے عليه وسلم كان يعرف وقت الساعة باعلام الله تعالٰے وهو لا ينافى الحصر فى الآية كما لا يخفى وفى صحيح مسلم عن حذيفة رضى الله تعالى عنه قال اخبرنى رسول الله صلے الله تعالٰے عليه وسلم بما هو كائن الى ان تقوم الساعة۔

یعنی بیشک بعض مشائخ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا مذہب یہ ہے کہ نبی صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم اللہ تعالٰے کے بتانے سے قیامت کے وقت کو پہچانتے تھے اور اس کو آیت کریمہ یسئلونک عن الساعۃ ایان مرسٰھا میں جو حصر فرمایا گیا اس سے منافات نہیں اور صحیح مسلم میں حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ قیامت قائم ہونے تک جو کچھ ہونے والا ہے حضور سیدنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ کو سب کی خبر دیدی ۔ منظور صاحب اب تو میں نے آپ کی یہ بالک ہٹ بھی پوری کر دی اب آپ براہ مہربانی عبارات حفظ الایمان و براہین قاطعہ و فتاوے رشیدیہ پر بحث کر کے انکے قائلین کا کفر وارتداد اٹھائیے ۔

صدر صاحب

(مضطربانہ حالت میں کھڑے ہو کر)

میں دونوں طرف کے علماء کرام سے گزارش کرتا ہوں کہ یہ مناظرہ مسئلہ علم غیب پر مقرر ہوا ہے کل اور پرسوں براہین قاطعہ اور حفظ الایمان کی عبارتوں پر بحث ہو چکی ہے اسلیئے آج صرف مسئلہ

علم غیب پر گفتگو ہونا چاہیئے،

شیر بیشۂ سنّت

جناب صدر! میں آپ کو توجہ دلاتا ہوں کہ یہ مباحثہ مسئلہ علم غیب سے باہر نہیں گیا ہے مسئلہ علم غیب کے ماتحت تین قسم کے مسائل ہیں اوّل ضروریات دین مثلاً اللہ عزوجل کو تمام غیوب کا علم محیط تفصیلی ذاتی حاصل ہے ۲ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بعض غیوب کا علم اللہ عزوجل نے عطا فرمایا ہے ۳ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا علم غیب تمام مخلوقات سے یقیناً وسیع تر ہے ۴ جانوروں اور پاگلوں کا علم حضور اقدس صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کے علم اقدس کے مثل ہرگز نہیں

یہ مسائل ضروریات مذہب اہلسنت سے ہیں ان کا منکر یا ان میں شک کرنے والا کافر نہیں بلکہ بدمذہب گمراہ ہے سوم وہ مسائل جو خود علمائے اہلسنت میں مختلف فیہا ہیں مثلاً حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تعیین وقت قیامت کا علم بھی عطا ہوا ۲ بلا استثناء غیوب خمسہ کے تمام جزئیات کا تفصیلی علم محیط بھی عطا ہوا تمام ما کان من بدء الخلق و ما یکون الی ان یدخل اہل الجنۃ منازلہم و اہل النار منازلہم کا تفصیلی محیط علم غیب عطا ہوا ۳ حقیقت روح کا علم بھی عطا ہوا ۔ ۴ جملہ متشابہات قرآنیہ کا علم بھی عطا ہوا یہ مسائل وہ ہیں جنمیں خود علمائے اہلسنت کے درمیان اختلاف ہوا ان میں جانبین سے کسی کی تکفیر وتضلیل معاذ اللہ درکنار منکر یا مثبت کو فاسق بھی نہیں کہہ سکتے جبکہ وہ انکار بسبب مرض قلب نہ ہو جیسا کہ اس زمانہ میں وہابیہ غیر مقلدین دیوبندیہ کو ہے کہ فضائل حضور محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم سے جلتے ہیں اور جہاں تک ممکن ہوتا ہے تنقیص کی راہ چلتے ہیں کہ ان کا یہ انکار یقیناً گمراہی و بدمذہبی ہے جیسا کہ اس مضمون کی تحریر لکھ کر میں ابتدائے مناظرہ ہی میں مولوی منظور کے سپرد کر چکا ہوں ۔ تو میں چاہتا ہوں کہ اسی مسئلہ علم غیب میں جو اہلسنت اور دیوبندیوں کے درمیان زبردست اصولی شدید اختلاف ہیں پہلے ان میں گفتگو ہو کر یہ مسائل صاف ہو جائیں اسکے بعد جب ہم اپنے مقابل کو سمجھ لیں گے تو وہ جس ہلکے سے ہلکے مسئلہ پر چاہیں گے گفتگو کر سکیں گے،

صدر صاحب

(نہایت گھبرائے ہوئے لہجے میں)

آپ کی اس علمی بحث کا تو میں جواب نہیں دے سکتا مگر میں نہایت زور دیکر یہ کہتا ہوں کہ آپ حفظ الایمان و براہین قاطعہ کی بحث کو چھوڑیں علم ماکان و مایکون پر بحث کریں،

شیر بیشہ سنت،

میں نہایت افسوس کے ساتھ کہتا ہوں کہ آپ مجھے اصول مناظرہ کے خلاف مشورہ دے رہے ہیں الاہم فالاہم مناظرہ کے اصول موضوعہ میں سے ہے آپ کی اس خلاف اصول فرمائش کی تعمیل کرنے سے مجبور ہوں،

روباہ دشت دیوبندیت،

جناب مولوی صاحب! یہ صدر صاحب ہمارے اور آپکے دونوں کے مسلم ہیں ان کے ہر حکم کی تعمیل فریقین پر ضروری ہے،

شیر بیشہ سنت

صدر کے اختیارات میں یہ نہیں ہے کہ کسی فریق کو اصول مناظرہ کے خلاف کسی بات پر مجبور کرے،

روباہ دشت دیوبندیت

شرائط مناظرہ کی پابندی فریقین سے کرانا صدر کے فرائض میں سے ہے،

شیر بیشہ سنت

کیا شرائط مناظرہ میں سے یہ بھی ہے کہ ایک فریق اصولی اہم اختلافی مسئلہ پر چھڑی ہوئی بحث کو چھوڑ دے اور اسکا مقابل جس طرف بھاگے اسیطرف اپنی باگ موڑ دے

صدر صاحب

(نائب تھانہ دار سے مخاطب ہوکر) مناظرہ کا یہ حال دیکھتے ہوئے میرے خیال میں مناسب

یہ ہے کہ آپ اپنے اختیارات کو کام میں لائیں اور مناظرہ کو بند کرادیں،

نائب تھانہ دار صاحب

(شیر بیشہ سنت سے مخاطب ہوکر)

آپ اس مسئلہ پر گفتگو کیوں نہیں فرمانا چاہتے جس پر مولوی منظور صاحب زور دے رہے ہیں

شیر بیشہ سنت،

جناب من! بات یہ ہے کہ مسئلہ علم ماکان و مایکون کے متعلق خود مولوی منظور صاحب سنبھلی پرسوں اپنی دستخطی تحریر دے چکے ہیں کہ اس کا ماننے والا کافر نہیں مسلمان ہے اس مسئلہ میں ہمارا اور مولوی صاحب کا اختلاف ایک حد تک رفع ہوگیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے تمام ماکان و مایکون کا تفصیلی محیط علم غیب ماننے والا ہمارے نزدیک بھی مسلمان ہے اور مولوی صاحب کے نزدیک بھی مسلمان ہے، اب اختلاف صرف اتنی بات میں رہ گیا ہے کہ یہ علم فی الواقع حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالےٰ نے عطا فرمایا بھی تھا یا نہیں۔ بخلاف ان مسائل کے جن پر کل تک بحث ہوتی رہی کہ ہمارے نزدیک ان کا انکار کرنے والا ایسا کافر ہے کہ جو اسکے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے اور مولوی صاحب ان مسائل کے منکروں کو مسلمان بلکہ اپنا پیشوا اور مقتدا سمجھتے ہیں تو ہمارے نزدیک مولوی سنبھلی اور لکھے اس عقیدہ میں ان کا ساتھ دینے والے سب وہابیہ دیوبندیہ و غیر مقلدین کافر مرتد ہیں تو اس اہم مسئلہ کو چھوڑ کر بھاگنا اور ایک ہلکے فرعی اختلافی مسئلہ پر گفتگو کرنے کے لیے ضد کرنا فرار نہیں تو اور کیا ہے،

روباہ دشت دیوبندیت

(بہت چمک کر)

ہم بھی ان مسائل کے منکر کو کافر کہتے ہیں

شیر بیشہ سنت،

بس اللہ ابھی اسی بات کی تحریر دیدیجئے کہ براہین قاطعہ و حفظ الایمان و فتاوےٰ رشیدیہ کے

مصنفین رشید احمد گنگوہی و خلیل احمد انبہٹی و اشرفعلی تھانوی اور ان کے مریدین و معتقدین و متبعین
مولوی عبدالشکور کاکوروی مولوی مرتضے حسن دربھنگی مولوی شبیر احمد دیوبندی مولوی حسین احمد اجودھیا
باشی مولوی وصی اللہ مقیم گورکھپور مولوی حبیب الرحمن مئوی مولوی عبداللطیف مئوی اور جملہ وہابیہ
دیوبندیہ اور اُن کے ان عقیدوں میں انکا ساتھ دینے والے جملہ وہابیہ غیر مقلدین سب کے سب
کافر مرتد ہیں۔ اس تحریر کے وصول ہو جانے کے بعد میں آپ کو مسلمان اور اپنا دینی بھائی سمجھوں
گا اور پھر جس مسئلہ پر آپ چاہیں گے میں آپکے ساتھ گفتگو کروں گا،

روباہ دشت دیوبندیت

(جھینپتی ہوئی ادا سے) واہ میں نے یہ کب کہا کہ ان لوگوں کا نام لے کر کافر کہوں گا

شیر بیشۂ سنت

اچھا ان لوگوں کے نام مت لکھئے صرف اسی قدر لکھ دیجئے کہ فتاوٰے رشیدیہ براہین قاطعہ
و حفظ الایمان کی تینوں عبارتیں کفر و ارتداد ہیں،

روباہ دشت دیوبندیت

گھبرا کر۔! واہ واہ اگر کتابوں کا نام لیکر لکھنے پر مجبور کیا جاؤں گا تو اس کا مطلب یہ ہوگا
کہ آپ کی ہر بات مانتا چلا جاؤں،

شیر بیشۂ سنت

اچھا کتابوں کے نام بھی مت لکھئے۔ میں ایک پرچے پر براہین قاطعہ و حفظ الایمان و
فتاوٰے رشیدیہ کی صرف عبارتیں لکھے دیتا ہوں آپ انکے نیچے صرف اتنا لکھ دیجئے کہ تینوں
عبارتیں کفر ہیں۔

روباہِ دشت دیوبندیت

(میں کس طرح لفظ کفر لکھ سکتا ہوں)

شیر بیشۂ سنت:۔ اچھا آپ لفظ کفر بھی نہ لکھئے صرف اتنا لکھ دیجئے کہ میں ان عبارتوں

کو نہیں مانتا ہوں میرے نزدیک یہ عبارتیں منافی اسلام و ایمان ہیں،

روباہ دشت دیوبندیت

میں یہ بھی نہیں لکھ سکتا، البتہ میں اتنی بات کا اقرار کرتا ہوں کہ ہمارے اور آپکے درمیان اصول
اسلام میں کوئی اختلاف نہیں،

شیر بیشۂ سنتؐ

ظاہر ہے کہ ہم اہلسنت آپکو اور آپ کے پیشواؤں کو ان کی عبارات کفریہ کے سبب کافر و مرتد
کہتے ہیں آپنے یہ سب کچھ جانتے ہوئے اس بات کا اقرار کیا کہ ہمارے آپ کے درمیان کوئی اصولی
اختلاف نہیں لہذا آپ صرف اسی مضمون کی تحریر دیدیجئے کہ گنگوہی انبہٹی نانوتوی تھانوی کی
تکفیر کلامی اصول اسلام کے خلاف نہیں

روباہِ دشت دیوبندیت،

میں یہ بھی نہیں لکھ سکتا اتنا لکھدینا تو اپنے پیشواؤں کے کفر کا اقرار ہوگا۔

شیر بیشۂ سنت،

الحمد للہ اب یہ ظاہر ہو گیا کہ آپ کا وہ اقرار کہ میں بھی ان مسائل کے منکر کو کافر کہتا
ہوں اس مناظرہ سے محض اپنی جان بچانے کے لیے آپ کا تقیہ اور فریب تھا آپ جس
بات کا اقرار کرتے جاتے ہو اسی کا انکار کرتے جاتے ہیں خیر صرف اتنی تحریر لکھ دیجئے کہ میں
گنگوہی و انبہٹی و تھانوی و نانوتوی کا کفر اٹھانے سے عاجز و مجبور ہوں اس کے بعد جس
مسئلہ پر آپ چاہیں گے گفتگو میں آپ کے ساتھ کروں گا۔

روباہ دشت دیوبندیت،

اچھا آپ اس بات کی تحریر دیجئے کہ میں علم ماکان و مایکون پر بحث کرنے سے عاجز
ہوں پھر میں حفظ الایمان کی عبارت پر بحث کروں گا۔

—

شیر بیشۂ سنّت

سبحٰن اللہ! یہ خوب رہی میں نے کب علم ماکان وما یکون پر بحث کرنے سے عاجز ہونے کا اقرار کیا ہے۔ مگر جب ہمارے آپکے درمیان ایک زبردست شدید اصولی اختلافی مسئلہ پر بحث چھڑ چکی ہے جس کے طے ہو جانے پر آپ کے کفر واسلام کا مدار ہے تو بغیر اُسکے کوطے کیے اور بغیر میرے اعتراضات وسوالات کو حق وصحیح تسلیم کیے ہوئے اور بغیر میری تقریر کا رد کیے ہوئے اور بغیر میری تقریر کا جواب دینے سے عاجزی کا اقرار کیے ہوئے اس بحث کو چھوڑ کر ایک فرعی مسئلہ پر بحث کے لیے آمادگی ظاہر کرنا کیا معنے رکھتا ہے۔ علم قیامت کی بحث پر یہ شور اشوری اور اپنے بزرگوں کے کفر وارتداد پہ یہ بے کلی!۔

نائب تھانہ دار صاحب

میں نے سنا ہے کہ کل اور پرسوں کی تقریر میں آپکی طرف سے سخت الفاظ استعمال کیے گئے مولانا اشرف علی صاحب کے علم کو پاگلوں جانوروں کے علم کے مانند اور مولانا منظور صاحب کی آنکھوں کو کُتے سوئر کی آنکھوں کی طرح کہا گیا ایسے توہین آمیز اور اشتعال انگیز کلمات سے نقض امن کا خطرہ ہے جس کے آپ ذمہ دار ہونگے آپ تحریر دے چکے ہیں کہ کسی قسم کے دل آزار کلمات استعمال نہ کریں گا۔

شیر بیشۂ سنّت

الحمد للہ ان کلمات کے استعمال سے میرا مقصود نہ توہین تھی نہ اشتعال انگیزی نہ کسی کی دل آزاری بلکہ صرف یہ مقصد تھا کہ مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کی عبارت حفظ الایمان کا بارگاہِ رسالت میں سخت توہین اور شدید گالی ہونا موافق ومخالف ہر ایک کی سمجھ میں آجائے اسی بات کو مدنظر رکھتے ہوئے میں نے اُسی تحریر میں بڑھا دیا تھا کہ مسئلہ تکفیر دیوبندیہ کو سمجھانے کے لیے جن تمثیلات وبیانات کی ضرورت ہوگی وہ مستثنیٰ رہیں گے۔ اسوقت خود آپنے میری فتح مبین کا اعلان کر دیا اس لیے کہ میرا اس مناظرہ سے مقصود اس بات کو ظاہر کرنا تھا کہ عبارت حفظ الایمان بارگاہِ رسالت میں بدترین دشنام ہے جب یُوں کہنا کہ مولوی اشرف علی کے علم

کی کیا تخصیص ایسا علم تو پاگلوں جانوروں گدھوں کتوں سوئروں کے لیے بھی حاصل ہے اور مولوی منظور سنبھلی کی آنکھوں کی کیا تخصیص ایسی آنکھیں تو اُلّو کُتے سوئر کی بھی ہیں توہین کرنا اور اشتعال دلانا ہے تو ثابت ہو گیا کہ عبارت حفظ الایمان کا یہ ناپاک کلام کہ اسمیں حضور کی کیا تخصیص ایسا علم غیب تو زید وعمرو بلکہ ہر بچہ اور پاگل بلکہ تمام جانوروں اور چارپایوں کو بھی حاصل ہے یہ بارگاہِ رسالت میں گستاخی اور گالی ہے بس اتنا ہی مقصود تھا اس عبارت کا توہین واشتعال انگیز ودل آزار ہونا ثابت ہو گیا اور بارگاہ رسالت کی توہین کرنے والا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایذا دینے والا بالاتفاق واجماع کافر مرتد ہے لہٰذا مولوی منظور صاحب کو آپ مجبور کیجیے کہ وہ اپنے اس کفر سے توبہ کریں یا اس کا جواب دیں یا اسکے جواب سے عاجز ہونے کی تحریر دیں پھر اسکے بعد کوئی اور مسئلہ چھیڑنے کا حق انکو ہوگا

نائب تھانہ دار صاحب

(متحیر وپریشان ہو کر جانبین کو خطاب کرتے ہوئے) آپ دونوں صاحبان میں سے کوئی صاحب اپنے مقابل کے پیش کردہ مبحث پر مناظرہ کرنا نہیں چاہتے آخر یہ مناظرہ کیونکر ہوگا

شیر بیشۂ سنّت

آپ خود اس بات پر غور فرمائیے کہ مسئلہ تکفیر تمام مسائل میں سب سے اہم ہے اسپر گفتگو پرسوں سے کل تک ہو چکی ہے میں دلائل سے مولوی منظور صاحب کے اکابر کا کافر مرتد ہونا ثابت کر چکا ہوں اور مولوی صاحب پر لازم ہے کہ میرے دلائل کا جواب دیں۔ میرے جوابات کا رد کریں اور اگر اُس سے عاجز ہیں تو اپنے اکابر کا کفر تسلیم کرکے دیوبندی دھرم سے توبہ کرکے مسلمان ہو جائیں اور اس کے بعد پھر جو مسئلہ چاہیں پیش فرمائیں آخر اسوقت انکار کی کیا وجہ ہے کل تک تو اقرار تھا مولوی صاحب نے بڑی آبلند آہنگی کے ساتھ اعلان کیا تھا کہ ابھی میرے پاس حفظ الایمان کی بحث میں میگزین بھرا ہوا ہے آخر آج آپ اپنے میگزین کا استعمال کیوں

نہیں فرماتے۔ دنیا دیکھ لے گی کہ آپ کے میگزین کے گولے محض ہوائی ہونگے۔

نائب تھانہ دار صاحب

میں چاہتا ہوں کہ اب مناظرہ ختم ہو جانا چاہیئے اس لیے کہ جانبین میں سے کوئی مولوی صاحب بھی اپنے مخالف کی بات کا جواب دینا نہیں چاہتے:۔

روباہِ دشتِ دیوبندیت

(بہت زائد پریشان اور مبہوت ہو کر) میری گزارش یہ ہے کہ مولوی حشمت علیخاں صاحب میرے اکابر کے کفر و ارتداد پر تقریر کرتے رہیں دلائل پیش کرتے رہیں میں مولوی صاحب کی کسی بات کا جواب نہ دونگا اور انکی کسی دلیل کو ہاتھ نہ لگاؤں گا میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے علم قیامت کی نفی ثابت کرتا رہوں گا اور اسی پر دلائل قائم کرتا رہوں گا مولوی حشمت علیخاں صاحب میری کسی بات کا جواب نہ دیں اور میں انکی کسی بات کا جواب نہ دوں۔

شیر بیشۂ سنّت

الحمد للہ حق کا بول بالا ہوا باطل کا مونہہ کالا ہوا سارے مجمع نے بحمد اللہ تعالےٰ دیکھ لیا کہ ہمارا مقابل اپنے اور اپنے اکابر کے مسلمان ہونے کا ثبوت دینے سے بالکل عاجز و مجبور ہے اور اپنے اکابر کے کفر و ارتداد پر بحث کرنے سے گریزاں اور مفرور ہے دیوبندیوں اور غیر مقلدوں کا کافر و مرتد ہونا ہر اس شخص پر واضح ہو گیا جس کے دل میں ایمان و انصاف کا نور ہے آج بحمدہٖ تعالےٰ الیوم نختم علیٰ افواھھم کا ظہور ہے۔ اب نائب تھانہ دار صاحب اور جملہ حاضرین سے میری یہ گزارش ضرور ہے کہ مولوی منظور صاحب نے ابھی جو تقریر کی کہ تم ہمارا کفر و ارتداد ثابت کرتے رہو ہم اس کا جواب ہی نہ دیں گے ہم علم قیامت ہی پر بحث کرتے رہیں گے اسی مضمون کو لکھوا کر مولوی سنبھلی صاحب سے دستخط کرا کے مجھے دلوا دیں پھر مجھے اُن کی یہ ہٹ بھی منظور ہے اس تحریر کے ملجانے کے بعد اُسی مسئلہ پر گفتگو کروں گا جس پر ضد و اصرار مولوی منظور ہے

روباہِ دشتِ دیوبندیت

(آپے سے باہر ہو کر) میں اسی مضمون کی تحریر بھی ہرگز نہیں دے سکتا۔

نائب تھانہ دار صاحب

(فیصلہ کرنے سے مجبور ہو کر) آپ آپکی باتوں کو خلافِ اصول سمجھتے ہوئے اُن کا جواب دینا بھی نہیں چاہتے اور یہ (سنبھلی صاحب کی طرف اشارہ کر کے) اپنی کسی مصلحت کی بنا پر آپکے مباحث پر گفتگو نہیں کرنا چاہتے جن پر پرسوں اور کل بحث ہو چکی ہے لہٰذا میں حکم دیتا ہوں کہ مناظرہ بند کر دیا جائے اور آئندہ اگر آپ لوگوں کو پھر مناظرہ کی خواہش ہو تو ضلع اعظم گڑھ کے مجسٹریٹ صاحب سے اجازت لیکر مناظرہ کیجئے:۔

شیر بیشۂ سُنّت

مولوی منظور صاحب! افسوس اس وقت نائب تھانہ دار صاحب نے آپ کی جان بچالی ورنہ میں خوب جانتا ہوں کہ ان مباحث میں آپکا سارا مصالحہ ختم ہو چکا ہے اگر ایک گھنٹہ اور گفتگو جاری رہتی تو بعون العزیز المقتدر خود آپکے مونہہ سے اقرار کرا دیتا کہ طواغیت اربعۂ دیوبندیت نانوتوی گنگوہی انبہٹی تھانوی قطعاً یقیناً کافر و مرتد ہیں ایسے کہ انکے کفر و ارتداد میں شک کرنیوالا بھی کافر مرتد ہے لیکن افسوس کہ نائب تھانہ دار صاحب نے اس سلسلے ہی کو منقطع کر دیا اور آپ کی بے کسی و عاجزی پر رحم کھا کر مناظرہ بند کرا دیا ؎

خون اس پر اس ہماری حسرتِ دیدار کا ٭ بند جس نے کر دیا روزن تمہری دیوار کا ؎

خیر اب میں پھر پُر زور الفاظ میں آپ کو اور آپکے ان پُشت سواد ڈیڑھ دیوبندی و غیر مقلد مولویوں کو چیلنج دیتا ہوں کہ اگر اب بھی اکابر ملتِ دیوبندیہ نانوتوی و گنگوہی و انبہٹی و تھانوی کے کافر مرتد ہونے میں یا ان چاروں میں کسی کے کفر پر مطلع ہونے کے بعد اس کے کافر و مرتد ہونے میں شک کرنے والے وہابیہ دیوبندیہ و غیر مقلدین کے کافر و مرتد ہونے میں کچھ بھی شک و ذرا سا بھی شبہ ہو تو آپ لوگ خود متو میں مناظرے کی اجازت ضلع مجسٹریٹ صاحب سے حاصل کر کے مجھ کو مطلع کیجئے میں

انشاء اللہ تعالیٰ آپکے گھر کے اندر گھس کر آپ کی چھاتی پر چڑھ کر مونگ دلوں گا اور وہیں پہنچ کر آپ کی ہوس پوری طرح مٹا دوں گا:-

مولوی عبداللطیف مئوی

(اپنے گروہ کے حیا سوز فرار شرمناک عجز پر پردہ ڈالتے ہوئے کانپتے ہوئے بانسوں اُچھلتے ہوئے کلیجے کو دونوں ہاتھوں سے تھام کر)

ہم بڑی خوشی سے اسکے لیے تیار ہیں مئو کے مولوی احمد علی صاحب جو آپکے ساتھ بیٹھے ہیں میرے ساتھ اعظم گڑھ چلیں میں اپنے موٹر پر لے چلوں گا۔ ہم دونوں ملکر مجسٹریٹ ضلع سے اجازت حاصل کریں:-

مولوی احمد علی صاحب،

"میں ایک ضعیف اور کمزور آدمی ہوں آنکھوں سے بھی معذور ہوں مجھے اس کام میں شامل کرنا ہرگز مناسب نہیں ہے اس مناظرے کے بانی آپ لوگ ہیں محرک آپ لوگ ہیں دعوت مناظرہ بھی آپ ہی لوگوں نے دی ہے منتظم بھی آپ ہی لوگ ہیں مئو کا مناظرہ بھی اسی مناظرے کا تتمہ اور تکملہ ہوگا لہٰذا اس کی اجازت بھی جس طرح ہو سکے آپ ہی لوگ حاصل کریں:-

مولوی عبداللطیف،

آپ اپنے کو کمزور اور ضعیف بتلاتے ہیں حالانکہ اسی عمر اور اس حالت میں بھی ڈنڈا لیکر اپنے مذہب کی تبلیغ کے واسطے آپ چار چار کوس چلے جاتے ہیں،

مولوی احمد علی صاحب

مذہبی تبلیغ ہرگز کوئی جرم نہیں اس سے بڑھ کر خوش نصیب کون جس کی ساری عمر تبلیغ حق میں صرف ہو لیکن یہ بات آپنے بالکل جھوٹ کہی کہ میں ڈنڈا لیکر چار چار کوس تک اپنے مذہب کی تبلیغ کے واسطے چلا جاتا ہوں اگر اس کو آپ ثابت کر دیں تو میں آپکی تکذیب سے توبہ کرتا ہوں ورنہ آپ

جھوٹ بولنے سے توبہ کر لیجیے البتہ آپ ہی لوگ ہیں اور یہ غیر مقلد مولوی لوگ جو اسوقت آپ کے ساتھ ایک ہی پلیٹ فارم پر آپکے دست و بازو بنے ہوئے بیٹھے ہیں جنہوں نے مئو میں اور ضلع اعظم گڑھ کے گاؤں گاؤں میں فتنہ و فساد برپا کر رکھا ہے تمام فسادات کے مبدأ و منتہیٰ آپ ہی لوگ ہیں

اس بات کو سنکر مولوی عبداللطیف خاموش ہو گئے اور مولوی حبیب الرحمٰن و مولوی ایوب وغیرہ مئو کے دیوبندی مولویوں نے اس بات کو منظور کر لیا کہ مجسٹریٹ ضلع سے اجازت مناظرہ حاصل کرنا ہمارا ہی کام ہے اور اسی گفتگو پر جلسہ ختم ہوا سنیوں کا بول بالا دیوبندیوں کا مونہہ کالا ہوا بچے بچے نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ دیوبندی دھرم سراپا کفر و باطل ہے۔ مجمع میں جو ہندو لوگ موجود تھے انہوں نے بھی صاف طور پر کہدیا کہ آج ہم کو معلوم ہوا کہ جیسے ہمارے یہاں آریہ دیانندی ہیں اسیطرح مسلمانوں میں کے دیوبندی ہیں"

اب تک شیر بیشۂ سنت منتظر ہیں مگر مئو کے دیوبندیوں نے اپنا وعدہ وفا نہ کیا۔ کیا ابھی دیوبندی میں کچھ دم ہے کسی وہابی کے خون میں کچھ حرارت ہے مادر دیوبندیت کے کسی فرزند کو کچھ غیرت ہے کہ مئو کے دیوبندیوں سے اُنکے اس وعدہ کو پورا کرکے اپنی حیاداری کا ثبوت دے۔ ہم پیشگوئی کرتے ہیں کہ کوئی دیوبندی اسکے لیے تیار نہیں ہو سکتا۔ ارے اُٹھو جواب دو تم میں کوئی زندہ ہے گورستان وہابیت میں سناٹا ہے ع

کچھ ایسا سوتے ہیں سونے والے کہ جاگنا حشر تک قسم ہے

مناظرہ کے حالات دیکھ کر مسلمانان ادری وہابیہ سے سخت متنفر ہوئے اور انہوں نے مولوی محمد امین پیش امام جامع مسجد کو جو کہ فاضل دیوبند تھا امامت سے علیحدہ کر دیا اور کہا کہ تمہارا کفر ثابت ہو چکا تو ہم تمہیں ہرگز امام نہ بنائیں گے ہرگز تمہارے پیچھے نماز نہ پڑھیں گے:-

ایک دیوبندی فاضل کی توبہ

پیش امام نے بمواجہہ مسلمانان مومنین ادری و مومنین خالص پور وغیرہم کے توبہ کی کہ میں ایسے

عقیدہ سے توبہ کرتا ہوں تحریری توبہ نامہ لکھکر سنیوں کو دیدیا وہابیوں کے امام جامع مسجد کو توبہ کرنی پڑی توبہ نامہ لکھ کر دیدیا وہابی خود اپنے مناظر سے متنفر ہوگئے مناظرہ کا انجام وہابیہ کی ذلت وخواری ہوئی۔ ہر شخص انکے سے نفرت اُن پر ملامت کرتا تھا ہندو تک کہنے لگے کہ وہابی بُری طرح ہارے بعد توبہ کرنے امام موصوف کے دیوبندیہ کے گروہ کے چند سربرآوردہ نے امام موصوف سے جملہ اخراجات مناظرہ جو صرف ہوئے تھے اُس کا مطالبہ کیا کہ تم نے وہابیت سے کیوں توبہ کی لہٰذا ایک سَو روپیہ جو مناظر وہابیہ کو فیس دیا ہے اور دو سَو چھتیس روپیہ سوا دس آنے دیدو اس دباؤ میں نو مسلم امام کا رُخ پلٹا اور اسکو وہابیہ دیوبندیہ کی خوشامد کرنی پڑی وہابیہ نے یہ کہا کہ اس مناظرہ کا جو افسوسناک انجام ہوا تھا وہی مدتوں کے لیے صدمہ جانکاہ تھا تم نے توبہ کرکے زخم پر اور نمک پاشی کی اور دنیا کو یہ دکھا دیا کہ مناظرہ کا یہ نتیجہ ہوا کہ دیوبند کے فاضل بھی اپنے اکابر کا اور اپنا کفر تسلیم کر گئے اور مجمع عام میں توبہ کی اب نہیں اس بار سے اس شرط پر سبکدوش کیا جاسکتا ہے کہ واقعات مناظرہ کے متعلق جو کچھ مضمون ہم لکھدیں اُسکو تم اپنے نام سے چھپوا دو امام بیچارہ مجبور تھا روپیہ نہیں دے سکتا تھا اسکو یہ منظور کر لیا اور وہابیہ نے ایک سرتاپا غلط اشتہار لکھکر اس کے نام سے شائع کرا دیا اس واقعہ سے اُس کی اور ہوا خیزی ہوئی اور آج اودری اور اس کے نواح میں وہابی گروہ کو کمال حقارت سے دیکھا جاتا ہے مولوی منظور سنبھلی تو پولیس کی پناہ لیکر بھاگ گئے وہابیہ نے ہر چند چاہا کہ ایک روز ٹھہر جائیں مگر کسی طرح نہ ٹھہرے سُنیوں کی طرف سے فتح کے شاندار جلسے ہوئے اور تیرہ دن تک اس نواح میں حضرت شیر بیشۂ سنت مولٰینا ابوالفتح حافظ محمد حشمت علیخاں صاحب مدظلہٗ کی زبردست تقریریں ہوتی رہیں بکثرت لوگ وہابیت سے تائب ہوئے سنیت کا علم بلند ہوا اور وہابیت ذلیل و رسوا ہوئی دیوبندیت کی دھجیاں اُڑ گئیں:۔

وللہ الحمد ؕ

دیوبندیہ وہابیہ کی بےحیائی حد سے گزر گئی

کہ ایک ایسی شرمناک شکست اور ایسی ذلت وخواری اور اتنی بڑی رسوائی کے بعد انہوں نے اپنی فتح کی اشتہار شائع کر دیا اور ذرا خیال نہ کیا کہ اودری اور اس کے نواح کے ہزارہا مخلوق اس جھوٹے اشتہار کو دیکھیں گے تو کس قدر ملامت کریں گے اس اشتہار میں ایسی ایسی غلط بیانیوں سے کام لیا ہے جن کو دیکھ کر دیکھنے والے وہابیہ کے دین کے بطلان اور اُن کے بیانات کے کذب پر یقین کرلیں۔ وہابیو! ہمیشہ دُنیا میں رہو گے جھوٹی کاغذ کی ناؤ تمہیں پار نہ لگادیگی کچھ تو خدا کا خوف کرو تمہیں نہ کبھی مناظرہ میں کامیابی نصیب ہوئی ہے نہ تمہارے کسی بڑے میں علمائے اہلسنت کے سامنے آنے کی جرأت ہے۔ کب تک تم دنیا کو اپنی بےچارگی کے تماشے دکھاؤ گے یا سچی توبہ کرو یا گھر بیٹھ خاموش بیٹھو میدان مناظرہ میں آنا تمہارا کام نہیں ہے ؏

حلوا خوردن روئے باید "

واٰخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علٰی سید المرسلین واٰلہ واصحابہ وابنہ الغوث الاعظم واحزابہ وسراج امتہ الامام الاعظم واحبابہ وعلٰی مجدد ملتہ وامام اہلسنتہ العالم بشریعتہ وکتابہ وعلینا وعلٰی جمیع اہل سنتہ وجماعۃ المتادبین بتعظیمہٖ واٰدابہٖ اجمعین "

فقیر:۔ ابوالطاہر محمد طیب قادری برکاتی نوری داناپوری غفرلہٗ ذنبہ المعنوی والصوری

تمّت

ڈیڑھ سو سوالات قاہرہ

اس مناظرہ میں بحمدہٖ تعالٰی وہابیہ دیوبندیہ پر ڈیڑھ سو سے زائد سوالات قاہرہ و مطالبات باہرہ نازل ہوئے اور الحمد للہ کہ لاجواب رہے اور باوجودا سکے کہ مولوی منظور سنبھلی کی حمایت کیلیے انکی پشت پر ڈیڑھ سو

وہابیہ دیوبندیہ و غیر مقلدین کے مولوی صاحبان سوار تھے جنمیں سے مشہورین کے نام یہ ہیں مولوی محمد شفیع گوپا گنجی مولوی احمد غیر مقلد مئوی مولوی اسرائیل ساکن گھوسی مولوی عبد اللطیف مئوی مولوی حبیب الرحمن مئوی مولوی منیر الدین مولوی محمد صدیق مولوی محمد مولوی سعد اللہ مولوی عبد الصمد گوپا گنجی مولوی عبد الرشید مولوی محمد امین ادری مولوی عبد الجبار مولوی عبد اللہ غیر مقلد مولوی تقی مولوی محمد زماں مولوی بدیع الزماں مئوی مولوی یار محمد گھوسی مولوی حنیف گھوسی مولوی محمد بشیر خاں آدری تو یہ شکست تنہیں صرف مولوی منظور سنبھلی کی نہیں بلکہ ان تمام وہابی دیوبندی و غیر مقلد مولویوں کی ہے اور اب انہیں سے کسی مولوی کو مسلمانان اہلسنت کے مقابل ایک حرف بولنے کا حق نہیں جب تک ان تمام ایرادات قاہرہ ۹۰ اعتراضات باہرہ کا جواب دیں لیں اور بعونہ تعالیٰ و بعونہ حبیبہ علیہ الصلوۃ والسلام ان سوالات و ۱۳ اعتراضات و مطالبات و ایرادات کا جواب دینا محال و ناممکن ہے وللہ الحمد،

شکریہ! سب سے زائد اس مناظرے کے ناظرین کی طرف سے دلی شکریہ کے مستحق حامی سنت ماحی بدعت حضرت مولانا حکیم مطیع الرضا محمد شمس الہدیٰ صاحب اعظمی رضوی دام مجدہم العالی ہیں جو عین وقت پر مناظرہ گاہ میں حضرت سیدی صدر الشریعہ مصنف بہار شریعت مولانا مولوی حاجی مفتی شاہ محمد امجد علی صاحب قبلہ دام ظلہم الاقدس کا تمام و کمال پورا کتب خانہ گھوسی سے منگوا کر لے آئے جس سے کتابوں کا حوالہ دینے میں بہت آسانی ہو گئی جزاہم اللہ تعالیٰ خیر الجزاء، ہمارے محترم مہربان جناب محمد سلیمان خانصاحب قادری چشتی اشرفی سید مجدہم کا بھی شکریہ ادا کرنا ضروری ہے جو اپنا کھارے کے جملہ شاگردوں کو لیکر میدان مناظرہ میں تشریف لے آئے اور انتظام جلسہ اپنے ہاتھوں میں لے لیا اور یہ انہیں کی مخلصانہ مساعی کا نتیجہ ہے کہ باوجود وہابیہ دیوبندیہ کی انتہائی اشتعال انگیزیوں دل آزاریوں شرارتوں بدمعاشیوں کے جلسے کے امن و امان میں فرق نہیں پڑ سکا وللہ الحمد، اور ان حضرات حامیان دین و ملت جانبازان سرکار رسالت علمائے اہلسنت کی خدمات عالیہ میں تحفۂ تشکر و امتنان پیش کرنا بھی واجب ہے جو تکلیف سفر گوارا فرما کر میدان مناظرہ میں تشریف لائے اور شرکاءِ علمائے اہلسنت کو اپنے جلوس میمنت مانوس سے مشرف فرمایا اور مذہب اہلسنت کی سطوت و شوکت کے باعث بنے مثلاً حضرت مولانا مولوی حکیم مطیع الرضا محمد شمس الہدیٰ صاحب دام مجدہم حضرت مولانا مولوی فاضل نوجوان محمد یحییٰ صاحب دامت فواضلہم حضرت مولانا مولوی علیم اللہ خانصاحب ساکن فتحپور تال نرجا دامت فضائلہم حضرت

مولانا محمد سعید خانصاحب ساکن فتحپور تال نرجا دامت مکارمہم حضرت مولانا مولوی قاری محمد شفیع صاحب مبارکپوری دامت محاسنہم حضرت مولانا مولوی حکیم محمد عبد السلام صاحب قادری چشتی اشرفی ساکن ادری دامت محامدہم اللہ عزوجل اپنے حبیب اجمل علیہ وعلیٰ آلہ الصلوۃ والسلام الاکمل ان حضرات علمائے کرام کو بخیریت و فتح و نصرت مسلمانان اہلسنت کے سروں پر سایہ قائم و دائم رکھے اور ان کے فیوض و برکات سے سنی بھائیوں کو مستفید و مستفیض فرماتا رہے آمین،

ساتھ ہی مکرمی جناب عبد الرشید خانصاحب و محترمی جناب غلام رسول خانصاحب دام مجدہما کا شکریہ ادا کرنا بھی اس مناظرہ کے ناظرین پر لازم ہے جنہوں نے اپنے نور العین جناب فاضل نوجوان مولانا عبد الاحد خانصاحب سلمہ الواہب کی تکمیل تحصیل کی خوشی میں جلسہ منعقد فرمایا اور حضرت صدر الافاضل استاذ العلماء مولانا مولوی حافظ سید محمد نعیم الدین صاحب قبلہ مدظلہم العالی و حضرت شیر بیشۂ سنت دام مجدہم العالی کو دعوت دی اور ہزارہا مسلمانوں کو فیصلۂ حق و باطل دیکھنے کا موقع دیا۔

فبارک اللہ تعالیٰ فی دینہم ودنیاہم واموالہم واولادہم وایمانہم آمین
